من يتوكل على الله فهو حسبه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین وخاتم
النبیین وشفیع المذنبین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
کہتا ہے خاکسار میر عبدالرزاق بن سید نجف علی خان المعروف بفوجدار خان غفر اللہ لہ ولوالدیہ
کہ والد بزرگوار میرے نے بخدمت جناب عالم باعمل وفاضل بے بدل واقف علوم معقول ومنقول
خلاصہ علمائے متاخرین مولوی رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے عرض کیا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ ترجمہ
کلام اللہ تحت لفظی آپ سے سیکھ کر زبان اردو میں لکھوں پھر اسکو آپ ملاحظہ فرما کر اصلاح دیکر درست فرما
دیا کریں چنانچہ جناب نے قبول فرمایا اور تمام کلام اللہ اسطرح سے مرتب ہوا اور رواج پا گیا اور سورتوں کی تفسیر سورۂ بقر
بطور فائدہ کے تمام وکمال مفصل ومشرح لکھی تھی اور موسوم بہ تفسیر رفیعی کیا اسلئے کہ نام مبارک
اونکا بھی رفیع الدین ہے اور حاشیہ پر دوسرے تفسیر مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کہ معتبر اور صحیح
اور نادر و کمیاب ہے آج تک ان دونوں کا چھاپا نہیں ہوا تھا اس عاجز نے واسطے فائدے خاص و عام
کے چھپوایا کہ سب بھائی مسلمان بہرہ فائدہ دین کا اوٹھاویں اور اس خاکسار کے حق میں دعائے خیر کریں
الٰہی بخش مجکو اور میری ماں باپ کو اور سب بھائی مسلمانوں کو اور اس نسخہ کو رواج دے آمین یا الٰہ العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَمَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ ترجمہ شروع کرتا ہوں

مین ساتھ نام اللہ کی کہ وہ رزق دینی والا ہی اور بخشنی والا ہی ف کہتی ہین کہ ذکر کیا
جاہئی بی کو لوگو کہ ہو شروع کتاب اللہ کی ساتھ حرف بی کی اور ظاہر کرنا چاہئی مین کو
اور فرق کرنا چاہئی درمیان بی کی اور سین کے اور گرد لکھنا چاہئی میم کو واسطی تعظیم کتاب
اللہ کی اور الف اسم کا محذوف کردیا واسطی خفت کے بیچ پڑھنی کی اور حذف کرنا
الف کا ایسی موقع مین ساتھ نام اللہ کے درست ہے اور ناموں کے ساتھ حذف کرنا درست
نہین اور اللہ نام خاص ہی واسطی خدا کی اور معنی اوسکی یہ ہین نہین کوئی سوا اللہ کے مستحق عبادت کا اور
رحمن معنی اسکی عام ہین لفظ خاص ہی سوای اللہ کی اور کو اس نام سی پکارنا نہ چاہئی اور رحیم معنی خاص
ہین اس مین اور لفظ یہ عام ہی اسی پکارنا سوای اللہ کی اور کو جائز ہی اور فقہا مدینہ کی اور بصرہ
اور کوفہ کی اس بات پر ہین کہ بسم اللہ نہین ہی آیت الحمد کی اور شروع کرنا ساتھ اس کی
واسطی برکت کے ہی اور قاری مکہ اور کوفہ اور فقہا حجاز کی اوپر اسکی ہین کہ یہ آیت الحمد کی ہی اور کسی
سورتوں مین بھی نہین اور لکھی جاتی ہی واسطی جدا کرنی ہر سورۃ کی واللہ اعلم بالصواب ف

نام اس سورت کی بہت آئی ہین جو نام کہ وہ مشہور ہین تین ہین ایک فاتحۃ الکتاب
دوسرا امّ القرآن تیسرا سبع مثانی اور ان تینون نامون کی ہونی کا سبب ہے
فاتحۃ الکتاب اسواسطی کہتی ہین کہ اللہ تعالی نی پہلی ساتہ اسی کی شروع
کیا ہی اور امّ القرآن اسواسطی رکھا کہ یہ سورہ اصل قرآن کی ہی کسواسطی
بیچ لغت کے معنی امّ کی اصل ہر چیز کی ہی اور سبع مثانی اسواسطی رکھا
کہ یہ سات آیتین استثنا کر رکھین تہین اللہ تعالی نی یعنے جن کر رکھا تہا ان
واسطی اس امّت کے یا اسواسطی کہ نزول ان سات آیتون کا دو مرتبہ
ہوا ایک مرتبہ مکی شریف مین اور ایک مرتبہ مدینہ شریف مین اور تحقیق یہی
ہے کہ نزول اس کا مکی شریف مین ہوا اور سات آیتین ہی اسطرح
سی ہین جنہون نی بسم اللہ کو الحمد سی گنا ہی پہلی آیت اس کی بسم اللہ
سے ہی اور آخر آیت اسکی صراط الذین سے ہی اور جنہون نے
کہ نہین گنا بسم اللہ کو اس سی تو پہلی ان کی الحمد سی شروع ہوتی ہی
اور آخر آیت غیر المغضوب علیہم ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
سب تعریفین واسطی اللہ کی کہ پروردگار عالمون کا ق لفظ الحمد کا خبر ہی گو یا کہ
خبر دیتا ہے کہ مستحق حمد کا اللہ تعالی ہی ہی اور مبتدا اس کا محذوف
ہے گویا کہ یون ہی کہ قولوا الحمد للہ یعنے کہو تم سب تعریف واسطی اللہ
کے ہی یہ تعلیم اللہ تعالی سی اپنی بندون کو ہے کہ اسطرح سی
میری حمد کرو اور اس طور سی مجہہ سی دعا مانگو اور معنی حمد کی شکر ہی
آتی ہین اگر ہو مقابلہ نعمت کے اور فقط معنی تعریف کی ہی آتی ہین ج

رکوعا کلماتہا وحروفہا ۶۲۱۲ ۲۶۷۹۲	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	سورۃ البقرۃ مدنیۃ وہی مائتان وست وثمانون آیۃ واربعون

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ یہ کتاب نہین شک بیچ اوسکی راہ دکہاتی ہی واسطی پرہیزگارونکی جو لوگ کہ ایمان لاتی ہین بن دیکہی اور قائم رکہتی ہین نماز کو اور اوس چیز سی کہ دیا ہمنی اونکو خرچ کرتی ہین ف الم ایسی حروف مقطعات کہلاتی ہین انکی معنی تحقیق کسیکو معلوم نہین سوا پیغمبر صاحب کی اور لوگ کچہ مناسبت سی کہتی ہین جیسی اللہ تعالی کی صفتین جنکی سری پر یہی حروف آوین جیسی الف انعام اللہ کا اور لام لطف اوسکا اور میم ملک اوسکا یا اللہ نی جبرئیل کی ہاتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن بہیجا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۙ اور جو لوگ کہ ایمان لاتی اوس چیز کی جو اوتارا گیا طرف تیری اور جو کچہ اوتارا گیا پہلی تجسی اور ساتہ آخرۃ کی وہ یقین رکہتی ہین یہ لوگ اوپر ہدایت کی ہین پروردگار اپنی سی اور یہ لوگ وہی ہین جنکا بہلا ہی والی ف کہتی ہین الذین یومنون بالغیب وہ لوگ ہین کہ پہلی سی کوئی دین نرکہتی تہی حضرت پیغمبر کی کہی سی ایمان لائی والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وہ لوگ ہین کہ پہلی سی کسی پیغمبر کی دین مین تہی اور خدا احکام اور خبرون کا علم رکہتی تہی جیسی یہود اور نصارا مین سی ایمان لانی والی ھ

۵

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ○ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئی برابر ہی اوپر انکی کیا ڈرایا تونی اونکو یا نہ
ڈرایا تونی اون کو نہ ایمان لاوینگے **ف** یعنی جو خدا کی علم مین کافر مقرر ہوئی اونکو
کسطرح سمجہاؤ ایمان نہین لاتی اونکی سمجہانی مین فائدہ یہ ہی کہ اول اون کا کفر
ثابت ہوجاوے کہ بن حکم کی نافرمانی کیونکر ہوستے اور دوسرے کارخانی خدا
والونکو حکمت معلوم ہوجاوے کہ اونکو یہ عذاب کیا چاہئی تیسرے یہ کہ مسلمانون کو ڈر ہو
کہ حکم نہ مان نی سی یہ خرابی ہوتی ہی خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ط
وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ ۶ مہر کی اللہ نی اوپر
دلون اونکے اور اوپر کانون اونکے اور اوپر آنکہون اونکے پردہ ہی اور واسطی
اونکی عذاب ہے بڑا **ف** کہتی ہین کہ جو خدا نی آپہی مہر کردی اور پردہ ڈال
دئی پہر کفر پر کیون عذاب کرتا ہی جواب یہ ہے کہ حق تعالی نی سری سی مہر نہین
رکہی تہی بلکہ جب خدا کی احکام سن کر نہ مانا اور کد زیادہ زیادہ کی پیچہی کر مہر رکہ
دی یہ مہر بہی ثمرہ کفر کا ہے ایسی مہر عذر واسطی دفع عذاب کے نہین ہوتی یہان سی
احوال منافقون کا بیان ہوتا ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا
يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور بعضی لوگون مین سے
وہ ہین جو کہتی ہین ایمان لائے ہم ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ دن پچہلی کی اور نہین وہ
ایمان لانی والی فریب دیتے ہین اللہ کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی اور نہین فریب
دیتی مگر جانون اپنی کو اور نہین سمجہتی **ف** یخادعون اللہ یعنی مار

ماری جہالت کے جانتی تہی کہ جس طرح آدمیون سے چہپاتی ہین خداسی ہی چہپا سکینگے
اور خدا کی علم کا یقین نرکہتی تہی اور یہ نہ سمجہا کہ جو عیب اپنا چہپاوینگے
ایسا ہوگا کہ جیسی حکیم سی بیماری چہپانا اس مین اپنا برا ہوتاہی اور حکیم کا
برا نہین ہوتا پس فریب اپنی جانون کو دیا اور جانا کہ ہم عقل مندی کرتی ہین
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ بیچ دلون اونکے بیماری ہی پس بڑہا
دی اون کو اللہ نی بیماری اور واسطی اون کی عذاب ہی درد دینی والا سبب
اوسکی کہ تہی جہوٹ بولتی ف یہی بیماری شک کے تہی اور محبت دنیا کی
تہی جو جون احکام آتی گئی اور نفرت ہوتی گئی شک اور حسد بڑہتا گیا
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ اور جب کہا
جاتاہی واسطی اونکی مت فساد کرو بیچ زمین کی کہتی ہین سوائی اسکی نہین کہ ہم
سنوارتی ہین خبردار ہو کہ تحقیق وہی ہین فساد کرنی والی ولیکن نہین سمجہتی ہین
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ
السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جب کہا جاتاہی
واسطی اونکی ایمان لاؤ جیسا ایمان لائی لوگ کہتے ہین کیا ایمان لائین ہم جیسا
ایمان لائی بیوقوف خبردار ہو تحقیق وہی ہین بیوقوف اور لیکن نہین جانتی
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ج اور جب ملتی ہین
اون لوگون سی کہ ایمان لائی ہین کہتے ہین ایمان لائے ہم

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۝

اور جب اکیلی ہوتی ہین طرف سردارون اپنی کی کہتی تحقیق ہم ساتھ تمہاری ہاین سوائی اسکی نہین کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہین ف یعنی طرف سردارون اپنی کی جو کافرونمین سی تہی خواہ بہت خواہ یہود اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۝ اللہ ٹھٹھا کرتا ہی ساتھ اونکی اور رہیتا اون کو بیچ سرکشی اونکی کی بہکتی ہین ف دنیا مین اللہ کا استہزا یون ہی وہ جانتی ہین کہ ہماری عزت بڑہتی ہی اور وہ سب کی نزدیک ذلیل ہوتی ہین اور آخرۃ مین یون کہ روایت مین آیا ہی کہ منافق سب بیچ ہونگی دوزخ مین اور اونکی خیال مین یون نظر آوی گا کہ بہشت سامنی ہی اور ایک دروازہ یہان کہلا ہوا ہی بی اختیار ہو کر دوڑین گی جب پاس جاوین گی دیکہین گی کہ نہ بہشت ہی اور نہ دروازہ ہی بار بار یہی حالت ہوگی اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ۝ یہ لوگ جنہون نی مول لیا گمراہی کو بدلی ہدایت کے پس نہ فائدہ پایا سوداگری اونکی نی اور نہ ہوئی راہ پانی والی مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ۝ مثال اونکی مانند مثال اوسکے ہی جو جلاوی آگ پس جب روشن کیا جو گرد اوسکی تہا لیگیا اللہ روشنی اونکی اور چھوڑ دیا اونکو بیچ اندہیرون کی کہ نہین دیکہتی ف یہ مثال ہی اسطی قبرونکی اچھی جنتی ہی کہ دنیا مین عمل ایمان کی کر کر روشنی حاصل کی تہی جب قبر مین گئی نور

اور عذاب قبر مین بیچ اندہیرون کی جا پڑی وہان نہ کچہہ بول سکتی ہین عذر کرنی کو اور نہ کچہہ دیکہتی ہین اور نہ کچہہ کسیکی بات سنتی ہین صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَرۡجِعُونَ ۝ بہری ہین گونگی ہین اندہی ہین پس وہ نہین پہر آتی اَوۡ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیهِ ظُلُمَـٰتٌ وَرَعۡدٌ وَبَرۡقٌ یَجۡعَلُونَ أَصَـٰبِعَهُمۡ فِیۤ ءَاذَانِهِم مِّنَ الصَّوَ ٰعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِۚ وَاللَّهُ مُحِیطُۢ بِالۡكَـٰفِرِینَ ۝ یا مانند مینہہ کی آسمان سی بیچ اوسکی اندہیری ہین اور گرج اور بجلی کرتی ہین انگلیون اپنی کو بیچ کانون اپنی کی کڑک سی ڈر موت سی اور اللہ گہیر لینی والا ہی کافرونکو یَكَادُ الۡبَرۡقُ یَخۡطَفُ أَبۡصَـٰرَهُمۡۖ كُلَّمَاۤ أَضَاۤءَ لَهُم مَّشَوۡا۟ فِیهِ وَإِذَاۤ أَظۡلَمَ عَلَیۡهِمۡ قَامُوا۟ۚ وَلَوۡ شَاۤءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمۡعِهِمۡ وَأَبۡصَـٰرِهِمۡۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیرٌ ۝ نزدیک ہی بجلی کہ اوچک لیجاوی آنکہون اونکی کو جب روشنی دیتی ہی اونکو چلتی ہین بیچ اوسکی اور جب اندہیرا کرتی ہی اوپر اونکی کہڑی ہو رہتی ہین اور اگر چاہی اللہ البتہ لیجاوی کان اونکی اور آنکہین اونکی تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی **ف** یہ مثال واسطی دنیا کی اچہی بنتی ہی آسمان سی مینہ کی طرح آنی والا قرآن ہی اسمین جو باتین سمجہہ مین نہین آتی تہین اونکی جیسی وحدانیت اور احوال قیامت اور احوال قبر ظلمات ہے اور جو عذاب ہے انا گرج ہی اور دلیل ظاہر قدرت کے اور احکام عدالت کی اور اخلاق نیک کے برق ہی اچہی باتین سنکر دل پہرتا تہا طرف ایمان کی اور جو مشکل سن لیتی تہی انکار اور شک مین گرفتار ہوتی تہی اور ڈر کی بات کے آگی کانین بند کرتی تہی اور دل کو اور طرف کرتی تہی حق تعالی فرماتی ہین یعنی انکہین

اور کان اپنی کاموں کو ڈیتی تھی جب تمنی اودہر سی ابند کئی ایسی ہین پا ہون تو اپنی لون

ع یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ ای لوگو بندگی کرو پروردگار اپنی کی جسنی پیدا کیا تمکو

اور جو پہلی تمسی تھی توکہ تم بچو اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ

بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا

تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ جسنی کیا واسطی تمہاری زمین کو

بچھونا اور آسمان کو چھت اور اتارا آسمان سی پانی پس نکالا ساتھ اوسکی

پھلون سی رزق واسطی تمہاری پس مت مقرر کرو واسطی اللہ کی شریک اور

تم جانتی ہو ف جن لوگون پر خطاب تھا تین طرح کی تھی ظاہر اور باطن سی

مان نی والی وہ مومن تھی اور ظاہر باطن سی انکار کرنی والی وہ کافر تھی اور

ظاہر سی اقرار کرنی والی اور باطن سی انکار کرنی والی وہ منافق تھی جب

تینون کا احوال بیان کیا سب لوگون کو حکم کیا میری بندگی کرو اور میری

کلام مین شک لاؤ اور جو یہ نکرو گی تو آگ کا عذاب کرونگا اور جو مانو گی

تو بہشت دونگا کہتی ہین کہ ایک دوسری کا جو حکم مانتا ہی تین واسطی

ہوتا ہی یا واسطی پہلی احسان کی یا واسطی سکونت کے یا واسطی معاش کی اوسکی

کی عمل مین حق تعالی نی بتلا دیا کہ تینون کا حکم مجھی سی ہین الذی خلقکم

والذین من قبلکم پہلی بات ہے الذی جعل لکم الارض فراشا

دوسری بات ہے وانزل من السماء ماء تیسری بات ہے وَاِنْ کُنْتُمْ

فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

وَادْعُوا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور اگر

ہو تم سچ سنکے اوس چیز ہی کہ اوتارا ہمنی اوپر بندی اپنی کی پس لے آؤ تم

ایک سورۃ مانند اوسکی اور پکارو شاہدون اپنون کو سوا اللہ کی اگر ہو تم سچی

ف پہلی کہا جو تمکو مقابلہ قران کا قصد ہی ایسا ہی قران لاؤ جب نہو سکا تو کہا

دس سورتین لاؤ جب وہ بہی نہ ہو سکا یہ کہا ایک ہی سورۃ لاؤ جب وہ بہی

نہو سکا پہر کہا ایک بات ہی ویسی لاؤ اور مراد من مثلہ سی یا یہ ہی کہ ایسی

قرآن مین سی لاؤ یا یہ ہی کہ ایسی آدمی کی پاس سی لاؤ جیسا یہ نبی ہی کہ کچہ نہ پڑہا

نہ پڑہہ ہو نکی صحبت مین بیٹہا اور مراد شاہدون سی وہ ہین کہ وقت درماند کی انکو

پکارین اور وہ حاضر ہو کر مشکل کہول دین فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ

لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ پس جو نکرو اور ہرگز نہ کرو گی پس ڈرو اوس آگ سی

جو ایندہن اوس کا آدمی ہین اور پتہر تیار کی گئی ہی واسطی کافرون کی ف

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا یہ خبر غیب کی ہی کہ تمسی ہرگز نہو سکی گا اور اس

طرح سی ہوا کسی سی مقابلہ قران کا نہوا ف وقودها الناس والحجارة ط

مراد پتہرون سی بت ہین جنہی پوجتی تہی کافرون کی فضیحت کو اونکی بتونکو

بہی جلاوینگی وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا

مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ

مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور خوش خبری دی اون لوگون کو کہ ایمان لائی اور عمل کئی نیک کہ واسطی انکی
بہشتین ہین چلتی ہین نیچی اونکی سی نہرین جب وہ کہاوینگی اوسمین سی میوہ بیچ
کہین گی یہ ہی وہ جو دی گئی تہی ہم پہلی اسی اور لائی جاوینگی ساتہ اوسکی
ایک دوسری سی مشابہ اور واسطی اونکی بیچ اوسکی جورویئن ہین پاک کی ہوئین
اور وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین ف کلما رزقوا منہا من
ثمرۃ رزقا کہتی ہین کہ پہلے بار جو پہلی کا اوسی پہلی کیا دیا گیا تہا جواب دیتی ہین
کہ پہلے بار تہی ایک اور پیچہی تہی کروڑون ایک کو مقابل اونکی کچہہ نہ گنا اور
جواب یہ ہی کہ یہ بدلا ہی اوس چیز کا کہ دی گئی تہی دنیا مین ایمان اور اعمال
نیک سے ف متشابہا یعنی مشابہ صورۃ مین اور جو پہلی کو چاہیگا
اوسیکا مزا ہوگا اور جو اور طرح کو چاہیگا اوسکا مزا ہوگا ان اللہ لا
لا یستحی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقہا فاما الذین
امنوا فیعلمون انہ الحق من ربہم واما الذین کفروا
فیقولون ماذا اراد اللہ بہذا مثلا م یضل بہ کثیرا
ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفسقین ۵ تحقیق اللہ نہین
شرماتا یہ کہ بیان کری مثال کوئی سی مچہر کی لیکن جو اوپر اوسکی ہی لیکن جو لوگ
کہ ایمان لائی پس جانتی ہین یہ کہ وہ سچ ہی پروردگار اونکی سی اور جو لوگ کہ کافر ہوئی
پس کہتی ہین کیا چاہتا ہی اللہ ساتہ اسکی مثال لانا گمراہ کرتا ہی ساتہ اوسکی
بہتونکو اور راہ دکہاتا ہی ساتہ اوسکی بہتونکو اور نہین گمراہ کرتا ساتہ اوسکی مگر فاسقونکو
ف ان اللہ لا یستحی کافرون نی کہا خدا بہت بڑا ہی اور بڑی لوگ

وقال بعض اہل المعرفۃ ای نطلب منک العون کالاستعانت طلب العون ای نسئلک ان تجعلنا عابدین لک کما نعبدک
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ در نماز شام امامت میکرد چون ایاک نعبد وایاک نستعین گفت بیہوش شد ... پرسیدند ... گفتند

12

... وایاک نستعین ... بندۂ خاص ملک ... درگاہ خداوند جہان دارد ...

حقیر چیزون کا ذکر نہین کرتی اور قرآن مین حقیر چیزون کا ذکر ہی جیسی مکھی
اور مکڑی اور چیونٹی پس یہ کلام خدا کا کلام نہوگا اور یہ غلط ہی بڑی لوگ جب
کسیکی حقارت بیان کرین حقیر چیز سی بیان کرین اسی واسطی حق تعالی
نی یہ آیت بھیجی **ف** بعوضة فما فوقها بڑا ہونا مچھر سی یا بڑائی مین
ہو یا چھوٹائی مین ہو **ف** یضل به کثیراً گمراہ ہونا ساتھ قران کی سبب
مخالفت قران کی ہی نہ موافقت اوسکی سی جو شخص معنی قران کی اولٹی سمجھی یا
سمجھکر انکار کری یا انکار نکری پر نافرمانی کری وہ گمراہ ہوتا ہی اسی واسطی
کہا وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ
مِیْثَاقِهٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ
فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ
اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ
جو لوگ توڑتی ہین عہد خدا کا پیچھی مضبوط ہونی اوسکی اور کاٹتی ہین جو حکم کیا
اللہ نی ساتھہ اوسکی یہ کہ ملایا جاوی اور فساد کرتی ہین بیچ زمین کی یہ لوگ وہی ہین
ٹوٹا پانی والی کیونکر کفر کرتی ہو ساتھہ اللہ کی اور تھی تم مردی پس جلایا تمکو
پھر مردہ کریگا تمکو پھر جلاوی گا تمکو پھر طرف اوسکی پھیری جاؤگی **ف**
وکنتم امواتا فاحیاکم اسکی معنی یہ نہین کہ پہلی ہم بدن مین جی چکی تھی پھر
مرگئی پھر اب جیئی جیسا تناسخ والی کہتی ہین بلکہ جیسا بدن بن جانی مردہ ہی
ویسی ہی جان بن بدن کی مردہ ہی پس جان بن گئی مین آئی سی مردہ تہین **ف** ثم
یحییکم ثم الیه ترجعون ۝ کہتی ہین زندگی دوبارہ وہی تو رجوع ہی

یہ کیون کہا کہ پہر رجوع ہوگا جواب یہ ہے کہ رجوع طرف خدا کی یہ ہی کہ پیروہ حق
تعالے کی طرف سے اوٹھ جاوی اور اوسکو آسکا ر پہچان لی تکین بات
زند گی قیامت سے کئی ہزار برس پہلے ہو گئے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَکُمْ مَّا
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
وَّهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۵ وہی ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمہاری جو کچھ
زمین کی ہے سارا پہر قصد کیا طرف آسمان کی پہر درست کیا او تکو سات آسمان
اور وہ سب چیزون کو جاننے والا ہی **ف** خلق یہان معنی تقدیر کرنیکی ہی واسطے
کہ پیدایش کائنات کی جیسے درخت اور کانین اور جانور ہین آسمان سے پیچھے
بنی ہی اس کا بیان سورہ فصلت مین اور سورہ والنازعات مین زیادہ ہی وَاِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط اور جب کہا رب
تیری نے واسطے فرشتون کی تحقیق مین بنانے والا ہون بیچ زمین کی نائب
ف کوئی کہتا ہی کہ آدم خلیفہ اوس خلقت کا ہی جو اون سے پہلی تہی سو واسطے
کہ پہلے جن حاکم تہے اونہین دور کر کر آدم کو کیا اور تحقیق یہ ہی کہ آدم خلیفہ
اللہ تعالے کا ہی ایک طرح کی خلقت مین اختیار آدمیون کی پیدا ہونے
ہتی کہ بے واسطے آدم کی بنائی اور ایک قسم کی پیدایش آدم کی ہاتہہ پر رکہی
ہی اگر یہ نہ ہوتی تو عالم کا رنگ ویرانی کا ہوتا اسکے بنانی مین خلیفہ بنایا اور
حق تعالی نے انکی ترکیبات مین نعمتین اور لذتین رکہی تہین اور آپ اونکے
لذت اوٹھانے سے پاک ہی آدم کو واسطے مزا اوٹھانے اون لذتون کی نائب کیا
قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ

نسبح بحمدك ونقدس لك ۔ کہا کیا بناتا ہی بیچ اوسکی کو وہ فساد
کری بیچ اوسکی اور ڈالی گا لہو اور ہم پاکی بیان کرتی ہین ساتھ تعریف تیری کے
کی اور پاکی بیان کرتی ہین ہم واسطی تیری **ف** یہ بات فرشتونکو اسی
معلوم ہوئی کہ پہلی جو زمین مین رہتی تہی ایسی ہی تہی فرشتون نی جانا کہ
آدم بہی ایسا ہی ہوگا قال انی اعلم ما لا تعلمون ۔ کہا
تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتی وعلم آدم الاسماء کلها
ثم عرضهم على الملئكة فقال انبئوني باسماء
هؤلاء ان كنتم صادقين ۔ اور سکہائی آدم کو نام ساری پہر
سامنی کیا اونکو اوپر فرشتونکی پس کہا بتاؤ مجکو نام اونکی اگر ہو تم سچی
ف حق تعالی نی آدم کو تین طرح کی نام سکہائی یعنی نام موافق اپنی صفات
جمال اور جلال کی اور نام اون چیزون کی کہ پیدا کی تہین پہلی آدم کی اور نام
اونکی جو آدم بناتا ہی اور کام مین لاتا ہی تیسری قسم سی فرشتی کچہ واقف
نہ تہی اور پہلی دو قسمون مین سی جن چیزونکی کارخانہ دار تہی اونکی نام جانتی
تہی اور کارخانون سی بیخبر تہی **ف** ثم عرضهم على الملئكة
بہت چیزین ہر قسم کے ساتہہ صورت مثالی کی حاضر کین اور اسی معلوم ہوا کہ
زیادتی جو دی آدم کو علم مین تہی پس علم بڑا کمال ہی قالوا سبحانك
لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم ۔
کہا اونہون نی پاک ہے تو نہین ہی علم واسطی ہماری مگر جو سکہایا تو نی ہمکو
تحقیق تو ہی ہی جاننی والا حکمت والا قال یادم انبئهم باسمائهم

محمد واله واصحابه اجمعین
وصلی علی خیر خلقه
والحقنا بالصالحین
ربنا توفنا مع المسلمین

فَلَمَّآ اَنۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكُمۡ اِنِّيۡٓ اَعۡلَمُ
غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَمَا
كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۝ کہا ای آدم بتادی انکو نام اونکی پس جب
بتادی اونکو نام اونکی کہا کیا نہ کہا تہا مینی تمکو تحقیق مین جانتا ہون
پوشیدہ چیزین آسمانون کی اور زمین کے اور جانتا ہون جو ظاہر کرتی ہو
اور جو تہی تم چہپاتی وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا
اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝ اور
جب کہا ہمنی واسطی فرشتونکی سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا مگر ابلیس نے نمانا
اور تکبر کیا اور تہا کافرونسی ف بعضی کہتی ہین زمین کی فرشتون نے
سجدہ کیا تہا اور یہ سجدہ عبادت کا تہا واسطی خدا کی اور حضرت آدم کی
قبلے کی تہی اور آیتسی یہی معلوم ہوتا ہی کہ زمین اور آسمان کے سب فرشتون
نی سجدہ تعظیم واسطی حضرت آدم کی کیا اور سجدہ اسواسطی کروایا کہ کارخانے
خلق کی حق تعالی نی فرشتون کی ہاتہہ سونپی ہین جب ونکو تابع اور مطیع کردیا
گویا سب کارخانون پر تصرف دیا اور خلافت ثابت ہوئی الا ابلیس
کہتی ہین کہ ابلیس جنون مین سی تہا اور خطاب ہی فرشتون کو اوسکو خطاب ہوا
ہی نہ تہا پس نافرمانی اوس پر کیون ثابت ہوئی جواب یہ ہی کہ اصل مین منفرد
جن تہا لیکن جب فرشتون نی جنون کو مار نکالدیا زمین پر سی یہ طاعت
عبادت کر کر اون مین مل گیا اور آسمان پر چلاگیا اور ہر بات مین اون کا شریک رہا
ایسا ہو گیا جیسا مسلمانون مین ایک مرتبہ اس خطاب مین وہ بہی آگیا

اور نافرمانی نے اوس پر ثابت ہوئی اور یہ کفر اوس کا کفر جہل کا نتہا بلکہ کفر عناد کا تہا یہ سب سے اشد کفر ہی **ف** وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ یا علم الٰہی مین تہا کافرون سی یا ہوگیا کافرون سی وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ اور کہا ہمنی ای آدم رہ تو اور جورو تیری بہشت مین اور کہاؤ تم اوسی با فراغت جہان چاہو اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گی ظالمون سی **ف** حق تعالی نی حضرت آدم کو مکی کی پاس نعمان ایک میدان ہی اوس مین پیدا کیا اور کئی دن زمین پر رکہا اور رزق بہشت سی بہیجا یہ ہر جانورون مین جوڑی دیکہتی تہی اور آپ تنہائی سے گہبراتی تہی ایک بار جو سوتے سو دیکہا کہ ایک عورت میری قسم کی میری پاس بیٹہی ہے بہت خوش ہوئی جب آنکہ کہلے کچہ نہ پایا وحشت انکو زیادہ ہوئی حق تعالی نی جبرئیل کو بہیجا اور اونہون نی اونکی بائین پسلی کی نیچی چاک کیا اور اوس مین سے حضرت حوا کو کہ حق تعالی کی قدرت سی پیدا ہوگئین تہین نکال کر اونکی پاس بٹہا دیا اور حق تعالی نی حضرت حوا کا نکاح حضرت آدم سی باندہ دیا پہر فرشتونکو حکم کیا کہ ایک تخت پر دونون کو بٹہا کر بہشت مین جا اوتارین جب بہشت گئی حق تعالی نی مالک بہشت کا کیا تو کہ وہانکی سی کارخانی دیکہکر ویسی ہی زمین مین بناوین اور ویسی خوبی کی نعمتین کہاتے اور پہننی مین تیار کرین اور کتنے دنون سے غذا بی ضرر اور بی محنت کہا کر قوت پکڑین لیکن جب اونکو بول اور براز

حاجت نہ تہی ان اعضا کی کچہہ خبر بہی نہ تہی لیکن آزمایش کے واسطی ایک درخت کے کہانی سی منع کر دیا اور حکمت رکہی کہ یہ زمین میں گنہگار ہو کر اوترین تو بندگی میں اور دڑ مین رہین نہ یہ کہ بسبب عزت خلافت کی دعوا خدائی کا کرین اکثر کہتی ہین وہ درخت گیہون کا تہا اور بعضی کہتی ہین انگور کا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ اور کچہہ تہا اوسکی خاصیت یہ تہی کہ جو کوئی کہاوی اوسی حوال یا کہین جاوی اور حاجت رفع فضلی کی ہو جاوی فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ پہر ڈگا دیا اونکو شیطان نے اوسی پہر نکال دیا اونکو اوس چیز سی کہ تہی بیچ اوسکی اور کہا ہمنی اوترو بعضی تمہاری واسطی بعضونکی دشمن ہین اور واسطی تمہاری بیچ زمین کی ٹہکانا ہی اور فایدہ ہی ایک وقت تلک **ف** روایت مین ہی کہ حق تعالی نی جب شیطان پر لعنت کی بہشت کے اندر جانی سی اور آسمانو نمین رہنی سی بند کیا لیکن جانی سی بند نکیا تہا کتنے مدت پیچہی جب آسمان پر گیا چاہا کہ کسی طرح حضرت آدم کو نکالون بہشت کی دیوار کی نیچی جا بیٹہا اور پہلی سی بہشت کی جانورون سی راہ رکہتا تہا اتنی مین مور آیا مور سی کہا کہ مجہی بہشت مین لی چل اوسنی کہا کہ رضوان جانی نہ دیگا کہا کہ بہلا سانپ کو جا کر بہیج دی اوسنی جا کر سانپ کو بہیج دیا جب تلک سانپ کے مونہہ مین زہر نہ تہا جب سانپ آیا اور سانپ سے کہا مجہکو بہشت مین لی چل سانپ نے کہا کہ رضوان جانی ندیگا سانپ سے کہا کہ تو اپنا مونہہ کہول دی اور مجکو اندر بیٹہالی اور جب کا چلا جا اندر جا کر مونہہ کہول دینا مین نکل جاونگا

سانپ نے اوسی طرح سے لیجا کر بہشت مین چھوڑ دیا وہان جاکر پھرنی لگا حضرت
حوا سے ملا کہا کہ تمکو خدا نے کیون کر رکھا ہے یہان کہا کہ ساری بہشت کا ہمکو
مالک کیا ہے مگر ایک درخت کے کھانے سے منع کیا ہے کہا کہ جانتی ہو کیون
منع کیا ہے کہا کہ نہین معلوم کہا اس واسطے منع کیا ہے کہ جو کہاؤ گی مرو گی
نہین اور جو نہ کہاؤ گی مرجاؤ گی اونہون نے کہا کہ مرتی ہین کیونکر شیطان
نے حالت مرنے کی دکہلائی ہاتھ پاؤن مارنے لگا اور تڑپنے لگا اور لوٹنے
لگا اور خرخر کرنے لگا اور دم اوکھاڑنے لگا حضرت حوا کو دیکھ کر بہت
ڈر آیا اور حضرت آدم کو دکہلایا اونکو بھی بہت ڈر آیا کہا کہ کیا اسکی
کھانے سے نہ مرین گی اوسنے قسم کھائی کہ ہرگز نہ مرو گی اس پر بھی
اونہون نے کہا ایسا نہو کہ ہماری سے حق سبحانہ تعالی خفا ہو جاوے ؛
کہا کہ اوسکو نہ کھاؤ جس سے منع کیا ہے اوس قسم کی اور درخت
مین سے کہاؤ غرض کہ حضرت حوا نے اوس سے توڑ کر پل کر کچھ آپ کہایا اور
کچھ حضرت آدم علیہ السلام کو کہلایا کہاتے ہی بدن کے کپڑے گر پڑے اور
ننگے ہو گئے اور جا ضرورت پیش آئی کا خطرا ہوا آخر انکو بہشت سے نکال کر
زمین پر اوتار دیا حضرت آدم سر اندیپ کے جنگل مین آن پڑے چنانچہ اونکے ہاتھ اور پاؤنکے
نشان اب تک ہین اور گرد جنگل دیپ کے پانی نہ تھا طوفان کے پیچھے رہ گیا اور حضرت
حوا جدے مین آن پڑین اور شیطان اصفہان مین جا پڑا اور سانپ کسی زمین ہندوستان مین آن
پڑا حق تعالی نے اس احوال کا اشارہ کر دیا **ف** قولہ تعالی وقلنا اھبطوا بعضکم
مرد اور عورت مین دوستی ہے اور شیطان اور سانپ مین دوستی ہے یعنی ان دونوں کے دشمن ہین

ف مستقر و متاع الی حین ۔ یعنی تا نفخ صور فتلقی آدم من ربہ کلمت فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم ۔ یعنی سیکہ لین آدم نے پروردگار اپنی سے باتین پس پہرآیا اوپر اوسکی تحقیق وہی ہی پہرآنی والا مہربان ف وہ کلمات یہ ہین ربنا ظلمنا انفسنا الہام الہی سے انکی دلین آپڑی کہتی ہین کہ توبہ دو ہوتی ہین ایک کہ عذاب تہم جاوی یہ اسی کلمہ سے ہوا اور دوسری یہ ہی کہ پہلے خصوصیت اور قرب بعد عزت ملجاوے چنانچہ پیچہی اوسکی سو برس حضرت آدم روئی اور اپنی تقصیر پر ندامت کی سو برس پیچہی حضرت جبریل نی آن کر کہا کہ یا آدم یاد کرو کہ بہشت کی درون اور دروازون پر کیا لکہا تہا اونہون نی یاد کیا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا تہا حضرت جبرئیل نی کہا کہ محمد کون ہی کہا کہ مینی ایکبار پوچہا تہا حق تعالی سے کہ یا الہی محمد کون ہین کہا کہ تمہاری اولاد مین سے ایک شخص ہی کہ وہ میری نزدیک ساری جہان سے بہت عزیز اور پیارا ہی حضرت جبرئیل نی کہا کہ جو وہ ایسا ہی تو اوسکو کیون نہین شفیع پکڑتی حضرت آدم مناجات مین مشغول ہوئی اور عرض کیا کہ ای الہی بطفیل اوس محمد کے کہ تم میری اولاد مین سے نکالنی والی ہو اور تمہاری نزدیک بہت عزیز ہین میری تقصیر بخش کہا یا آدم ہمنی تجہکو بالکل بخشا اور یہ بہشت دیا مگر پہر پہنچنا اوس مین دن قیامت کی ہوگا جب میری فرمان بردار اور بندے کہی جاوینگی تا دم مرگ تک

یہی مرا د سرات سی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔ قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم

مِنِّی هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝
کہا ہمنی اوترو اوسی سارے بس جو آوی تمہاری پاس میری طرفسی ہدایت پس جو پیروی
کری ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر اونکی اور نہ وہ غم کہاونیگی وَالَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع ۴
اور جو لوگ کہ کافر ہوئی اور جہٹلایا نشانیون ہماری کو یہ لوگ ہینی والی آگ
ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ
الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِکُمْ وَاِیَّایَ
فَارْهَبُوْنِ ۝ ای بیٹو یعقوب کی یاد کرو نعمت میری جو انعام کیا مینی اوپر
تمہاری اور پورا کرو عہد میرا پورا کرون گا عہد تمہارا اور مجہسی پس ڈرو ف
یہان سی تا اذ ابتلی ابراہیم یہ بحث یہودی ہی جب نبی صاحب مدینی مین
آئی ہجرت کر کر وہان یہود بہت تہی کئی اون مین سی ایمان لائی جیسی عبد اللہ
ابن سلام اور اونکی رفیق اور باقیون نی کفر اختیار کیا کہتی تہی کہ تم پیغمبر
ہو عربون کی کہ جاہل ہین اور ہم سب کچہ جانتی ہین ہمکو پیغمبر نہین چاہیی
حق تعالی نی اون پر اپنی نعمتین یاد دلائین اور اون کی سرکشی اور گمراہی
بیان کی اور کہا کہ اون بڑایون پر تم لائق مہربانی کی نہین اگر پیغمبر کا کہنا مانوگی
نعمتین اپنی تم پر قرار رکہون کا اور نہین تو دنیا مین ذلیل اور آخرت مین عذاب
کرون کا اسرائیل نام حضرت یعقوب پیغمبر کا تہا اونکی بارہ ۱۲ بیٹی تہی
حضرت یوسف اور حضرت موسی تا حضرت عیسیٰ اونکی اولاد مین ہوئی اون بیٹون کی
اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہین حق تعالی نی اون پر بہت نعمتین رکہی تہین

خلاصہ یہ ہی کہ اون مین پیغمبر بہت ہوئی دین دنیا دونون حاصل ہوئی اور کتاب ملی اور حق تعالی کی مخصوص ہوئی اون کو حکم ہوا تہا کہ آخر زمانی کی پیغمبر کی مددگار رہیو اور اوسکی پیغمبری کی شاہد ہویو اور ایمان لائیو جو تم یہ کرو گی دنیا کی عزت اور آخرت مین جنت دون گا یہ عہد یاد دلایا کہ اب یہ وقت ہی بہلائی لو اور اپنی تئین بیان مین نہ ڈالو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتہہ اوس چیز کی جو اوتاری مینی سچا کرنی والی ہی اوسکو جو ساتہہ تمہاری ہی اور مت ہو پہلی کافر ساتہہ اوسکی **ف** قرآن مجید تین طرح تصدیق کرتا ہی ایک یہ بیان کرتا ہی کہ وہ کتاب توریت کلام حق تعالی تحقیق ہی اور جو کچہ نازل کیا ہی اوسمین وہ سچ ہی دوسرے یہ کہ بعضی قصی اوسکی اس مین موافق بیان کئی گئی ہین تیسری یہ کہ جو چیز اوس مین تہی اسکی آگی وقوع اوسکا ثابت ہوا اور سچ ہو گئی **ف** ولا تکونوا اول کافر بہ یعنی اہل کتاب مین سی پہلی کافر مت ہو اور اصل مین پہلی کافر کفار قریش تہی وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ اور مت مول لو بدلے آیتون میری کی مول تہوڑا اور مجہہ ہی سے پس ڈرو **ف** احکام توریت لکہی ہوئی شوتین لیتی تہی اور صورت واقع کی کچہ ہوتی اور کچہ تقریر کر کر روایت ثابت کر دیتی اور پیغمبر آخر زمان کی صفت چہپاتی کہ سرداری ہماری کم نہووی اور نیاز ین اور بدلی چلی آوین اور بعضی احکام کو بالکل بدل ڈالا تہا اور اپنی غرض کو خاص کر لیتی تہی احکام کو یہ حکم اسکی واسطی ہی نہین لیکن دو چیزین اور ہین ایک ثواب قرآن کا مول لینا یہ تو بہت ہے بُرا ہی اسوسطی کہ ثواب

اوس کام کا ہی کہ جو خدا کی واسطی کری جب مول کی واسطی کیا ثواب نہوا پہر دیویگا کیا
اور جب آدمی نی اپنی عمل کا مول نکال دیا پہر خدا تعالی سی اسّی کیا زیادہ کیا جاہیگا
دوسری ثواب پڑہانی پر مول لینا کچہ نہین اور جو اپنی تئین رکا ہو کہ پرائی کہر
بیٹہی رہنا ... لڑکون کو ٹہیری رکہنا اور شوخیون پر مارنا اور پکڑوانا اس پر لینا
درست ہی اور تیسری قرآن کی عمل پر جیسی دم کرنا اور تعویذ لکہنا اس پر بی شک
درست ہے اسمین عزت قرآنکی ہی اور عبادت نہین وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اور مت ملاؤ سچ کو ساتہہ جہوٹ
کی اور مت چہپاؤ سچ کو اور تم جانتی ہو **ف** اونکی عالم پڑہون کی واسطی
کچہ معنی اور صفتین بڑہا دیتی تہی تو کہ پیغمبر آخر الزمان پر ٹہیک بیٹہی اور جا بلوتی
بالکل چہپاتی تہی کہ ان کا کچہ مذکور نہین ہی اللہ تعالی نی دونونسی منع کیا
وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝
اور قائم کرو نماز کو اور دو زکوة کو اور رکوع کرو ساتہہ رکوع کرنیوالون کے
ف اسمین تاکید ہی نماز جماعت کے أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ
تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا
حکم کرتی ہو لوگون کو ساتہہ بہلائی کے اور بہول جاتی ہو جانون اپنی کو اور تم پڑہتی
ہو کتاب کیا پس نہین سمجہتی ہو **ف** وہ لوگ کہ واسطی غرض نفسانی اپنی
لوگونکو کہتی تہی کہ بہلائی کرو اور دین پر قایم رہو اس واسطی کہ ہماری طرف رجوع
لاوین اور ہماری خدمت کرین اور آپ سختین شریعت کے اوٹہا سکتی تہی اور محبت
مال کی چہوڑ کر خدا کی راہ مین دے سکتی تہی جو دین پر قایم رہنا دلسی چہپا جاتی آپکی نی

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اور مدد چاہو ساتھہ صبر کی اور نماز کی
ف صبر کر مدد چاہنا ظاہر ہے کہ مختین دین کی دیکھہ کی چھوڑ نہ دین اور ساتھہ
نماز کی مدد چاہنا دو طرحسی ہوتاہی بعضی نمازین ہین اور دعائین ہین کہ اون سی مشکل
کھل جاتی ہی یہ واسطی عام خلق کی ہی اور مناجات مین نماز کی غرق ہونا اور اس لذت
مین غم دنیا کی بہول جانا یہ واسطی خاص لوگون کی ہی وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ
اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ لا اور تحقیق وہ بڑی ہی مگر اوپر عاجزی کرنی والونکی
ف یعنی اچھی وقت مین ساتھہ آداب کے ظاہر کی اور باطن کی ہمیشہ نماز کو ادا کرنا
بغیر توڑنی محبت دنیا کی اور چھوڑنی آرام بدن کے نہین ہوسکتا اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ع وہ لوگ کہ گمان
کرتی ہین یہ کہ وہ ملنی والی ہین پروردگار اپنی سی اور یہ کہ وہ طرف اوسکی پھر جانی
والی ہین **ف** ملاقات پروردگار کی پیچھی موت کے ہی اور رجوع اوسکی
طرف روز حشر کی ہی اور اعتقاد دونون کا یقین چاہئی ظن ہو اسواسطی کہا کہ آدمی
کو اپنی عملون کا کیا بہروسا ہی کہ یہ عمل بد حجاب نہوین جب حجاب ہوئی اگرچہ اوس عالم
مین پہونچی اور جز اینک بد پاوی پہر ملاقات پروردگار کی کہان يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمت میری جو انعام کی مینی اوپر تمہاری
اور یہ کہ مینی بزرگی دی تمکو اوپر عالموں کی **ف** یہان سی بعضی نعمتون کی اور
معاملتون اوپر اونکی تفصیل شروع کی ہی وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ
نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور ڈر و اوس دن سی کہ نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سی کچہ اور نہ قبول کی جاوی سفارش اوسکی اور نہ لیا جاوی اوس سی بدلا اور نہ وہ مدد کئی جاوینگے **ف** کہتی ہین کہ شفاعت حقی یس کفایت کرنا کیونکر درست ہو اسکی جواب دو ہین ایک کہ دوسرے نفس سی مراد کافر ہی کوئی کہی کچہ نہین کفایت کرنی کا اور دوسرا یہ ہی کہ بعضی وقت ایسی ہوینگی اوسوقت کوئی کفایت نکریگا کسی سی پیچہی کر جب حکم بخشش کا ہوگا تب شفاعت بہی کرین گی او نیکیونسی مدد کرین گی اور عذاب کی فرشتونسی چہڑاوینگے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ اور جب چہڑا یا ہمنی تمکو قوم فرعون سی پہنچاتی تہی تمکو برا عذاب ذبح کرتی تہی بیٹون تمہار یکو اور جیتا رکہتی تہی بیٹون تمہار یکو اور بیچ اسکی تمکو آزمائش تہی پروردگار تمہار یسی بڑی **ف** حضرت موسی کی پیدا ہونی سی پہلی فرعون نی خواب دیکہا تہی اور نجومیون نی خبر دی کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ اوسکی ہاتہہ سی فرعون کا ہلاک اور اوسکی دولت کا زوال ہوگا اسو سطی اوسنی حکم کیا تہا کہ جو لڑکا پیدا ہووی اوسکو مار ڈالین اور لڑکیونکو چہوڑ دین جب حضرت موسی پیدا ہو چکی اور اسی کی کہر مین پرورش ہونی لگی نجومیون نی کہا کہ وہ لڑکا پیدا ہو چکا پہر مارنا چہوڑ دیا جب حضرت موسی پیغمبر ہو کر آئی اور معجزونسی فرعون کو ذلیل کیا پہر اوسنی مقرر کیا کہ انکی لڑکون کو مارا کرو اور لڑکیونکو چہوڑ دیا کرو تو کہ یہ قوم بڑہنی نہ پاوی تا غرق فرعون کی یہ کام جاری رہا اوسکی غرق سی انکو نجات ہوی اس آیت مین پچہلی بار مراد ہی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ

البحر فانجینٰکم واغرقنا ال فرعون وانتم تنظرون

اور جب پھاڑا ہمنی ساتھہ تمہاری دریا کو پس چہٹا دیا ہمنی تمکو اور غرق کیا ہمنی
قوم فرعون کیسکو اور تم دیکہتی تہی ف جب حضرت موسی کو حکم ہوا کہ بنی
اسرائیل کو لی چلو فرعون کو کہلا بہیجا کہ ہم باہر شہر کی نکل کر کچہ عبادت اور
عید کرینگی فرعون نی رخصت دی حضرت موسی نی جتنی بنی اسرائیل تہی سب کو جمع
کیا دنکو اور راتکو جب فرعون کی لوگ جدا ہوکر اپنی گہر ائی کوچ کیا طرف دریای
قلزم کی جانب شرق مصر کی جب دن چڑہا اور اونکو خبر ہوئی فرعون نی گردسی
لشکر جمع کیئی اور اگلی رات کو سوار ہوا اور اگلی صبح کو کناری پر جا پہنچا اور بنی
اسرائیل بہی کناری پر کہڑی تہی اور بنی اسرائیل چہہ لاکہہ آدمی تہی لیکن نی اسباب
جنگ اور نی جرات اور اکثر عورتین تہین اور فرعون کی ساتہہ کہتی ہین ساٹہہ
لاکہہ آدمی تہی فوج اور بازاری بنی اسرائیل کو بہت ڈر ہوا کہ اب ہمکو
قتل کر ڈالی کا حق تعالی کی طرفسی حکم ہوا حضرت موسی کو کہ دریا کو عصا مارو دریا
پہٹ گیا اس کناری سی اوس کناری تک کہتی ہین کہ گیارہ کوس کا عرض تہا
تمام زمین خشک ہوگئی اور پانی مانند پہاڑ کی کہڑا رہا اور اسی بارہ جگہ سی عصا
مارکر پہاڑا آگی بنی اسرائیل چلی اور پیچہی اونکی آن کر فرعون کہڑا ہوا یہ حالت
دیکہی سمجہا کہ اسمین جانا خوب نہین تردد کیا کہ کشتیان منگا یئن اتنی مین
حضرت جبرئیل ایک لنگڑی والی گہوڑی پر سوار ہوکر آگی فرعون کی کہڑی ہوئی
اور کہا کیا دیکہتی ہو چلا کر فرعون کا گہوڑا اوس گہوڑی کی بو سونگہہ کر بے
اختیار پیچہی لگ لیا جب دریا مین گیا ساری فوج یورش کر کر دریا مین پہنچی

اور پیچہی حضرت میکائیل نی لشکر کو ہانکا کہ جلد چلو جب سارا لشکر کوس بہر کناری سی پری
پوہنچا اور فرعون دوسری کناری کی نزدیک پہونچا اور بنی اسرائیل کہ اوتر چکی
تہی کہڑی دیکہتی تہی ناگہان دریا کو حکم ہوا ایک موج ماری پانی سی پانی ملگیا
اور لشکر فرعون کا ڈوب گیا حضرت موسی نی حق تعالی کا شکر اور تسبیح ادا کی قصہ اس
آیتہ کا یہی کہ یہ قصہ دسوین محرم کو واقع ہوا وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ
لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ٥
اور جب وعدہ کیا ہمنی موسی کو چالیس راتکا پہر پکڑا تمنی گائیکا بچہ یعنی معبود پیچہی
اوسکی اور تم ظالم تہی ف حضرت موسی نی پار اوتر کر لوگونکو بہیجا طرف
مصر کی کہ اوس مین بند و بست کرین کہ چور قصاق غنیم اوسکو خراب نکرین اور
آپنے آئی اون کو حکم ہوا کہ طور مین آن کر اعتکاف کرو ہم تمکو ایک کتاب دینگی
کہ قرنون تک اوسکی شریعت اور برکت رہیگی غرہ ذی قعدہ کو جاکر اعتکاف شروع
کیا عید الضحی کی دن بعد چالیس دنکی پانچہ تختون زمرد کی لکہی ہوئی دست قدرت
سی بخط نور توریت ملی حضرت موسی کی پیچہی سامری زرگرنی بنی اسرائیل سی جو زیور
فرعون کی لوگون کی عاریت لی آئی تہی منگوا کر اور گلا کر گائی کی بچی کی صورت
بنائی اور اوسکی بدن پر جواہر جڑی اور اوس کا پیٹ خالی رکہا اور اوسمین مٹی
حضرت جبرئیل کی کہوڑی کی نقش قدم کی ڈال دی وہ بیتلا آواز کرنی لگا اوسکو
اوسنی ٹہرایا کہ اسمین حق تعالی نی ظہور کیا ہی ہزارون کو بت پرست کر ڈالا
اور یہ سامری پیچہی رہ گیا تہا دریا کی اوترنی مین اس نی دیکہا کہ حضرت جبرئیل کی
کہوڑی کی پانون تلی کی مٹی ایکدم مین سبز ہو جاتی ہی جانا کہ آدمی نہاوین بس

منی کو اوٹھالیا اور یہہ بھی معلوم کیا حضرت موسی نی کہ وہ حضرت جبرئیل تہی اسواسطی کہ
اس کام مین لایا ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
پہر معاف کیا ہمنی تمسی پیچہی اسکی تو کہ تم شکر کرو **ف** اس کا بیان ایک آیۃ پہلی ہی
وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
اور جب دی ہمنی موسی کو کتاب اور معجزی تو کہ تم راہ پاؤ **ف** جب توریت
مل چکی حضرت موسی کو اور لاکر اپنی قوم مین بہجا پائی اوسوقت وہ غصی مین آئی تختی
ڈال دئی تین ٹوٹ گئی دو ثابت رہی پہر متوجہ ہوئی طرف سامری کی وَاِذْ
قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ
الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اور
جب کہا موسی نی واسطی قوم اپنی کی ای قوم میری تمنی ظلم کیا جانون اپنی کو ساتہہ پکڑنی تمہاری
گائیکی بچہ کو معبود پس توبہ کرو طرف پیدا کرنی والی اپنی کی پس مارو جانون اپنی کو یہ بہتر ہی
واسطی تمہاری نزدیک پیدا کرنی والی تمہاری کی پس پہر آیا اوپر تمہاری تحقیق وہ ہی
ہی پہر آنی والا مہربان **ف** جب حضرت موسی نی آن کر بت پرستوں کو
زجر اور توبیخ کیا اور کہا کہ تم ایمان سی نکل کر کفر مین گئی وہ پشیمان ہوئی اور کہا کہ یا
موسی اب ہم اس گناہ سی کس طرح خلاص ہوین حضرت موسی نی حق تعالی کی جناب
مین عرض کیا حکم ہوا کہ توبہ انکی یہ ہی کہ ہر ایک آدمی نہا کر اور کفن پہن اور سر نیچا کر
بیٹہہ رہی اور پاک لوگ جنہون نی پرستش نہ کی تہی اور منکر رہی تہی شمشیر لیکر
اونکی گردن مین مارین اونہون نی قبول کیا اور اسی طرح بیٹہی لیکن پاک لوگون نی عرض کیا

عرض کیا کہ ہمارا ہاتھ اپنی عزیزون پر اور دوستون پر اوٹھہ نسکی گا حکم ہوا کہ ایک بیلی
گہر کی آدمی اور اون پر خوب اندہیرا ہو جاوی کسیکو نظر نہ آوی کہ کسکو مارتا
ہون اونہون نی عرض کیا کہ اس اندہیری مین باپ کے ہاتہہ سی باپ مارا جاویگا
حکم ہوا کہ باپ کو تلوار نہ کاٹی گی لکہتی ہین کہ اسی طرح ستر ہزار آدمی گوسالہ پرست
توبہ مین مارے گئی اور اونکی خون کی نالی بہی حضرت موسی نی کہا کہ الہی اب معاف
کر دیا فی بخشی گئی وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ
جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور جب کہا تمنی
اے موسی ہرگز نہ ایمان لاوینگی ہم واسطی تیری یہانتک کہ دیکہین اللہ کو ظاہر
پہر پکڑا تمکو بجلی نے اور تم دیکہتی تہی ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پہر جلایا ہمنی تمکو پیچہی موت تمہاری کی تو کہ تم
شکر کرو ف حضرت موسے نی بعد ہی بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا کہ حق تعالی نی
یہ کتاب دی ہی اسکو قبول کرو اور اس پر عمل کرو اونہون نی کہا کہ ہمکو سناؤ جو اسمین
کیا احکام ہین حضرت موسے نی حکم سنائی اونہون نی کہا کہ ہم کیا جانین یہ خدا نی ہی
دی ہین یا اور کہین سی لی آئی ہو فرمایا کہ میری ساتہہ چلو حق تعالی سی سنوا دونگا کہ
سینی دی ہین اور حکم ہوا کہ جن لوگون نی اس گوسالہ کی عبادت مین شک اور سستی
کے تہی وہ سب چلکر عذر اور توبہ کرین حق تعالی کی روبرو اور ستر آدمی
لیکر آو وہ تہی بارہ قبیلے ہر ایک قبیلے مین سی چہہ چہہ آدمی لی
بہتر آدمی ہوی حکم ہوا دو رہ جاوین کہ نے رہنا قبول نہ کیا
مگر یوشع اور کالب نے کہا کہ ہمکو تمہارے فرمانے کا یقین ہے

ہی ہم گواہی دین گی بن اپنی تہنی کہ مقرر خدا تعالی نی دی ہی وہ بردگی اور صدیق اکبر ہوئی
اور بعد حضرت موسی کی خلافت اونکو ہوئی وہ جب ستر حضور مین گئی طور پر بدلی آئی
اور اوسمین آگ چمکنی لگی اور کلام ہونی لگا مین ہون وہ خدا کہ مینی نقوق تمکو مصر سی
نکالا اور فرعون کو ڈبایا اور مینی یہ کتاب موسی کو دی ہی اس پر عمل کرو حضرت موسی
نی کہا تمنی سُنا اونہون نی کہا کہ بات تو سنی ہمنی یہ کیا جانی کون بولتا ہی ہم
جب جانین گی کہ خدا ہمکو بی پردہ کہدی حق تعالی نی کہا کہ ای بی ادبو میری کلام
بی واسطہ مین شک لاتی ہو اوس آگ مین سی بجلی نکلی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا حضرت
موسی نی عرض کیا کہ الہی آپنی ان کو مار ڈالا شہادت کون دیوی جا کر ملکہ مجہ پر
تہمت لگی گی کہ شہادت تو نہ ملی کہین موسی نی اونکو غفلت مین مار ڈالا حق تعالی نی
فرمایا کہ یا موسی ہین اونکو جلا دونگا دماغ کی طرف سی نکا بدن زندہ ہونی لگا اور
روح آنی لگی ہر ایک دیکہتا تہا کہ مین آ کہا اور کونکا ہوا پڑا ہون اور آہستہ آہستہ
زندہ ہوتا جاتا تہا جب زندہ ہوئی کہا کہ اب ہمکو یقین ہوا کہ کلام خدا تعالی کا تہا
کہ اس طرح سی زندہ کرنا کسیکو سوا خدا کی قدرت نہین وہا لسی آئی اور گواہی دی

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ط
كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ط وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوا
أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ اور سایہ کیا ہمنی اوپر تمہاری بادلون کو اور اتارا

ہمنی اوپر تمہاری من اور سلوی کہاؤ پاکیزہ اوس چیزسی جو دیا ہمنی تمکو اور نہ ظلم کیا
انہون نی ہمکو اور لیکن تہی جانون اپنی کو ظلم کرتی **ف** بعد اسکی قصہ اور
سورہ بقرہ کو ہی مجمل ہو کہ جب شہادت صدق تورات کی گذری حکم ہوا کہ اسکو قبول کرو اور

اور عمل کرو کہا کہ ہمین سناؤ کہ کیا کیا اسمین احکام ہین جب سنا کہا یا موسی جب ہم فرعون
کی حکم مین تہی ہمسی بیگار لیتا تہا با قی ہم مختار تہی اور تم ہر بات مین پکڑتی ہو
ہمسی یہ نہین ہوسکتا حق تعالی نی اونکی اوپر پہاڑ بہیجا کہ یا قبول کرو یا تم پر پہاڑ
ڈال دین گی لاچاری سی قبول کیا یہہ آگی آوی گا بعد اسکی یہ حکم ہوا کہ تم جاؤ شام مین
اور اوسکو آباد کرو اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کا مکان
ہی اور ہمنی اونسی وعدہ کیا تہا کہ ہم یہ زمین تمہاری اولاد کو دین گی اونہون نی کہا اوس مین
عمالقہ زبردست لوگ رہتی ہین ہم اونسی نہین لڑ سکتی کہا تم ابہی میری قوۃ دیکہہ چکی
کہ فرعون کو کیونکر ہلاک کیا ای بی یقینون تم مقابلہ کرو مین فتح دونگا حضرت موسی
نی بہی بہت سمجہایا نامردیسی ہرگز نہ مانا حق تعالی نی کہا اب مینی تمکو چالیس برس تیہ
کی جنگل مین قید کیا جب تم سب مر جاؤ گی جنہون نی نمک فرعون کا کہایا ہی اور تمہاری
اولاد پیدا ہوگی اونکو یہانسی نکال کر اوس ملک مین لی جاؤنگا وہان محتاج ہوکر
کہانی اور پینی کی اور کپڑی کی اور روشنی کی رات کو اور سایی کی دن کو حق تعالی نی سبکا
اپنی قدرت سے سرانجام کیا اس آیۃ مین بہی بیان ہی کہ دن کو گہرا بادل رہتا
کہ دہوپ نہ معلوم ہوتی اور رات کو بادل کہل جاتا اور ایک ستون آگ کا سر پر کہڑا رہتا
اوسکی روشنی کفایت کرتی اور ہر آدمی کی واسطی قبل طلوع کی اوسکی دسترخوان پر سیر بہر
خشت لو تر اکر با اوسکو پیٹ بہر کر کہاتی اور جمعہ کی دن دو سیر آتی کہ ہفتی کی دن
کی بہی اوسی دن آتی اور آٹہوین دن دریائی شور کی طرف سی لوی بیشمار نزدیک
زمین کی آتی کہ اونکو ہاتہہ سی اور چادر وغیرہ سی پکڑ لیتی اور بہون کر کر سلونا کہاتی اور جو بچہ
پیدا ہوتا ساتہہ ایک کرتا ہی نکلتا جون جون لڑکا بڑہتا وہ کرتا بہی بڑہتا اور کپڑی دہ

تھے مین جو تھی اونکو حکم ہوا کہ کلین اور رہین نہین ایماہی ایک شہر مین سی نکلا کرنا چنانچہ
وو آیت بیچ آتا ہی وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ
نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ٥ اور جب کہا ہم نی
داخل ہو اس گانون مین پس کہا ؤ اوسی جہان چاہو با فراغت اور داخل ہو دروازہ مین
سجدہ کرتی ہوئی اور کہو بخشش مانگتی ہین ہم بخشش کر دینگی ہم تمکو خطائین تمہاری
اور البتہ زیادہ دینگی ہم نیکی کرنیوالون کو **ف** اٹھارہ برس تک من اور سلوی
کہاتی ہوئی اور جنگلون مین پہرتی ہوئی اوکتا گئی کہا کہ ہمارا جی اناج کو اور ترکاری
کو چاہتا ہی کہا کہ تمکو قید کیا تہا جنگ کے نامردیسی اور اب تمکو اسی جنگل مین ایک
شہر ہی وہان تک پہنچا دینگی اگر تم اوس شہر سی لڑو گی تمین وہ شہر دینگی وہان جا پہونچی
کہا ہوا اوس پر گئی وہان کا سردار لڑا اوسی مارا اور شہر مین داخل ہونی لگی وقت
فرمایا کہ اس شہر مین داخل ہونی کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ داخل ہوتی ہوئی لگو سر لگی
سجدہ کا ادا کرو دوسری یہ کہ کہو بخشش مانگتی ہین ہم جب جانی لگی بعض سرکشون
نی سجدہ کی بدلی چوتڑ بیٹھ کر چلنی لگی کہ ہم اوس دروازہ عالیشان نقش و نگار والی
کی سیر کر لین اور خدا کو ہمیشہ سجدہ کیا کرتی ہین اور حطۃ کی جا گہہ حنطۃ فی شعیرۃ کہنی
لگی یعنی گیہون ساتہہ جو کی اندر جا کر جب نعمتین کہانی لگی بدن مین زہر پیدا ہوا تعالی نی
آسمان سی وبا نازل کی کہ طاعون نکلی اور مرجانی لگی اور سڑ جانی لگی جو بیس ہزار
آدمی کہ جنہون نی نافرمانی کی تہی مر گئی سو اس قصی کا اگلی رکوع مین ہی فَبَدَّلَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى

ع ١٣

عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ پس ڈال دیا اوپر

جنہوں نے ظلم کیا تہا بات کو سوا اسکے جو کہا گیا تہا واسطے اونکے پس اوتارا ہمنے اوپر

اونکے جو ظلم کرتے تہے عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ تہے فسق کرتے وَاِذِ

اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط فَانْفَجَرَتْ

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ط قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ط كُلُوْا

وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

اور جب پانی مانگا موسی نے واسطے قوم اپنی کے پس کہا ہمنے مار ساتہہ عصا کے پتہر کو

پس پہٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے تحقیق جانا ہر آدمی نے گہاٹ اپنا کہاؤ اور پیو

رزق اللہ کے سے اور نہ پہرو بیچ زمین کے فساد کرتے وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى

لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ

الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ط قَالَ

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ط اِهْبِطُوْا مِصْرًا

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ط اور جب کہا تمنے ای موسی ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر کہانے ایک

کے پس مانگ واسطے ہمارے رب اپنے سے نکالے واسطے ہمارے اوس چیز سے کہ اگاتی ہے

زمین ساگ اوسکے سے اور ککڑی اوسکی سے اور گیہوں اوسکے سے اور مسور اوسکی سے اور

پیاز اوسکی سے کہا کیا بدلتے ہو تم اوس چیز کو جو وہ ناقص ہے بدلے اوس چیز کے کہ وہ بہتر ہے

اترو کسی شہر میں پس تحقیق واسطے تمہارے ہے جو مانگا تمنے **ف** اذ قلتم یاموسی لن

نصبر الخ قوله تعالی واذ استسقی موسی لقومه فقلنا اضرب

بعصاك الحجر ط روایت ہیں کہ حضرت موسی شر سے بیر دے میں نہاتے تہے

اور بنی اسرائیل لوگوں مین ننگی نہاتی تھی پر اونکی کہا حضرت موسی کی بدن مین کچھ
عیب ہے جو اپنی تئین چھپاتی ہین حق تعالی نی اونکی پاکی چاہی ایکدن پردی مین کپڑی
اوتار کر ایک پتھر پر رکھہ کر نہانی لگی جب نہا کر کپڑی لینی لگی وہ پتھر کپڑی لیکر بحکم الہی
بہاگا اور پیچھی حضرت موسی ہوئی پتھر اوسجا گیا کہ جہان اور لوگ بیٹھی تھی اونہون
نی حضرت موسی کو ننگا اور بی عیب دیکھ لیا حضرت موسی نی کپڑی لیکر پہن لئی اور ماری
غصی کے اوس پتھر کو کئی عصا ماری پتھر نرم ہو گیا اور نقش عصا کی پڑ گئے
حق تعالی نی فرمایا کہ یہ پتھر مبارک ہے میرا بہی اسنی حکم مانا اور تمہارا بہی ادب
کیا اور تمہاری بدنامی کہولی اسکو رکھہ چھوڑو کام آوی گا ایک دن منزل مین سارے
لشکر کو پانی نہ ملا بنی اسرائیل اضطراب کر کر حضرت موسی کی پاس آئی کہ ہم پانی
مرجاوینگے حکم ہوا کہ اسی پتھر پر ایک عصا مارو وہ پتھر جو کہونٹا تہا اور
اوسکی چار پہلو تہی ہر پہلو مین سی تین تین دہارین پانی کی تیز نکلنی لگین بارہ چشمی ہو گئے
ہر قبیلی کو ایک ایک چشمہ مقرر کر دیا جب وہ پانی لینے کو نہ ہوتا پتھر اوٹھا لیتے
پانی بند ہو جاتا یہی کارخانہ رہا کیا جب تک تیہ مین رہے ف قوله تعالی
واذ قلتم یا موسی لن نصبر علی طعام واحد اونکا مدعا تہا جیسی مجہری
سی اوپر سے رزق آتا ہے اسیطرح مجہری سی اناج اور دالین اور ترکاریان اور مصالح نکال دو
حکم ہوا کہ کسی شہر مین جاؤ وہین سی کہاؤ کہتی ہین کہ اوس شہر کا نام ریحا تہا
جسکا قصہ اوپر گذرا اور حکمت اول قصی کو پیچھی کرنی مین اور آخر قصہ کو پہلی کرنی مین یہ ہی کہ کوئی
ساری قصی مین ایک مطلب سمجھی بلکہ پہلی قصہ مین بیان سرکشی کا ہی اور دوسرے قصہ مین
بیان کم ہمتی کا ہی واللہ اعلم وضربت علیهم الذلة والمسكنة

وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

اور ماری گئی اوپر اونکی ذلت اور فقیر اور پہر آئے ساتھ غصی کی خدا سے یہ واسطے کہ وہ تھی کفر کرتے ساتھ نشانیوں الله کی اور مار ڈالتے تھی پیغمبروں کو ناحق یہ سو واسطے کہ نافرمانی کی اور تھی حد سے نکل جاتی ف کہتے ہین کہ ایک حال بیان کرتا ہی کہ اوس وقت قتل انبیاء کا واقع ہوا تھا اور کفر سے توبہ کرلے تھی پھر عزت اور قدرت اونپر آئی یہاں تلک کہ بخت نصر نے مارا تب سے سلطنت جاتی رہی امارت اور زمینداری رہی حضرت زکریا اور حضرت یحیی اور عیسی علیہ السلام نے سے اوبی کی امارت چھن گئی زمینداری رہی جب جناب حضرت محمد الرسول الله صلی الله علیہ وسلم آئے اونکی زمینداری بھی چھن گئی حرفت اور سود اور رہی

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـــِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًــا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور جو لوگ کہ موسائی ہوئی یا عیسائی ہوئی اور بے دین جو کوئی ایمان لائی ساتھ الله کی اور دن پچھلے کی اور کام کیے نیک پس واسطے اونکی ہی ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکی کی اور نہین ڈر اوپر اونکی اور نہ وہ غم کھاوینگے ف اسکی بھی حق تعالی نے فرمایا کہ راہ نجات مین پچھلی دین کو دخل ہی نہ کسی قوم کو دخل ہی جو پہلی کلمہ پڑھ کر دین محمدی قبول کرچکے ہین اور یہودی ہو چکے ہین دین موسی پر اور جو نصارا ہو چکے ہین دین عیسوی پر اور جو بے دین ہین کہ کتاب الہی اور پیغمبر خدا پر نہین رہتی اور اپنے عقل سے دین نکالتی ہین

اب جو کوئی ایمان پر قائم رہی خدا کو اور قیامت کو موافق خبر دینی پیغمبر وقت کی نجات

قیامت کے دن پورا ثواب پاوے گا اور آگی کو ڈر نہو ویگا اور پچھلی پر غم نہو ویگا

صابئین کی معنی بیان ہو گئی اسیواسطی بعضون نی کہا ہی کہ صابئین ستارہ پرست تھے

لیکن بعضی صابئین ایک فرقی اہل کتاب کو سمجھتی ہین وہ جو اعتقاد اور ایمان حضرت

عیسی پر رکھتی ہین اور عمل موافق توریت کے کرتی ہین واللہ اعلم وَإِذْ أَخَذْنَا

مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ

بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ اور جب لیا ہمنی

عہد تمہارا اور اوٹھایا ہمنی اوپر تمہاری پہار پکڑو جو کچھ دیا ہمنی تمکو زور سی

اور یاد رکھو جو کچھ اوسمین ہے تو کہ تم بچو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ

فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

پھر پھر گئی تم پیچھی اوسکی اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہاری اور رحمت اوسکی

البتہ ہو جاتی تم ٹوٹا پانیوالی ف روایت مین ہی چنانچہ گذرا کہ یہودیون نی

بعد یقین کرنی اس بات کے کہ توریت کلام اللہ ہی لیکن بسبب احکام شاق کی

قبول نکیا حکم ہوا کہ حضرت جبرئیل ع پہار طور اوٹھا کر اونکی لشکر پر لائی او

کہا جو تم نہین مانتی پہار تم پر ڈال دیگی اوہنون نی کن پٹیون پر سجدہ کیا او

آنکہون سی پہار کو دیکھتی تہی کہ کیا ہوتا ہی نیچی آتا ہی یا نہین تب فرمایا تمہارا سجدہ

یہی مقرر ہوا اور کہدیا کہ دل کی قوت سی اور ہمت سے قبول کرو ہرگز اس

احکام مین سستی نکیجو پھر پیچھی ان سب احکام کی پھر جانی لگی اسیواسطی

اونکا نقض عہد بیان کرنا تہا اس قصی کو علماء نی جدا کر لیا اور نعمت اپنی انکی

کہ باوجود اسن بے ادبی کی اور نافرمانی کی نعمتین دنیا کی نہ بند کین رزق اور اولاد اور عمر اور صحت بخشی اور ایک پیغمبر رحمت والا بہیجا کہ جو چاہو اسکی متابعت سی ساری گناہ اور کفر مٹا دو اور جو اتنا فضل ہوتا تو دنیا بہی مانند آخرت کے برباد ہوتی وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق جانا تمنی اونکو جو حد سی نکل گئی تم مین سی بیچ ہفتی کی پس کہا ہمنی واسطی اونکی ہو جاؤ بندر ذلیل پس کیا ہمنی اس قصی کو نمونہ واسطی انکی جو آگی اوسکی تہی اور جو پیچہی اوسکی اور نصیحت واسطی پرہیزکارون کی **ف** روایت ہی کہ دریائی قلزم پر ایک شہر ہی ایلہ وہان یہودی رہتی تہی اونہون نی زنا اور بہت بدکاریان شروع کین اوسی شہر کی نیک بختون نی منع کرنا اور جہگڑنا شروع کیا یہان تلک کہ حق تعالی نی واسطی آزمایش کی مقرر کیا کہ ہفتی کی دن مچہلیان بکثرت آوین دریا مین سی اور مچہلیان اوسدن دکہلائی دین اور شام کو غائب ہو جاوین اور دریا کی پہیل نی کی سماتہہ گہرون کی پاس آجاوین اونکو اشتیاق ہوا شکار کا پکڑ کیا کہ جمعہ کی دن پانی کی پہیلاو کی جاگہہ گہڑی کہود رکہتی جب ہفتی کو مچہلیان اونمین آتین رستی اونکی بند کر دیتی پہر جا سکتین اتوار کی دن پکڑ لاتی اور کہاتی وقت حضرت داؤد کا تہا اونہون نی منع لکہہ بہیجا اونہون نی حجت کی کہ ہم ہفتی کو شکار نہین کرتی حضرت داؤد نی اون پر لعنت کی ایک دن سب سے زیادہ مچہلیان آئین اور اونہون نی بہت کہائین رات کو بندر ہو گئی مسخ ہو کر تین دن تک زندہ رہی چوتہی دن مر گئی اور جو منع کرتی تہی اور نہ کہاتی تہی وہ امن سی رہی یہ لوگون کو عبرت ہوئی کہ نافرمانی سی یہ بلا ہوتی ہی وَاِذْ قَالَ

موسی لقومه ان الله يأمركم ان تذبحوا بقرة قالوا اتتخذنا
هزوا قال اعوذ بالله ان اكون من الجاهلين ○ اور جب کہا
موسی نی واسطی قوم اپنی کی تحقیق الله حکم کرتا ہی تمکو یہ کہ ذبح کرو بیل کو انہون نی کہا کیا پکڑتا ہی تو
ہمکو مسخرہ کہا پناہ لیتا ہون ساتھ الله کی یہ کہ ہوون بیچ جاہلون سی قالوا
ادع لنا ربك يبين لنا ما هي قال انه يقول انها بقرة لا
فارض ولا بكر عوان بين ذلك فافعلوا ما تؤمرون ○
کہا انہون نی دعا کرو واسطی ہماری پروردگار اپنی سی بیان کری واسطی ہمارے
کیا ہی وہ کہا تحقیق وہ کہتا ہی یہ کہ وہ بیل ہی نہ بوڑہا اور نہ بچہ جوان ہی بیچ مین
اسکی بس کرو جو حکم کئی جاتی ہو قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما لونها
قال انه يقول انها بقرة صفراء فاقع لونها تسر الناظرين ○
کہا انہون نی دعا کرو واسطی ہماری رب اپنی سی بیان کری واسطی ہماری کیا ہی
رنگ اوسکا کہا تحقیق وہ کہتا ہی یہ کہ وہ بیل ہے زرد ڈہڈہا ہی رنگ اوسکا خوش
کرتا ہی دیکھنی والون کو قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما هي ان البقر
تشابه علينا وانا ان شاء الله لمهتدون ○ کہا دعا کرو واسطی
ہماری رب اپنے سی بیان کری واسطی ہماری کیا ہی وہ تحقیق بیل مل گئی ہین اوپر ہمارے اور
تحقیق ہم اگر چاہا خدا نی البتہ راہ پانیوالی ہین قال انه يقول انها
بقرة لا ذلول تثير الارض ولا تسقي الحرث مسلمة
لا شية فيها قالوا الآن جئت بالحق فذبحوها وما
كادوا يفعلون ○ کہا تحقیق وہ کہتا ہی تحقیق وہ بیل نہ جوتا

ہوا کہ پہاڑی زمین کو اور نہ پانی پلاتا کہیتی کو تندرست ہین نہین داغ بیچ اوسکی کہا اونہونے اب لایا تو ٹہیک پس ذبح کیا اوسکو اور نہ نزدیک تہی کہ کرین وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۚ

اور جب مار ڈالا تمنی ایک جان کو پس اختلاف کیا تمنی بیچ اوسکی اور اللہ نکالنی والا تہا اوسکو جو تہی تم چہپاتی فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ۭ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

پس کہا ہمنی مارو اوسکو ساتہہ ایک ٹکڑی اوسکی کی اسی طرح زندہ کرتا ہی اللہ مردونکو اور دیکہاتا ہی تمکو نشانیان اپنی تو کہ تم سمجہو ف روایت مین ہی کہ حضرت موسیٰ کی وقت مین بنی اسرائیل مین ایک شخص تہا دولتمند بوڑہا پرہیزگار اور اوسکی ایک بیٹی تہی اوسکی بہتیجی بہائی آوارہ اور بدوضع تہی اوسی سی نسبت بیٹی کی کی اور کچہہ دولت مانگتی تہی وہ نالایق چانکہ نہ دیتا تہا ایکدن اوسنی آنکر کہا کہ فلانی فلانی قبیلے مین فلانی شخص کے گہر کہ دور رہتی تہی شادی ہی مد آپکی دعوت ہی اور ہم بہی ساتہہ چلینگے آپ تیار ہو کر اونکو ساتہہ لیکر چلی جب بستی مین خالی میدان مین پہنچی مار کر ڈال دیا اور اپنی گہر ویسا ہی آن کر سو رہی فجر کو اوٹہہ کر ڈہونڈنی لگی کہین نہ پایا اور قبیلو نمین ڈہونڈنی گئی ایک جگہہ مرا پایا جو لوگ اوس مکان سی نزدیک رہتی تہی اونپر تہمت لگی کہ تمنی مار ڈالا اور اپنی دلمین مقرر کیا کہ ورثت سی مال لیجی اور لایت کہ بیٹی لیجی اور تہہ اسکی خونبہا لیجی اوسکی لاش اوٹہا کر روتی ہوئی حضرت موسیٰ کے آگی لائی کہ حضرت فلانی قبیلے کی لوگون نی مار ڈالا ہی کہ اونکی گہر و نکی پاس پڑا ہوا تہا اسکی قاتل کو تحقیق کر یا قصاص کو پہچانی یا خون بہا دلوا ہی حضرت موسیٰ نی جناب الٰہی مین عرض کیا حکم ہوا کہ ایک بیل کو ذبح کرو اور اوسکی

زبان اور دل اوسکی سر اور پیٹ پر مارو یہ زندہ ہووی گا اور اپنی قاتل کو تبلا دیگا اوسکو سزا کو
پہنچاو یہ سنکی کہنی لگی آپ ٹھٹھا کرتی ہین کہین بیل کے گوشت کی ماری سی مردہ جیا ہی حضرت
موسی نی کہا کہ میرا یہ شیوہ نہین کہا کہ کونسا بیل ہو کہ جسکی یہ خاصیت ہوگی کہا کہ انہین
بیلو نمین ایک بیل ہی جوان بیچ کی عمر مین نہ بوڑہا نہ بچہ کہنی لگی کہ رنگ کیا ہی اوسکا کہا
خوب زرد کہا کہ کس کام مین رہتا ہی کہا چہوٹا پہرتا ہی نہ زمین جوتتا ہی نہ پانی کہینچتا ہی
نہ اوسکی بدن مین کچہہ نقصان ہی اور نہ اور رنگ کا داغ ہی کہا اب ہمنی پہچانا ایک اسطرح
کا بیل بہی تو ون جنگل مین چرتا ہی اور رات کو ایک شخص کی گہر آ رہتا ہی کہا کہ اوسکو مول لو
اور جو کچہہ کہا ہی وہ کرو جب کیا جی اوٹہا اور کہا کہ اونہون نی مجہکو مارا اونکو قصاص مین
مار ڈالا اور حکم ہوا کہ آج سی قاتل کو میراث نہین اور اخبار مین ہی کہ ایک زاہد تہا اوسکی
گہر گائی کا بچہ پیدا ہوا اوسنی مرتی وقت حق تعالی کی جناب مین عرض کیا میری پاس
کچہہ مال نہین سوا اسکی اس سی میری بی بی اور بیٹی کو بہت فائدہ دیجیو جب وہ بچہ بڑا ہوا
حضرت جبرئیل آئی آدمی کی صورت اور اوسکی بیٹی سی کہا کہ اس گائی کو بیچتا ہی اوسنی کہا
کہ بیچتا ہون کیا دوگی انہون نی کچہہ کہا اوسنی کہا کہ اپنی ماں سی پوچہہ آؤن اونہون نی
کہ جا اوسکی ماں نی کہا اتنی کو نہین بیچتی اور جو کچہہ زیادہ دیوینگا مین میری پوچہی بیچو اوسنی
آنکر کہا کہ اتنی کو نہین دیتی حضرت جبرئیل نی زیادہ کہا پہر اوسنی کہا کہ پوچہہ آؤن کہا کہ
ماں سی پوچہہ ہم اور زیادہ دینگے اسطرح حضرت جبرئیل بڑہتی گئی اور اوسنی یہی کہا
کہ بغیر پوچہی ماں کی نہین دینی کا حضرت جبرئیل نے کہا آفرین ہی تجکو تو سعادتمند ہی
ایک وقت آویگا کہ اس گائی کی تجہسی مول لینی آوینگی اوسکی برابر ورن سونی کو دیجیو کم
کو نہ بیچیو جب یہ خبر اسکی تیاری ہوئی ساری بنی اسرائیل نی یہ تعجب دیکہی کو آپس مین کچہہ

کر کی اوس کا مول پورا کر دیا یہ خدا تعالی کی قدرت دیکہی حضرت پیغمبر صاحب
فرماتی تہی کہ اونہون نی اپنی اوپر شدت کی حق تعالی نی بہی شدت کی اور
نہین تو جون سی بیل کو مارتی اوسی سی زندہ ہو جاتا لیکن ان قیدون سی یہ معلوم ہوا کہ
اونہون نی جو زردگای ہونی کی بنائی تہی اوسی کیا خرابی ہوئی تہی اور حق تعالی
نی زردگائی ہونے کی برابر بتلائی اوس سی مردہ زندہ ہوا اس قصے مین بہی آخر کا قصہ
پہلے کہا اور اول کا قصہ **واذ قتلتم** پیچہی کہا اسواسطی کہ اسمین دو
حکمتین ہین پہلی بنت حکم الہی مین کد کرنی کا اور دوسری مکر اور فریب سی قوم
کا واللہ اعلم **ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ
مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ
مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝**
پہر سخت ہو گئی دل تمہاری پیچہی اسکی ایس وہ مانند پتہرون کی ہین یا زیادہ سخت
ہین اور تحقیق بعضی پتہرون مین سی وہ ہی کہ پہٹ نکلتی ہین اونسی نہرین اور تحقیق
اونمین سی البتہ وہ ہی کہ پہٹ جاتا ہی پس نکلتا ہی اوسی پانی اور تحقیق اونمین سی البتہ
وہ ہی کہ گر پڑتا ہی ڈر خدا کی سی اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سی جو کرتی ہو تم
ف یہ بیان کر کر حق تعالی نی اونکی بیہودہ باتین بیان کین تو معلوم ہوا کہ
یہ لائق عنایات الہی کی نہین ہی اور مسلمانونکو عبرت ہو کہ ایسے باتین نکرین اور
پتہرون مین سی بعضی وقت پانی اوبل کر نکلتا ہی جیسی ہو تین جمنا کی اور بعضی
وقت اوسکا پانی پتہر توڑ کر نکل جاتا ہی جیسی گئومکہ مین سی گنگا یہ دونون جاری ہین

مثال طریق کی تمہاری دل مین نہ علم الٰہی پیدا کرتا ہی اور نہ علم اشیا کو صحیح سمجھاتی ہی اور جو کوئی تمکو بتلاوی اوسکی آگی سرنگون ہوتی ہو اور بلکہ تو نیچی کو گرتی چلی آتی ہین لیکن یہ سمجھا چاہئی کہ حق تعالی نے اونکو بھی ارواح دی ہین جب اون مین خدا کا ڈر آتا ہی جب نیچی چلی آتی ہین

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝

کیا پس طمع رکہتے ہو تم یہ کہ ایمان لاوین واسطی تمہاری اور تحقیق تہا ایک فرقہ اونمین سی سنتا کلام بعد کا بدل ڈالتی تہی اوسکو پیچہی اس کہ سمجھہ لیتی تہی اوسکو اور وہ جانتی تہی ف مسلمانون کو تسلی دی کہ جو تمہاری کہی سی نمانین تعجب نکرو کہ بعضی اونکی کلام خدا بی واسطہ سنکر بھی نمانتی تہی اور اب تلک بہی معنی اپنی کتاب کے سمجھہ کر بہر غرض نفسانی سی بدل ڈالتی ہین

وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝

اور جب ملتی ہین اون لوگونسی جو ایمان لائی ہین کہتی ہین کہ ایمان لائی ہم اور جب اکیلی ہوتی ہین بعضی اونکی طرف بعضونکی کہتی ہین کیا کہدیتی ہو تم جو کہولا اللہ نی اوپر تمہاری تو کہ جہگڑین تمسی ساتہ اوسکی نزدیک پروردگار تمہاری کی کیا پس نہین سمجہتی کیا نہین جانتی کہ تحقیق خدا جانتا ہی جو چہپاتی ہین اور جو ظاہر کرتی ہین ف بعضی مفسرین کہتی ہین یہ منافق تہی یہود مین کی نفاق یہودیون مین ثابت نہین ہوا وہ صرف کلام فرقی

بلکه وه راضی ہین کہ بعضی یہودی کہدیتی تہی کہ تمہاری پیغمبر بہی سچ پیغمبر ہین لیکن ہمارے
واسطی کہ جاہل لوگ ہون ہماری واسطی کہ کتاب الہی سے اور احوال پیغمبرونکی سے
واقف ہین اونکو اور بڑی کہدیتی ہین کہ یہ بات نکہو کہ اس ہین انکی بہی آگی
اور خداکی بہی الزام کہاؤ گی کہ جب پیغمبر ہوا تو اوسکی بات جہوٹ نہین جو کچہ کہ
سچ کہیگا جب کہے گا کہ خدا تعالی نی مجکو تمہاری طرف بہیجا ہی پہر کیونکر جہٹلاؤ گی
حق تعالی نے فرمایا جو نکہو گی تو الزام پاؤ گی خدا کی آگی کہ اوسکو تو معلوم ہی کہ تم
جانتی ہو اور تمسی ہین پیغمبرون کی زبانی کہہ چکا ہون وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝
اور بعضی اونمین سی ان پڑہی ہین کہ نہین جانتی کتاب کو مگر آرزوئین اور نہین وه مگر گمان
کرتی **ف** یہ بیان جاہلون کا کہ سوائی غلط اعتقادات کی کچہ بوجہ نہین رکہتی تہی ان
باتون سی کہ خدا کا ڈر دل سی نکل جاوی اور گناہون پر جرأت آجاوی فَوَيْلٌ
لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ سو خرابی ہی واسطی ان لوگونکی جو لکہتی ہین کتاب
ساتہہ ہاتہون اپنی کی پہر کہتی ہین یہ نزدیک خدا کی سی ہی تو کہ مول لیوین بدلی اوسکی مول
تہوڑا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ۝
پس خرابی ہی اونکو اوس سی کہ لکہتی ہین ہاتہہ اونکی اور خرابی ہی اونکو اوس چیز سی کہ کماتی ہین **ف**
مراد یہ ہے کہ اپنی جیسی بنده کر لکہدیتی تہی اور کہتی کہ یہ حکم خدا کا ہی کہ رشوتین اور نذرانی لوگونکی
لیوین الا جو کوئی اصل کلام نسخ کر لیگا اپنی ہاتہون سی لکہی گا اوس ہین کچہ عیب نہین وَقَالُوا
لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ۚ

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ
اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
کہہ کیا لیا ہے تمنے نزدیک خدا کی قول پس ہرگز نہ خلاف کریگا
اللہ عہد اپنا کیا کہتی ہو اوپر اللہ کی جو نہین جانتی ہو تم ف یہ ایک مثال ہی ارزو
باطل کی ایک گمراہی یہ تہی کہتی تہی کہ ہم خدا کی بیٹے ہین ہمپر بہت
عذاب نہین اول تو عمر دنیا کی سات ہزار برس ہے ہمکو ہر ہزار برس کے
بدلی ایک دن عذاب ہوگا اور جو بشدت کفر کرین جیسی بیرون نبی گوسالہ
پرستی کی تہی وہ چالیس دن تہی کی تہی نہایت ہمکو چالیس دن ہی حق تعالی
فرمایا کہ تمہاری کتاب مین بہی یہ وعدہ نہین ہی یہ کیون خدا پر افترا کرتی ہو خدا کی
یہان جزا ایمان اور عمل پر ہی کسی قوم کو دخل نہین بَلٰى مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ بلکہ جو کوئی کماوی برائی اور گہیرا اوسکو
خطا اوسکی نی پس یہ لوگ رہنی والی آگ کے ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین
ف گناہون کی گہیر لینی کی معنی یہ نہین کہ ساری گناہ کرڈالی بلکہ مثال
اوسکی یہ ہی کہ جو درخت کی اوپر کتنی مشکین پانی کی ڈالو تازہ نہوگا اور پانی
جڑہ مین دوگی ہری ہونی اور پتا تازہ ہوجاویگا بجائی جڑہ درخت کے آدمی مین
دل ہی جس چیز کی لذت دل مین بیٹھ گئی اور اعتقاد برائی اوسکی کا جاتا رہا
تو زبان اور ہاتہہ اور پانون اور آنکہہ اور کان سب اوسی طرف مین آجاتی ہین یہی
ہی گہیر نا گناہ کا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیک
یہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہیں وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں وَإِذْ أَخَذْنَا
مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ اور جب لیا ہمنے قول بیٹوں یعقوب کا نہ عبادت
کرو تم مگر اللہ کو اور ساتھ ماں باپ کے احسان اور قرابت والوں کو اور یتیموں کو اور فقیروں کو
اور کہو واسطے لوگوں کے بھلائی اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا
قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ ۝ پھر پھر گئے تم مگر تھوڑے تمہیں سے
اور تم منہ پھیرنے والے ہو وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ
دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ
أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ اور جب لیا ہمنے عہد تمہارا نہ ڈالو گے
لہو اپنا اور نہ نکال دوگے آپس کے تئیں گھروں اپنے سے پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو
ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ
مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
پھر تم وہ لوگ ہو کہ مار ڈالتے آپس کے تئیں کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں
سے گھروں انکے سے مددگاری کرتے ہو اوپر انکے ساتھ گناہ کے اور تعدی کے
وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ
إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ
اور اگر آتے ہیں تمہارے پاس بندوان ہو کر بدلا دیکر چھڑاتے ہو انکو اور وہ حرام ہے

اور تمہارے نکال دینا اون کا کیا پس ایمان لاتی ہو ساتھہ بعض کتاب کے اور کفر کرتی ہو ساتھہ بعض کی فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پس کیا سزا ہی اوسکی جو کری یہہ کام تم مین مگر رسوائی بیچ زندگانی دنیا کی اور دن قیامت کی پہیری جاوینگی طرف عذاب سخت کی اور نہین الله اوس چیز سی بیخبر جو کرتی ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ یہہ لوگ ہین جنہون نی مول لیا ہی زندگانی دنیا کو ساتھہ آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاویگا اون سی عذاب اور نہ وہ مدد دیی جاوینگے ف وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کر اپنی عہد والا ہین آپ نے توحید کا اور حقوق اروں کا حق ادا کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور حق تعالی کی عبادتین جانسی اور مال سی ادا کرتی تم سمجھہ کر ادسمین کتنا قصور کرتی ہو چنانچہ ایک مثال اسکی بیان کی کہ حق تعالی نی حکم کیا تہا کہ تم ایک ہو والی آپس مین ایک دوسری کی نہ جان مارو اور نہ مال چہینو اور نہ جلا وطن کرو اور جو تمہارا دین والا اور کی ہاتہہ مین پکڑا جاوی اوسکو چہڑا لو گو کہ کچہہ دیکر چہوٹی پس مدینی کی گرد دو فرقہ یہود کی رہتی تہی اور مدینی کی شہر مین دو فرقی عرب کے رہتی تہی ایک تہا اوس دوسرا خزرج تہی اور یا ہر مدینی کی بنی قریظہ اور بنی نضیر تہی بنی قریظہ اوس سی ملی ہی تہی اور بنی نضیر خزرج سی ملی ہی تہی اور آپس مین لڑتی تہی اور ہر ایک کے مدد کو اوسکی عرب پہنچنے والے آتی تہی اور جو عرب آپس مین لڑتی تو یہہ اونکی مدد کو جاتی تہی اپنی آپس کے لڑای مین بہی بچا تا

قتل اور غارت کرتی اور دبا رہی کو ضعیف کو جلاوطن کردیتی اور جو دونون مین سی
کوئی عرب کے بندی مین آتا دونون مل کر پیسی دی کر چہڑا دیتی اور کہتی کہ
مارنا شجاعت اور ناموری ہی اور مال ور زمین لینی مین نفع ہی اور عرب کے
بندی مین رہنا ننگ اور عار ہی ہم ننگ نہین روا رکہتی اور نفع اور ناموری کا
کام کرتی ہین حق تعالی نی فرمایا کہ حکم خدا کی سب برابر تہی تمنی اپنی نفسانیت کے
جو موافق تہا وہ قبول کیا اور جو نہ تہا وہ نہ قبول کیا تم اپنی نفس کے بندی ہو نہ
خداتعالی کی پس تمہاری حکم ماننی کا ہی اعتبار نہین تم جو ایک حکم ایمان
لاؤ اور ایک پر نہ لاؤ اسکی سزا دوزخ ہی اور ذلت دنیا کی وَلَقَدْ آتَيْنَا
مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِن بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ
وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
اور تحقیق دی ہمنی موسی کو کتاب اور پچہاڑی لائی ہم بہیجی اوسکی پیغمبر اور دین
ہمنی عیسی بیٹی مریم کی کو دلیلین اور قوت دی ہمنی اوسکو ساتہہ جان پاک کے
أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنفُسُكُمُ
اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ
کیا پس جب کبہی آیا تمہاری پاس پیغمبر ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین چاہتی
جی تمہاری تکبر کیا تمنی پس ایک فرقہ کو جہٹلا دیا تمنی اور ایک فرقہ کو
مار ڈالتی ہو **ف** یہان سی حق تعالی گستاخیون یہود کے گنبان فرماتا ہی
حضرت موسی کی پیچہی بہت پیغمبر انہی کی شریعت پر آئی تا حضرت عیسی
حضرت عیسی اگرچہ نئی شریعت لائی لیکن تعظیم اور اعتقاد توریت کے بہت بیان کی

اگر یہودی اپنی دین پر قائم تھی او نکو کیون مارنی کا قصد کیا جیسی حضرت ارمیا اور
حضرت زکریا اور حضرت یحیی اور بگمان خود حضرت عیسی بلکہ تابع ہوائی نفس تھے جو
خلاف مرضی بات کہتا تہا اور برائیوسی منع کرتا تہا جو قابو مین آیا مار ڈالتی تہی
اور جھٹلایا کرتی تہی وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ
بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۝ اور کہا اونہون نے دل ہمارے
غلاف مین ہین بلکہ لعنت کیے اونکو اللہ نے بسبب کفر اونکی کی پس تہوڑا ایمان لاتے
ہین ف ایک بنی برائی ہین کہتی تہی کہ ہم ایسی دین پر اپنی قائم ہین کہ کسیکی بات
ہماری دل مین جاتی نہین حق تعالی نے فرمایا کہ اسکا موجب تو قوۃ ایمان نہین بلکہ بسبب
کفر کے حق تعالی نے اونپر لعنت کی ہی اور اونکی دل اپنی طرف سے بے سیرو ہی مین اگر
دین حق انکی دل مین جاکہہ نہین پکڑتا جو تہوڑی سی احکام توریت کے بطریق رسم
پکڑ رکہی ہین اور بعضی اعمال باسم نام یہودیت کے واسطی بجالاتی ہین وَلَمَّا
جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن
قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا
عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ اور جب آئی اونکی
پاس کتاب نزدیک اللہ سے سچا کرنی والی اوس چیز کو کہ ساتہہ اونکی ہی اور تہی پہلی
اوس سے فتح مانگتی اوپر اون لوگونکی جو کافر ہوئی پس جب آیا اونکی پاس جو پہچانا
تہا کافر ہوگئی تہا اوسکی پس لعنت اللہ کی ہی اوپر کافرون کی ۝ بِئْسَمَا
اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ
اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ

عَلٰی غَضَبٍ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ٥ بری جو مول لیا بدلی
اونکی جانون اپنی کو یہ کہ کفر کرین ساتھ اوس چیز کی کہ اوتاری اللہ نی سرکشی
سی یہ کہ اوتاری اللہ فضل اپنی سی اوپر جسکی چاہی بندون اپنون سین پہر آئی
ساتھ غصی کی اوپر غصی کی اور واسطی کافرون کی عذاب ذلیل کرنی والا ف
ایکبار یہودیون ملک عرب کے کو عربون سی لڑائی ہوئی ایک قبیلہ تہا بنو قارہ
اونہون نی یہودیونکو کئی بار مارا یہودی اپنی عالمون کی پاس گئی اور یہ کہا واسطے
کہ کافر ہمپر غالب آتے ہین کہا کہ انکی اقبال کے دن نزدیک ہین ایک پیغمبر
آخر الزمان انہین پیدا ہون گی یہ اون پر ایمان لاوینگے پہر جس طرف مونہہ کرینگے
کی اوسکو مارینگی کوئی انکا مقابلہ نکر سیگا یہودیون نی کہا کہ اگر ہم بہی
اونکی متابعت کرین ہمارا بہی اقبال ہوگا کہا کہ البتہ ہوگا یہودیون نی
حق تعالی کی جناب مین دعا کی اور عہد کیا کہ جب پیغمبر آخر الزمان آویگا
ہم اونکی مدد دیوین گی الہی طفیل اوس نبی کی ہمکو فتح دو پہر جو لڑی فتح پائی
حق تعالی نی وہ عہد اونکو یاد دلایا اور کہا کہ جب وہ پیغمبر آیا تو اوسکو پہچان اونسی
کفر کیا اسواسطی غضب پر غضب ہی اور لعنت پر لعنت ہی وَ اِذَا قِیْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا
وَ یَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ
فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِیَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ٥ اور جب کہا جاتا ہی واسطی اونکی ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کی
کہ اوتارا اللہ نی کہتے ہین کیا ایمان لاوین ہم ساتھ اوس چیز کی کہ اوتاری

گئی اوپر تمہارے اور کفر کرتے ہیں ساتھ اوسکے جو سوائے اوسکے ہے اور وہ سچ ہے سچا کرنے والا
اوس چیز کو جو ساتھ اونکے ہے کہہ پس کیوں مار ڈالتے تھے تم پیغمبروں اللہ کے کو پہلے
اسکے اگر ہو تم ایمان والے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ
الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس
موسی ساتھ دلیلوں کے پھر پکڑا تمنے گائیکا بچھا پیچھے اسکے اور تم ہو ظلم کرنے والے وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ
الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور جب لیا ہمنے عہد تمہارا اور اوٹھایا ہمنے اوپر تمہارے
پہاڑ پکڑو جو دیا ہمنے تمکو زور سے اور سنو کہا اونہوں نے سنا ہمنے اور مانا ہمنے
اور پلائی گئی بیچ دلوں اونکے کی محبت بچھڑے کی بسبب کفر اونکے کی کہہ برا ہے جو حکم
کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے ایمان تمہارا اگر ہو تم ایمان والے ف حق تعالے
نے اونکے دعوای ایمان کو ساتھ توریت کے اور حضرت موسی کی چار طرح سے باطل
کیا اول یہ کہ جو شخص توریت کو تعظیم کرے اور اقرار کرے جو تمکو ایمان ہے پھر اوسکے کیوں
عداوت کرتے ہو دوسرے یہ جو پیغمبر اوسی شریعت پر تھے اونہیں کیوں مار ڈالا تیسرے یہ
خود حضرت موسی کے روبرو کیوں گوسالہ پرستی کی تھی جو ایمان تھا تمکو چوتھے یہ کہ وہ
ایمان کہ جسکا دعوا کرتے ہو کس طرح سے قبول کیا تھا کہ پہاڑ سر پر آیا تھا جب قبول کیا تھا
پھر بھی دل صاف نہ تھے تمہارے اگر یہی ایمان ہے تمہارا تو بہت برا ہے قُلْ
اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

کہہ اگر ہی واسطی تمہاری گہر آخرت کا نزدیک اللہ کی خالص سوائی لوگون کی پس آرزو کرو تم موت کے اگر ہو تم سچی وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ہرگز نہ آرزو کرینگی اوسکی کبہی بسبب اوسکی جو آگی بہیجا ہاتون اونکی نی اور اللہ جاننی والا ہے ظالمون کو وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور البتہ پاویگا تو اونکو بہت حریص لوگون سی اوپر زندگی کی اور اون لوگونسی کہ شریک لاتی ہین آرزو کرتا ہی ایک اونمین کا کاشکی عمر دیا جاتا ہزار برس کے اور نہین وہ چہڑانی والا اوسکو عذاب سی کہ عمر دیا جاوی اور اللہ دیکہتا ہی جو کچہہ کرتی ہین ف ایک واہیات یہود سی یہ تہا کہ کہتی تہی بہشت ہماری واسطی ہی اور کوئی بہت عمل کری اچہی ہرگز نجاویگا بہشت مین اور ہم جو عمل کرینگی بہشت مین جاوینگے حق تعالی نی فرمایا جو تمہین یقین ہی بہشت کا ایسے آرام کا گہر چہوڑ کر کیون تکلیف دنیا مین رہتی ہو آرزو کرو موت کے اور یہ خبر دیا کہ ہرگز آرزو نکرینگی یہ معجزہ ہے کہ جس طرح فرمایا تہا وہی ہوا ہرگز آرزو نکی موت کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اس کہے پر جو آرزو موت کے کرتا اوسکا تہوک ہی حلق مین بند ہوجاتا اور وہ دم گہٹ کر مرجاتا ف قولہ تعالی ومن الذین اشرکوا بعضی مفسرین کہتی ہین کہ یہ اوپر سی لگتا ہی یعنی یہ یہود زیادہ حرص رکہتی ہین زندگی کے مشرکونسی بہی اسواسطی کہ مشرک بعث کا ایک غم رکہتی تہی کہ مزا دنیا کا چہوٹ جاویگا

اور عذاب کا انکار کرتی تھی ڈرتی نہ تھی اور اونکو دو غم ہین ایک لذات دنیا سی
چھٹنا اور دوسرے عذاب آخرت مین گرنا اور بعضی مفسر کہتی ہین کہ یہ عدلیہ
یعنی جیسی انکو حرص ہی مشرکون کو بھی حرص ہے دعا و تمنا کیا کرتی ہین ہزار برس جینا
حق تعالی نی فرمایا ہی کہ جب عذاب ہمیشہ کا ہوا تو عمر بڑی ہوئی سی وبال زیادہ
کماوین گی عذاب دفع نہین ہونی کا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ
نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى
وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ٥ کہہ جو کوئی ہی دشمن واسطی جبریل کی پس تحقیق اوسنی
اوتارا ہی اوسکو اوپر دل تیرے کی ساتھہ حکم اللہ کی سچا کرنی والا اوس چیز کو جو کہ
اوسکی ہی اور ہدایت اور خوشخبری واسطی ایمان والون کی مَن كَانَ
عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ
فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ٥ جو کوئی ہی دشمن واسطی اللہ کی اور فرشتون
اوسکی کی اور پیغمبرون اوسکی کی اور جبرئیل اور میکائیل کی پس تحقیق اللہ دشمن
ہی واسطی کافرون کی وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا
إِلَّا الْفَاسِقُونَ ٥ اور البتہ تحقیق اوتاری ہین ہم نی طرف تیری نشانیان ظاہر
اور نہین کفر کرتی ساتھہ اونکی مگر بدکار أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا
نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ٥ اور کیا جب
باندھتی ہین عہد پھینک دیتا ہی اوسکو ایک فرقہ اون مین سی بلکہ بہت اونکی نہین ایمان لاتی
وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ
نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ

ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب آیا ہے اونپاس پیغمبر نزدیک اللہ کی سچا
کرنی والا اوس چیز کو جو ساتہہ اونکی ہی پہینکدیتا ہی ایک فرقہ ان لوگونسی جو دی
گئی کتاب کتاب اللہ کی پیچہی پیٹہون اپنی کی گویا کہ وہ نہین جانتی **ف** ایکبار
حضرت عمر کسی کام کو چلی جاتی تہی راہ مین مدرسہ تہا یہودیونکا یہودیون نی انکو
بولالیا اور کہا کہ تمہاری پیغمبر پر وحی کون لاتا ہی انہون نی کہا کہ جبرئیل کہا
یہودیون نی کہ وہ ہمارا دشمن ہی فرشتون مین سی تین وجہ سی دشمنی ہی ایک یہ کہ وہ
عذاب کا ہی ہر قوم پر عذاب یہی لاتا ہی دوسری یہ کہ ہماری پیغمبرون نی خبر دی
تہی کہ بخت نصر تمہارا ہلاک کرنی والا ہی اور فلانی جاگہہ ہی اور نشان تبلادیا
کہ کہان جاتا ہی اور سرا کرتا جاتا ہی اور جو ہین مارا جاتا ہی ہماری سردارون نی لوگ بہیجی
کہ اوسکو مار ڈالو لوگ گئی اور اوسکو پایا چاہتی تہی کہ مارین جبرئیل آن کہڑا ہوا
اور لوگونکو ٹال دیا اور اوسکو بچا دیا کہا کہ تم کیون مارتی ہو اوسکو اگر یہ تمہارا
مارنی والا ہی تم اسی کیونکر مار سکوگی اور جو یہ نہین تو بیخون ناحق کیون کرتی ہو پہر پیچہی وہ
ہماری ہاتہہ نہ لگا جب بڑا ہوا ہم پر بلا عظیم قائم کی تیسری یہ کہ تمہاری پیغمبر کو ہماری
باتین کہہ دیتا ہی چغلیان کہاتا ہی اگر میکائیل وحی لاتا تو ہم قبول کرتی حضرت عمر نی
کہا یہ تبلاؤ کہ خدا اوسکا دوست ہے یا دشمن اور میکائیل دوست ہے یا دشمن کہا کہ دوست ہے
حضرت عمر نی فرمایا کہ تم جبرئیل کی دشمن کیا ہو بلکہ خدا کی اور میکائیل کی بہی دشمن ہوا ور غصی ہو کر
اوٹہہ کہڑی ہوی اور چاہتی تہی کہ حال آنحضرت صلعم سی بیان کرین کہ اونکی آنی سی پہلی یہ آیتین نازل
ہو چکی تہین آنحضرت صلعم نی سنادین ایک موافقت یہہ تہی حضرت عمر کی ساتہہ وحی کی حق تعالی نی انکی
پیچہا یا جیسا کہ فرشتونکی دشمنی سی ویسا ہی رسولونکا انکار اور کتابونکا انکار اور عہدکا توڑنا عادت ہی انکی

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ
عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط اور پیروی کرتی ہین
اوس چیز کی جو پڑھتی تہی شیطان بیچ وقت سلیمان کی اور نہین کفر کیا تہا سلیمان نی
اور لیکن شیطانون نی کفر کیا تہا سکہاتی تہی لوگون کو جادو اور پیچہی اوس چیز کی
جو اوتاری گئی اوپر دو فرشتون کی بیچ شہر بابل کی ہاروت اور ماروت پس وَمَا يُعَلِّمٰنِ
مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا
هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ
مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ اور نہ سکہاتی تہی وہ دونون کسیکو یہان
تک کہتی تہی تحقیق ہم آزمایش ہین پس مت کافر ہو پس سیکھتی ہین اون دونون سی
وہ چیز کہ جدائی ڈالتی ہی ساتہہ اوسکی درمیان مرد کی اور جورو اوسکی کی اور
نہین وہ ضرر پہنچانی والی ساتہہ اوسکی کسیکو مگر ساتہہ حکم خدا کی اور سیکھتی ہین وہ چیز
کہ ضرر دیتی ہی اونکو اور نہ نفع دیتی ہی اونکو وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ
مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ ۭ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق جانتی ہین جو کوئی مول لیوی اوسکو
نہین واسطی اوسکی بیچ آخرت کے کچہہ حصہ اور البتہ بُرا ہی جو کچہہ بیچا ہی بدل اوسکی
جانون اپنی کو اگر ہوتی جانتی ف یہود مین سحر کا رواج بہت تہا اور کہتی
تہی یہ کام بہت اچہا ہی اور علم حضرت سلیمان پیغمبر کا ہی اور علم ملائکہ کا ہی

حق تعالی نی فرمایا کہ اصل پیغمبرون سی اور اونکی کتابون سی انحراف رکھتے
ہوا پیروے سحر کی کرتی ہو کہ وہ کفر ہی اور تہمت حضرت سلیمان پر باندہ تی ہو
اور یہ ہرگز اون کا کام نہ تہا بلکہ اونکی وقت مین آدمیون کو شیاطین جن سے
اختلاط بہت ہوا تہا شیاطین سی یہ سیکہا تہا اور وہ کافر ہی اور بہتان
ملایکہ پر باندہتے ہو حالانکہ دو فرشتون کو جب مسخ ہوا اور عذاب مین گرفتار
ہوئے تب حکم ہوا تہا سکہانی کا اس پر بہی وہ کہدیتی ہین کہ یہ کفر ہی تم کافر
ہوا ور یہ سحر سیکہہ کر بدکاری اور خانہ ویرانی مین خرچ کرتی ہین اول
بہی سیکہتے وقت ملعون ہوتی ہین اور آخر خرچ کرتی وقت بہی ملعون ہوتی ہین
احوال حضرت سلیمان کا معلوم ہے کہ اونکو خدا نی مسخر کرنا جنون کا
اور باؤ کا اور اثر معلوم کرنا دوا ون کا اور چیزون کی خواص کا معجزہ دیا تہا
ساتہہ قوت اور حکم الہی کی تصرف کرتی تہی اور احوال ہاروت ماروت کا
یہ ہی کہ جس وقت مین حق تعالی نی حضرت آدم کو عتاب کر کر بہشت سی نکالا
اور زمین پر ڈالا اونہون نی بہت سرزنش کی اور اہانت زبانی کی جب
حق تعالی نی حضرت آدم کو بخشا ایک مدت مین انکو کہا کہ تمنی جو آدم کو اتنا ذلیل کیا جانا
کہ ہمنی تمسی اوسکو سجدہ کروایا تہا اور اوسکو اپنا خلیفہ کیا تہا اور اوسمین شہوت ہو اور غضب
پیدا کیا ہی اس پر وہ میری بندگی کرتا ہے اگر تم مین ایسی نفسانیت ہو ہرگز
نہ تہم سکو اور اوسی زیادہ برائیان کرو اونہون نی کہا کہ الہی ہمنی آپکے عزت اور
جلال اور کمال پہچانا ہی اگر ہم مین ہزار نفس ہون آپکے نافرمانی نکرین حکم
ہوا کہ اچہا اپنی اندر سی بہت کمال والی فرشتے مقرر کرو او نمین سب نفس

پیدا کرون دیکہو تو کہ وہ بندگی پر قائم رہتے ہین کی یا نہین چار فرشتی مقرر ہوئی اور اونمین
یہ نفسانیت پیدا ہوئی دو فرشتون نی اپنا حال دیکہہ کر توبہ کی کہ ہم سچ ہی ہمسی
ہرگز یہ نہین سنبہالا جاویگا حق تعالی نی اونکی نفسانیت کہودی جیسی تہی ویسی ہوگئی اور
ہاروت اور ماروت نی استادگی کی حکم ہوا کہ جاؤ تم زمین پر اور لوگونمین قضیئی فیصل
کیا کرو ساتہہ عدل کی اور بندگی میری بجا لایا کرو اور جو آدمیونکی گناہ ہین وہ انکی
بجا کرو اور یہ اسم اعظم تمہاری پاس امانت ہے کسیکو نہ بتلائیو اسکی برکت سی راتکو
آسمان پر آیا کرو اور دنکو زمین پر اوتر جایا کرو روایت ہے کہ یہ قصہ بعد حضرت
ادریس کے ہوا کتنی مدت یہ عمل کیا کئی ایکدن ایک عورت بہت خوب صورت بہت
زینت سی ایک جہگڑا لی کر آئی اور پردا اوٹہا دیا اور بہت ناز سی اور لطف سی
باتین کرنی لگی انکا دل ہاتہہ سی نکل گیا اوسکی طرفداری کرنی لگی اور عدل چہوڑ
دیا اور پیچہی کر اوسی کہا کہ تو ہماری پاس رات کو آئیو کچہہ اور باتین تجہسی پوچہنی ہین
اوس رات آسمان پر نگئی اور اوسی صحبت طلب کے اوسنی کہا ہم بت پرست
ہین جبتلک تم یہ کام نکروگی میری تمہاری صحبت نہین ہونی کی اونہون کہا یہ ہمسی
نہین ہوتا اوسنی کہا یہ لڑکا ہی میری ساتہہ نگہبانی کو اسی مار ڈالو نہین تو ہم اور تم
پکڑی جاوینگے اور بدنام ہونگے اونہون کہا یہ ہمسی نہین ہوتا اوسنی کہا کہ شراب پیو
اوس میں بڑا مزا ہوگا کہا کہ یہہ کرینگی کہا کہ کچہہ مجہی دینا کرو کہا کہ ہماری پاس
دولت نہین کہا کہ تمہاری پاس اسم اعظم ہے وہی بتلادو اونہون نی بتلا دیا
اور شراب پیکر چہا اوسنی کہا کیا اوتر اوسی مبتلا ہوگئے کو سویری فجر کو اوٹہی
صورت مسخ ہو گئی اوسبدن سیاہ ہوگیا اور اسم اعظم بہول گئی اور آسمان پر نجا سکی

اور حکم آیا کہ عذاب تمپر لازم ہوا چاہو دنیا کا اختیار کرو چاہو آخرۃ کا انہون نے
عذاب دنیا کا اختیار کیا کہ آخرۃ کا عذاب شدید ہی اور دراز ہی چاہ بابل مین اونکو تنید
کیا و لٹا لٹکا اور نیچی سی آگ مسلط کی کہ ہمیشہ جلین اور رہین اور حکم ہوا کہ نور اسم
اعظم کا تمہاری اندر سی اوٹہہ کر ظلمت اور سحر بن گیا اب جو کوئی تمسی سحر سیکھی
بتلاؤ لیکن کہدو کہ ایمان جاتا رہیگا اختیار ہی کہ وہ ایک جاگہہ بیٹہ کر واتی ہین جو
کوئی بیس آب اوسمین کری ایک تو تیسکل سوار کی نکل جاتا ہی اور ایک دہوان سیاہ بدبو اوسکی
بدن مین داخل ہو جاتا ہی اور اوسکی زبان کو اثر ہو جاتا ہی کہ جو کہی ہو جاوے ایک عورت نے
سحر سیکھ کر ایک دانہ زمین مین ڈالا اور کہا اُگ کہڑا ہو وہ اُگ کہڑا ہوا اور کہا پک جا پک گیا
کہا پس جا وہ پس گیا کہا روٹی بن جا روٹی بن گیا اور اوسکو قوت منترون کی ایجاد کی ہو
جاتی ہی اور اوس عورت نے جو اسم اعظم سیکہا تہا بجبر اوٹہہ کر نہا کر وہ اسم پڑہا آسمان
کو اوڑ گئی اور جیسے روشن ہو کر ستارہ زہرہ جڑی اوسمین مل گئی جیسے قطرہ دریا مین
مل جاوی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو مت کہو راعنا اور کہو انظرنا اور سنو اور واسطے کافرون کے ہے عذاب دردناک
ف ایک شیطنت یہود لوگکی یہہ تہی کہ جب آن حضرت صلعم کی صحبت مین آتے
اور آنحضرت کچھہ تقریر فرماتی آگی سی بولتی راعنا اس لفظکی دو معنی ہین ایک یہ کہ رعایت
کرو ہماری یعنی ہمکو اچہی طرح سمجہاؤ اور دوسرے یہہ کہ وہ اپنی رعونت مین اور رعونت
تکبر کو کہتی ہین ساتہہ تکبر کی وہ ملعون اپنی نیت مین یہ معنے بر کا کہتی تہی اور بعضی مسلمان
اچہی معنی سمجہ کر آپسے بول اٹہتی تہی تو یہودی ہنستے کہ ہماری ریس کرتی ہین

اونہاری ساتھہ برا کہتی ہین اور سمجھتی نہین حق تعالی نی منع فرمایا کہ یہ لفظ کہا کرو جو حاجت
ہووی سمجھہ نی کی انظرنا کہا کرو اسکی معنی ہین کہ انتظار کیجی کہ ہم سمجھہ لین
اور فرمایا کہ پہلے سی دل لگا کر سنا کرو کہ حاجت انتظار کی نہ ہو مَا يَوَدُّ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ
عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ نہین دوست رکہتی وہ کہ
کافر ہوی اہل کتاب سے اور نہ مشرکون سے کہ اوتاری جاوی اوپر تمہارے بہلائی پروردگار
تمہاری سی اور اللہ خاص کرتا ہی ساتھہ رحمت اپنی کی جسی چاہی اور اللہ صاحب
فضل بڑی کا ہی **ف** بیان اونکی حسد کا ہی اوپر عنایات الہی کی جو تمہارے
واسطی ہین مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ جو موقوف کر
دیتی ہم آیتون سی یا بہلا دیتی ہین ہم اوسکو لاتی ہین بہتر اون سی یا مانند
اوسکی کیا نہ جانا تونی یہ کہ اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے أَلَمْ تَعْلَمْ
أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ
دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ کیا نہ جانا تونی یہ کہ اللہ واسطی اوسکی ہی پادشاہی
آسمانونکی اور زمین کی اور نہین واسطی تمہاری سوای خدا کی کوئی دوست اور نہ مددگار
ف کافر شبہ کیا کرتی ہین کہ تمہاری ہان یہ کیا ہی کہ آپہی حکم کیا اور آپہی موقوف کیا اور کبہی
آیت کو کہا کہ خدا تعالی نی اوتاری ہی اور آپہی موقوف کرتے ہو کہ خدا تعالی نی منع
کیا ہی نشانیان ملتی ہی کہ تم اپنی جیسی باندہ کر کہہ دیتی ہو اور علم خدا کا ہمیش

یکساں ہی اور یکساں چلا جاویگا حق تعالی نے انکی یہ جواب فرمائی اور حاصل یہ ہی کہ علم خدا کا اگر
یکساں ہی لیکن حال بندوں کا مختلف ہے ہر وقت کے ترتیب موافق اوس حال کی ہی جیسا علم
طب کا یکساں مرتب ہے لیکن تدبیر ہر موسم کی اور ہر ملک کے آب و ہوا کی اور ہر مرض کی اور ہر
عمر کی جدا ہی ہیں حق تعالی موافق ہر وقت کے حکم نازل کرتی ہین بہت باتین حضرت آدم کی وقت مین
نہ تہین حضرت نوح کی وقت مین ہوئین اسی طرح حضرت ابراہیم کی اور حضرت موسی کی اور حضرت
عیسی کی وقت مین نئی باتین ہوئین اور ہماری پیغمبر صاحب نے بہت باتہیں وہ ہر دم کی خبر لیتی
جیسے ایام ناتوانی مین جہاد نہ تہا جب قوۃ وی جہاد کا حکم کیا اور بعضی عبادتون محنت
والیون کو اور بعضی بدعادتون پڑی ہوئین کو آہستہ آہستہ پکڑنی کا اور چھوڑنے کا حکم کیا اوسکو
تین طرح سے بیان فرمایا اوّل یہ کہ جو ہم حکم موقوف کرتی ہین اوس کا بدل بہتر اوسکی
آسانی یا قریب مین یا کوئی آیۃ جامع بہت معنونکی بہیج دیتی ہین اور یہ کہ عین حکمت ہے
کہ ساتھ ترقی استعداد کی ترقی ہدایت ہو دوسری یہ کہ اس مین ظہور قدرت الہی کا
ہی جس طرح سے کہ دن کو رات اور رات سے دن اور گرمی سے جاڑہ اور جاڑے سے گرمی اور صحت سے مرض اور مرض
سے صحت کرتا ہی اسی طرح احکام کو بہی تبدیل کرتا ہی جب تلک پیغمبر زندہ رہی یہ باب حکم کر کر
بند نہین ہو جاتا کہ اور حکم نکر سکے تیسری یہ کہ اللہ تعالی کو شان بادشاہت کے ہی اور
بادشاہت کا نظم اور نسق بغیر تبدیل احکام کی نہین بن سکتا ہی کہ سوائی حق تعالی
کے اور کوئی مالک نہین ہی کہ ترتیب کا حوالا اوس پر ڈالی اَمْ تُرِيدُونَ اَنْ
تَسْئَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ کیا ارادہ کرتی ہو یہ کہ سوال کرو پیغمبر اپنی سی جیسا کہ سوال کیا
موسی سی پہلی اس سی اور جو کوئی بدل لی کفر کو بدلی ایمان کی پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدہی سی

ف ایکبار جناب پیغمبر کی صحبت میں مذکور ہوا کہ عرب ایک بت تہا اوسکا نام ایک درخت
ہی اوسکو ذات انواط کہتی ہین جیسا ہی لوگ بنی تہا راوسمین جاکر لٹکاتی ہین ہہروہا
لیکر کمر باندہ کر لڑائی پر جاتی ہین اور کہتی ہین ہمین اسکی برکت سے فتح ہوتی ہی بعضی
لوگون نی عرض کیا کہ ہمارے واسطی ایک ذات انواط مقرر کر دیجی کہ ہمین اوسکی برکت
شامل حال ہووے آنحضرت صلعم نی فرمایا تم ویسی بات کہتے ہو جیسا حضرت موسی سی بنی اسرائل
نی کہا تہا جب دریا سے پار اوترے اور گاو پرست لوگ دیکہی کہنے لگی ہمکو ایک اللہ کی صورت
بنا دو واسطی پرستش کی جیسا انکی پاس انکی بت ہین یہ بات جہل کی اور کفر کی ہی
تم بہی ایسا ہی کہنی لگی حق تعالی نے یہ آیت نازل کی وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا
حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دوست رکہتی ہین بہت اہل کتاب
مین سی کاش کی پہیر دین تمکو پیچہی ایمان تمہاری کافر حسد سی نزدیک جی اپنی کی پیچہی
اسکی کہ ظاہر ہوا واسطی اونکی سچ پس معاف کرو اور درگذرو یہان تلک کہ لاوے
اللہ حکم اپنا تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کی قادر ہے وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ
عِندَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور قایم کرو
نماز کو اور دو زکوۃ کو اور جو آگی بہیجو گی واسطی جانون اپنی کی بہلائی سی پاوگی اوسکو نزدیک
خدا کی تحقیق اللہ ساتہ اوسکی کہ کرتی ہو تم دیکہنی والا ہی ف جب یہود ایذا زبانی

دینی لگی اور مسلمانون کو بہکانی لگی اونکو غصہ آیا اور کہا جو حکم ہو کہ جو نا معقول بات مونہہ سی نکالی ہی اوسکا
اللہ تعالی نی فرمایا ابہی اس حکم کا وقت نہین آیا ابہی درگذرو اور منتظر رہو اور خدا کی عبادت
مین مشغول رہا کرو کہ سامان آخرت تمہارے پاس جمع ہو جاوے وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ
إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ اور کہا اونہون نی ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت مین
مگر جو کوئی کہ ہودی یہودی یا نصاری ہین آرزومین اونکی کہہ کہ لاؤ دلیل اپنی اگر ہو تم سچی
بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ بلکہ جو شخص سونپ دیوی مونہہ اپنا واسطی اللہ کی
اور وہ نیک کرنیوالا ہی پس واسطی اوسکی ہی ثواب اوسکا نزدیک رب اوسکی کی اور
نہین ڈر اوپر اونکی اور نہ وہ غم کہا وینگی ف یعنی یہودیون نی کہا سوائی یہودیون کی
کوئی بہشت مین نہین جائیگا اور نصرانیون نی کہا سوائی نصارا کی کوئی بہشت
مین نہین جائیگا حق تعالی نی فرمایا تمہاری شریعت پر ختم نبوت کا نہین ہوچکا
اور یہ خاصیت ختم نبوت کی ہے کہ سوائی اوسکی راہ نجات کی اور رضائی الہی کی
اور راہ نہی تمہاری واسطی ایک رات تعالی کی اور رضائی اللہ مقرر کر دی اور اوسی وقت مین خلعت جدا جدا کو نہی ہی
خدا تعالی سی ڈرتی تہی اور اوسکی عذاب کی امید رکہتی او نکو نجات تہی اور اب تمنی وہ
بہی راہ بگاڑ دالی تمہین کو نجات نہین جب جا کہ تمہاری سوا اور کو نجات ہو شرط نجات
کی پیغمبر آخر الزمان کا حکم ماننا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ
شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ
يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور کہا یہود نی نہین نصارا اوپر کسیچیز کی اور کہا نصارانی نہین یہود اوپر کسی چیز کی اور وہ دونون پڑہتی ہین کتاب اسطرح کہا ان لوگون نی کہ نہین جانتی مانند بات اونکی کی پس الله حکم کریگا درمیان اونکی دن قیامت کے بیچ اوس چیز کی کہ تہی بیچ اوسکی اختلاف کرتی ف معلوم ہی کہ اعتقاد اہل کتاب کا بیچ حق تعالی اور ملائکہ کی اور پہلی پیغمبرونکی اور ثواب اور عذاب کے اور پچہلی شریعت والی اگلی شریعت کو حق جانتی تہی پس خیال کرنا کہ پہلی شریعت یا دوسری شریعت محض باطل ہی صریح جہل ہی پچہلی کہتا ہی یہ سمجہہ کہتا ہی بلکہ پہلی شریعت والی جو پچہلی پیغمبر کا انکار کرتی اور اپنی شریعت کو جسطرح تہی قایم رکہتی کچہہ عتاب نہ ہوتا مگر نئی شریعت کی فیض سی محروم ہتی اور پچہلی شریعت والی جو پہلی شریعت کو اوسکی وقت مین حق جانتی اور اپنی شریعت پر عمل کرتی نجات اور بڑی درجات پاتی پس اعتقاد دونون کا ایک دوسری کو حقیت کا چاہتی انکار کا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور کون شخص بہت ظالم ہی اوس شخص سی کہ منع کری مسجدون الله کی کو یہ کہ ذکر کیا جاوی بیچ اونکی نام اوسکا اور کوشش کرتی ہین بیچ ویران کرنی اونکی کی یہ لوگ نہین لایق اونکو یہ کہ داخل ہون اونمین مگر ڈرتی واسطی اونکی بیچ دنیا کی رسوائی ہی اور واسطی اونکی بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور واسطی الله کی شرق اور مغرب پس جدہر منہہ کرو تم پس وہین ہی منہہ الله کا تحقیق الله سمائی والا اور جاننی والا ہی

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَهُ قَانِتُوْنَ ٥ اور کہا اونہونے یکڑ لی ہی اللہ نے اولاد پاک ہی اوسکو بلکہ واسطی اوسکی جو کچھہ کہ سب آسمانون کی اور زمین کی ہی سب واسطی اوسکی فرمان بردار ہین بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ٥ پیدا کرنیوالا ہی آسمانونکا اور زمین کا اور جب مقرر کرتا ہی کچھہ کار پس سوا اسکی نہین کہ کہتا ہی اوسکو ہو پس ہو جاتی ہی ف حق تعالی نے یہان فرمایا کہ جسطرح کہتی ہین کہ ایک دوسری کی دین کو باطل کر ڈالتا ہی اسی طرح ساتھہ اسکی کہ مکان عبادت خدا تعالی کی ہر کسی کی نزدیک تعظیم کی لائق ہین لیکن ایک دوسری کی عبادت خانون کو ذلیل کرتا ہی اور یہ بات کیا مشرکین اور کیا اہل کتاب سب مین ہی مشرک مسجد الحرام مین کہ خانہ خدا ہی بت رکہتی تھی اور مسلمانونکو کہ خدا ہی کی عبادت کرتی تھی نماز سی منع کرتی تھی اور یہودی نصارا کو عبادت خانون سی منع کرتی تھی اور نصارا سوا ہیکل کی مسجد اقصے مین کوڑا ڈالتی تھی اور کوڑا ڈالتی تھی کہ یہ عبادت خانہ یہود کا ہی حق تعالی نے فرمایا کہ بڑا ظلم ہی کہ خدا کی ہی گہر ونمین خدا کی ہی عبادت منع کرین یا خدا کی عبادت کی واسطی گہر نہ بنانی دین چاہی کہ حق تعالی سی ڈرتی ہوئی اوسکی گہرون مین آوین یعنی مسجدون مین یا اور عبادت خانون مین اور جو بی ادبی سی اور سرکشی سی آوین اون کو آخرت مین گرفتار عذاب کیا جاویگا پہر حق تعالی نے ایک اور شبہہ کہو یا کہ قبلہ مقرر کرنی سی نجانون کہ ذات حق تعالی کی ایک مکان مین اور ایک طرف مین ہی بندی کہ خدای تعالی اوسی طرف ہے اور کسی طرف نہین ہی بلکہ اپنی ذات قدیم کر جہت اور مکان سی پاک ہے اور اپنی تصرف کر اور حضور کر یعنی

٦٣

وقف لازم

یعنے علم اور قدرت کر سب پر محیط ہی جدہر مونہہ کرو وہین حاضر ہی اسی واسطی کو درست کہا
کہ جو اندہیری مین اٹکل سی ایکطرف نماز پڑہی گو کہ اوس طرف قبلہ نہو نماز ہو جاتی ہی
اور سواری پر نفل پڑہتے ہوئے سفر مین کسیطرف مونہہ ہو نماز درست ہو جاتی ہی اور ایک
جاہل اہل کتاب کا فرمایا کہ حضرت عیسی کو نصارا اور حضرت عزیر کو یہود خدا کا بیٹا کہتے ہین
یہ نہین جانتی کہ بیٹا ہمجنس باپ کی ہوتا ہی اور بیٹا ہونا بن پیدا کئی غیر کی نہین ہوتا
اگر حق تعالی کی اولاد ہو تو حقیقت باریتعالی کی اور اوسکی ایک ہو اور وہ مخلوق ہی تو باریتعالی
کو بہی مخلوق ہونا لازم آوی یہ شدید کفر ہی کہ اسمین ظلم کی خدائی باطل ہوتی ہی فرمایا کہ ملکیت
خدا کی سب سے مالک اور غلام کی سی ہی اور سب اوسکی مخلوق ہین ہمجنس اوسکا کوئی نہین
ہو سکتا اور بیٹا بغیر اوسکی کہ ہمجنس باپ کا ہو نہین ہوتا اور خدا جو پیدا کرنا چاہی
حکم کرتا ہی کچہ اسباب کا محتاج نہین ہوتا وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا
اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ اور کہا اون لوگون نے کہ نہین جانتی کیون نہین باتین کرتا
ہمسی اللہ یا کیون نہین آتی ہماری پاس نشانی كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِن
قَبْلِهِم مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ
لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ اسیطرح کہا تہا اون لوگون نے کہ پہلے اونسی تہے یہی بات اونکی
کی یکسان ہوئی دل اونکی تحقیق بیان کین ہمنی نشانیان واسطی اوس قوم کی کہ تصدیق لاتی ہین
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ
الْجَحِيمِ تحقیق بہیجا ہمنی تجکو ساتہہ حق کی خوشخبری دینی والا اور ڈرانی والا اور سوال
نہوگا تجسی دوزخ والون سی ف مشرک عرب کے یعنے کفار مکہ کی کہتی تہی کہ
فرشتی ہمسی کیون نہین کہتی یا ہمین معجزہ آتا اور ہمکو حق تعالی آپ بلا واسطے کیون نہین حکم کرتا اگر

اگر سب حکم نہ ہوئین تو ایک بار آن کر کہہ دیوی کہ یہ شخص میرا رسول ہی حق تعالی نی فرمایا
کہ اسی طرح سی یہود بھی کہتی تہی کہ خدا تعالی ہی پردہ امسی کہہ دیوی نہ بھیجی ہی نبی بات
اللہ کی کو اور نہ یکتی ہی کہ بادشاہ رعیت پر احکام ہر ایک کے پاس آپ کر نہین
کرتی ہر خدمت پر اپنی نوکر اور غلام مقرر کر دیتی ہین اونکی نافرمانی پر سزا دیتی ہین
سو ہمنی تکو پیغام پہنچانی پر اور ڈرانی پر اور بشارت دینی پر مقرر کیا ہی جو نمانین
گی دوزخ مین جاوین گی اور تمسی پرسش نہو گی کہ کسواسطی اونہون نی نمانا اور کیون دوزخ
مین گئی وَلَن تَرضىٰ عَنكَ اليَهودُ وَلَا النَّصارىٰ حَتّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُم
قُل إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الهُدىٰ اور ہرگز نہ راضی ہونگی تجسی یہود اور نہ نصاری یہان
تلک کہ پیروی کری تو دین اونکی کی کہہ کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہی ہدایت
وَلَئِنِ اتَّبَعتَ أَهواءَهُم بَعدَ الَّذي جاءَكَ مِنَ العِلمِ ما لَكَ مِنَ
اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلا نَصيرٍ اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون اونکی کی پیچہ
اوس خبر کی کہ آئی تیری پاس علم سی نہین واسطی تیری اللہ سی کوئی دوست اور نہ مددگار
الَّذينَ آتَيناهُمُ الكِتابَ يَتلونَهُ حَقَّ تِلاوَتِهِ أُولٰئِكَ يُؤمِنونَ بِهِ
وَمَن يَكفُر بِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الخاسِرونَ ع جو لوگ کہ دی ہمنی اون کو
کتاب پڑہتی ہین اوسکو حق پڑہنی اوسکی کا یہ لوگ ایمان لاتی ہین ساتھہ اوسکی اور
جو کوئی کفر کری ساتھہ اوسکی پس یہ لوگ ہی ہین ٹوٹا پانی والی **ف** آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم بمقتضای حق پرستی کی اور حسن خلق کی چاہتی تہی کہ آخر ان یہود
کا پاس ہی عادت انبیا کی جاری ہون کی اور مباحات کے کیا ضرور ہی مخالفت کرنا اور
انکو کفر اور عداوت پر برانگیختہ کرنا حق تعالی نی فرمایا کہ انکی رضامندی ہرگز نہین

ہوگی تیری موافقت اونکی ہی بلکہ بدون متابعت کلی کی ہرگز نہین راضی ہونی کی اور
تمہاری تئین حق تعالی نی شریعت نئے دی ہی تمکو متابعت اونکی منع ہی پس اسی
اونکی مخالفت اور بدگوئی کی پرواہ نکرہو تمہاری واسطی تمہاری اصحاب ور امت قرن
بعد قرن کی واسطی جانفشانی کی اور ثنا اور محنت کی کفایت ہین اوران نذیرون سی کیا
ہوتا ہی یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ
فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ ای بیٹون یعقوب کے یاد کرو نعمتین میری جو
انعام کیا مینی اوپر تمہارے اور یہ کہ مینی بزرگی دی تمکو اوپر عالمونکی **ف** مراد
فضلتکم سی یہ نہین ہی کہ ہر ایک آدمی کو سب پر بزرگی دی ہی کیا عوام کیا فاسق بلکہ یہ
قرن بقرن لوگ پیدا ہوتی تہی ساری قبیلی کو بزرگی حاصل ہوگئی چنانچہ متوسل بادشاہکی
بادشاہ نہین ہوتی لیکن عزت بادشاہ کی ہی بہت عزت والونسی بڑہ جاتی ہین وَاتَّقُوْا
یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا
شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور ڈرو اوس دنسی کہ نہ کفایت کریگا کوئی جی
کسی جی سی کچہہ اور نہ قبول کیا جاویگا اوسکی بدلا اور نہ فائدہ دیگی اوسکو سفارش اور نہ وہ
مدد دیئی جاوینگی **ف** دفع بلا کا یا بہ زر ہوتا ہی یا برور یا بزاری ہوتا ہی ان تینون
باتونکو حق تعالی نی کہو دیا لیس اوسدن نہ زور سی نصرت دیئی جاوینگی اور نہ مال سی بدلا دی
جاوینگی اور نہ زاری سی سفارش کر سکین گی اس جگہہ تہوڑا سا پہلی آیت سی فرق کیا ہی
اور یہان سوال و جواب بنی اسرائیل کا تمام ہوا او حضرت ابراہیم کی بشارت اور دعا کا او ر اونکی
ثمرہ وجود آنحضرت صلعم کا تہا بیان کرنا شروع کیا وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ
بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ

وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ ۝ اور جب آزمایا ابراہیم کو
پروردگار اوسکی نی ساتھ کتنی باتونکی پس پورا کیا اونکو کہا البتہ مین کرنیوالا ہون تجکو
واسطی لوگونکی پیشوا کہا اور اولاد میری سے بہی کہا کہ نہ پہنچیگا عہد میرا ظالمون کو ف
حق تعالی نی حضرت ابراہیم کو آزمایش کی بیچ کتنی باتون کی صبر کرنا اوپر نمرود کی
آگ کی اور صبر کرنا اوپر مفارقت اقربا کی اور خرچ کرنا مال کا اوپر مہمانون کی
اور صبر کرنا اوپر ذبح کرنی فرزند کی اور صبر کرنا اوپر ختنہ کرنیکی جو اسی برس کی عمر
مین اور صبر کرنا اوپر محنت کی بیچ تعمیر کعبہ شریف کی اور صبر کرنا اوپر ڈالنی زن
اور فرزند کی بیچ صحرا بی گیاہ کی اور بی آب کی اور صبر کرنا بیچ کہانی طعام کی بغیر
آنی مہمان کی پس اونہون نی ساتھہ محبت دل کی اور رضا تمام کی قبول کیا اور پورا کیا حق
تعالی نی اونکو پیشوا کیا کہ سب پیغمبر اونکی اولاد مین ہوئی روایت ہی کہ جب حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہجرت کرنی لگی اور انکا نکاح حضرت سارہ سی ہو چکا تہا
اور وہ ایمان لا چکین تہین اونہون نی اونکو کہا کہ تم میری ساتھہ چلو حضرت سارہ نی کہا
کہ ایسا نہو کہ پہر بارسی مجکو جدا کر کی رنجیدہ کرو مجہسی عہد کر لو کہ مجکو رنجیدہ نکرنا اونہون
جناب الہی مین عرض کیا کہ مین یہ عہد قبول کرون یا نہین حکم ہوا کہ قبول کرو اس شرط
پر اونکو لی گئی رستی مین مصر کی بادشاہ نی چاہا کہ اونکی بی بی چہین لیوی حق تعالی نی اوسکو
بند کیا اور حضرت ہاجرہ اونکو لونڈی کر دی حضرت سارہ نی حضرت ابراہیم کو حوالہ کی کہ
شاید اس سی تمہاری اولاد پیدا ہووی اور میرا شغل ہووی جب حضرت اسمعیل اونسی پیدا ہوئی
حضرت ابراہیم کی محبت اون سی بڑہی حضرت سارہ کو برا لگا کہا کہ اونکو جنگل مین ڈال دو
حضرت ابراہیم براق پر سوار ہو کر حضرت ہاجرہ کو اور حضرت اسمٰعیل کو سوار کر کر جنگل کو چلی ایک

تیلی کی پاس جنگل ہین کہ وہان نہ اناج تہا اور نہ پانی تہا چہوڑ پہری بی بی نی کہا کہ
ہمین کس پر ڈال چلی حضرت ابراہیم نی جواب نہ دیا حضرت ہاجرہ نی پہر کہا تو کہو کہ ہمین
خدا کی حکم سی چہوڑ کر چلی ہو یا اپنی خوشی سی اونہون نی اشارہ طرف آسمان کی کیا اونہون
نی کہا کہ خدا ہمکو بس ہے جب اونکی نظر سی چہپی تب دعا کی رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا
وہ ٹیلا وہی تہا کہ جہان اب خانہ کعبہ بنا ہی اور جہان دعا کی تہی مدعا کہتی ہین اوسکو
وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا اور جب کیا ہمنی کعبہ کو جای ثواب کی واسطی
لوگونکی اور امن کا **ف** مثابہ کی دو معنی ہین ایک جگہہ ثواب کے کہ وہان ثواب بہت ہوتا ہے وہان
کی ایک نماز ایسی ہے کہ جیسی اور جگہہ کی لاکہہ نمازین اور ایک وہان کا روپیہ دینا ایسا ہی جیسی لاکہہ
روپیہ دینی خدا کی راہ مین اور جگہہ دوسری معنی مرجع کی ہین کہ ہر سال مین لاکہون آدمی
جاتی ہین اور دین دنیا کی فائدہ لیکر پہر آتی ہین وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ
مُصَلًّى اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو جای نماز **ف** یعنی ایک نشان برکت کا یعنی کعبی کا
ایک پتہر ہی کہ اوسکو مقام ابراہیم کہتی ہین روایت مین ہے کہ حق تعالی نی غیب سی وہ پتہر
بہیج دیا تہا اسواسطی کہ بنا کعبہ کو پاٹ بہت چاہتی تہی اور اوس زمین مین پتہر کوئی نہ تہا یہ پتہر بہیج
دیا تہا کہ نیچی سی کچہہ چیز لیتی وقت نیچا جاتا تہا اور اوپر لگاتی وقت اونچا جاتا تہا اور اسی واسطی
نرم ہو گیا تہا چنانچہ نقش قدم حضرت ابراہیم کا اوپر اوسکی ہی حق تعالی نی فرمایا کہ حضرت
ابراہیم تمہاری امام تہی اور اونکا نقش قدم موجود ہی تم اوس پتہر کی پیچہی کہڑی ہو کر
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امام سمجہہ کر نماز پڑہا کرو واسطی شکر حج کی اور عمری
کی اور طواف کے کہ یہ نعمت حقیقت مین بطفیل حضرت ابراہیم کی تمہی ہی اب حکم یون ہی
کہ دو رکعتین کہ پیچہی طواف کے ہوتی ہین بہتر یہ ہے کہ وہین پڑہی

وہین کہڑے وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

اور عہد کیا ہمنی طرف ابراہیم اور اسماعیل کی یہ کہ پاک رکہو گہر میرا کو واسطی طواف کرنیوالونکی اور اعتکاف کرنیوالونکی اور رکوع اور سجدہ کرنیوالونکی ف فرمایا کہ بت ناپاک ہین ملعون ہین جناب الہی سی انکو خانہ خدا مین کیون رکہتی ہو حالانکہ عہد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل سی تہا کہ اس گہر کو پاک رکہو نا پاکیونسی اور پلیتونسی اور یہ مکان اسواسطی بنایا تہا کہ اسمین طواف اور اعتکاف اور نماز ہوا کری اور نہ بت سیتے اور تالیان اور سیٹیان بجانی کی واسطی وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط اور جب کہا ابراہیم نے ای رب میری کر اس شہر کو امن والا اور رزق دی لوگون اوسکی کو میوونسی جو کوی ایمان لاوی ونمین سی ساتہ اللہ کی اور دن پچہلے کی قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ کہا اور جو کوی کفر کریگا پس فایدہ دونگا اوسکو تہوڑا سا پہر لیجا کر ڈالونگا اوسکو طرف عذاب آگ کی اور بری ہی جگہ پہر جانی کی ف شہر کی آرام دو ہوتی ہین ایک یہ کہ روز حق تعالی سی ہو دوسری ملک لین ہن کی آزمائش چلی گئی تا زمان بہوت آنحضرت ملک امن اسلی ہو ہی کی حق تعالی نی وہان باغ اور کہیتیان نہ دین کہ اسواسطے کہ آپ سمجہے کہ دنیاداران بسینگی اور عبادت سے انکو جا کہہ نہ دینگی بلکہ ایک قطعہ اور زمین شام کا دو منزل پر مکی سی جانب مشرق کی کہ جسکا نام طائف ہی بہیجدیا

٦٩

اوسکی ہوا اور پانی اور میوی مانند زمینون سرد ملک کے حضرت ابراہیم نے
جب اجابت مانگ کر واسطی اولاد کی سنا کہ ظالمونکو نہ ملیگی اوہنون نی بسبب ادب
کی رزق بہی ایمان والونکی واسطی مانگا حق تعالی نی فرمایا کہ نعمت دین کی مخصوص
اور رزق و نعمت دنیا کی عام ہی مسلمانون کو اور کافرون کو کافر بہی مری اوتہا
لیوین اگرچہ پیچہی دوزخ میں چلی جاوینگی وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ
الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور جب اوٹہاتا تہا ابراہیم نیون گہر کی اور اسمٰعیل ای رب ہمارے قبول کر
ہمسی نیچ توہی ہی سننی والا جاننی والا ف حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل کو اور
اونکی والدہ کو پہنچا کی چلی گئی اور اونکی خیر و عافیت خبر الہی سی معلوم کرتی رہی
اور بسبب اجازت نہ دینی حضرت سارا کی دیکہنی کو نہ آئی بعد ایک مدت کی حضرت
اسمعیل کی والدہ کا قصہ ہوا اور یہ گہر کی کامون کی واسطی بی آرام ہوویں اور جب
حضرت اسمٰعیل کی والدہ آن کر رہین تہین خدا تعالی نی واسطی اونکی پانی چاہ
زمزم زمین سی نکال دیا تہا اوس پانی کی اوپر جانور پیاسی آتی تہے
ایک قوم تہی جرہم یمن کی وہ اوس راہ سی جایا کرتی تہی ملک شام کو واسطی
سوداگری کی اونہون نی دیکہا کہ اس زمین مین پانی پیدا ہوا ہی تلاش کرکی
اونکی پاس آئی اور کہا کہ ہم لوگون کو اس سفر مین تکلیف بہت ہی دو مہینی کی
راہ آنا اور دو مہینی کی راہ جانا ہوتا ہی اور ہمین نیچ کو نزدیک ملتا نہین اب
خدا تعالی نی تمکو پانی دیا ہی جو کہو تو اپنی کنبی کو لیکر آباد ہون ایک منزل
سفر شام کا کر کر اپنی گہر مین چلی آوین حضرت اسمعیل کی والدہ نی

فرمایا کہ اگر رہو مگر ہمین پانی مین شرکت نہین ہی اپنی احسان سی وی لگی وہ سوداگر
اپنی قبیلی لیکر آباد ہوی مدت تک اونسی صحبت ملاقات رہی حضرت اسماعیل نی
بعد واقعہ اپنی والدہ کی ایک لڑکی سی اون سوداگرون کی نکاح کر لیا واسطی خدمت
کی جب حضرت اسماعیل گیارہ برس کی ہوی حضرت ابراہیم نی اپنی بی بی حضرت
سارا سی کہا کہ مدت بہت ہوئی ہی مین اپنی لڑکی کی خبر لی آؤن اونہون نی
کہا کہ جاؤ مگر رات کو نہ رہو حضرت ابراہیم براق پر سوار ہو کر آئی اوس وقت حضرت
اسماعیل صحرا کو واسطی شکار کی گئی تہی حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کی دروازی پر
پوچہا کہ یہ گہر کس کا ہے حضرت اسماعیل کی بی بی آئی اور کہا کہ یہ گہر حضرت
اسماعیل کا ہی حضرت ابراہیم نی پوچہا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ مین اونکی
بی بی ہون کہا کہ تمہارا خاوند کیسا ہی کہا کہ غریب آدمی ہی پوچہا کہ معاش تمہاری
کیسی ہی کہا کہ بری نہ کچہ روزی نہ آمدنی ہی جنگل مین جاتا ہی کوئی جانور مار لاتا
ہی سو نکر کہا کر بیٹہ رہتی ہین کچہ کماتا نہین اور جو تم مہمان آئی ہو تم یہان ہو کو نکی
پاس نکر کیا کروگی حضرت ابراہیم نی کہا کہ تم اپنی خاوند کو کہو کہ ابراہیم تمکو سلام
کہہ گیا ہے اور کہا ہی کہ تمہاری گہر کی چوکہٹ بہت بری ہی بدل ڈالو اور حضرت ابراہیم چلی
گئی جب حضرت اسماعیل آئی اونہون نی نور اور برکت حضرت ابراہیم کی معلوم کی کہا کہ یہان کوئی
آیا تہا اونی احوال بیان کیا حضرت اسمعیل نے کہا کہ کچہ فرما گئی ہین کہا کہ کہہ گئی ہین گہر کی چوکہٹ بری ہے
بدل ڈالو اور کہا کہ وہ میری باپ تہی اور چوکہٹ تو ہی جا اپنی باپ کے گہر بیٹہ اور ایک اور لڑکی سی نکاح کیا
ایک برس پیچہی پہر حضرت ابراہیم آئی اس قرار پر کہ گہوڑی سی نہ اترینگی پہر دروازی پر پوچہا اس گہر والا کہان ہی بی بی انکی
اور کہا کہ باہر گئی ہین پوچہا کہ تم کون ہو کہا کہ مین اونکی بی بی کہا کہ وہ کیسا شخص ہی کہا کہ بہت اچہا

بانی تصحیح کا اور ذبح کا اپنی جگہہ دلیگا حق تعالی نی فرمایا کہ جسوقت بنیاد اوٹہاتی تہی یہ دعا کرتی تہی رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

ای رب ہمارا اور کر ہمکو مطیع واسطی اپنی اور اولاد ہماری سی ایک جماعت مطیع واسطی اپنی اور دیکہا ہمکو طرح عبادت ہماریکی اور پہرا اوپر ہماری تحقیق تو ہی ہی پہرانی والا مہربان

ف حقیقت اسلام کی متابعت ہے پیغمبر وقت کے اور حکم جدید کی پس ان دونون شخصون کی اولاد مین کوئی پیغمبر اور کوئی امت سوا ہماری پیغمبر اور ہماری امت کے نہین ہوئی ہماری پیغمبر صلعم سی پہلی تین سی برس وہی ملت ابراہیم علیہ السلام کی چلی جاتی تہی اسکی بعد ایک شخص عمر ابن الّحی پیدا ہوا بد طینت اوسنی قریش کو اور عرب کو بہکایا اور شرک اور کفر اور اپنی طرفسی مردار کو حلال کرنا اور سانڈ اور کئی قسم کی جانور حرام جاننا سکہلایا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ای رب ہماری اور اوٹھا بیچ اونکی پیغمبر اونہین سی پڑہی اوپر اونکی آیتین تیری اور سکہاوی کتاب و حکمت اور پاک کری اونکو تحقیق تو ہی ہی غالب حکمت والا

ف اور احکام جو بیان مین آئی کتاب مین اور قاعدی نئی حکم کی نکال لینے کی مجتہد ونکی حکمت ہی اور روشن کرنا باطن کا اور پاک کرنا ہوا اور ہوس سی تزکیہ ہی وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

اور کون شخص پہر جاتا ہی دین ابراہیم کیسی مگر جسنے نی وقوف کیا جان اپنی کو اور البتہ بتحقیق پسند کیا ہمنی اوسکو بیچ دنیا کی

اور تحقیق وہ بیچ آخرت کی البتہ صالحون سی ہی ف حق تعالی نی فرمایا اگرچہ بنی
اسرائیل کی واسطی شریعت توریت اور انجیل کی اپنی اپنی وقت مین مقرر ہوی تہی
لیکن ملت ابراہیم کی کدہی منسوخ نہین ہوی حضرت موسی سی پہلی بنی اسرائیل مین ملت
ابراہیم کی تہی اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی وقت مین بنی اسماعیل مین تہی
ملت ابراہیم چلی گئی اور یہ شریعت کمال انسانی کی بہت موافق ہی اسی اعراض وہ کرے
جو اپنا بہلا اور برا نہ پہچانی اسی واسطی ابن جہل کا سفاہت نام رکہا ہی جب اوس
ملت ابراہیمی کو عمر ابن اللحی نی بگاڑ ڈالا حق تعالی نی پہر تازہ کیا اسطرح سی کہ
نور اور برکت اور قوت اور شوکت ملت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے اسی مین ڈالدی
پہر اسی بہتر کوئی شریعت نہی اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ جب کہا واسطی اوسکی رب اوسکی نی مطیع ہو کہا مطیع ہوا مین واسطی
پروردگار عالمون کی ف معنی اسلام کی یہی ہین کہ ہر نئی حکم سی اعراض نہ کیجی بلکہ بسر و چشم
قبول کر لیجی اور حق تعالی کو مقابل اور معبود ات کے نہ سمجہی بلکہ مالک اور خالق ہر کام کا سمجھا
جائی اور اسباب کے اعتماد نہ کیجی خدا ہی کو سمجہی اور ملت حضرت ابراہیم کی خاصیت یہ ہی
کہ قوائی بشری کو اپنی کام سی معطل نہ کیجی خدا کی کام مین لائی اور حکمتین شریعت کے
روشن ہو گئی کہ علما سمجہین اور جس حکم کا بیان نہین ہوا اوسکو اون حکمتون سی
نکال لیوین اور جاری کرین اور یہ ہے کہ انسان پر تشدد بہت ڈالی اور نہ بہت معطل
چہوڑ دیجی وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ اور وصیت کی ساتہ
اوسکے ابراہیم نے بیٹون اپنو کو اور یعقوب نے يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ
لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ ای بیٹون میرے تحقیق

الله نے پسند کیا ہے واسطے تمہاری دین پس مرو تو مگر تم مطیع ہو أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ
إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي
کیا تھے تم حاضر جب آئی یعقوب کو موت جب کہا واسطے بیٹون اپنی کی کس چیز
کو پوجو گی پیچھی میری قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ کہا اونہون
نی عبادت کرینگے ہم معبود تیری کو اور معبود باپون تیریکی کو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق
کی کو معبود اکیلی کو اور ہم واسطے اوسکی مطیع ہین تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ
عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یہ ایک امت تھی کہ تحقیق گذر گئی واسطے
اوسکی ہی جو کچھ کمایا اوسنی اور واسطے تمہاری ہی جو کمایا تمنی اور نہ پوچھی جاؤگی
اوس چیز سی کہ تھی وے کرتی ف بیان کیا کہ اصل حضرت ابراہیم سے
شریعت بنی اسرائیل کو ہی تھی جب یہود قید مین پڑی فرعون کی اور اونکی اوضاع بدل
گئی اور دل سخت ہو گئی حق تعالی نی ایک شریعت قاہر شدید اونکی تعصب اور ریب
مین شک لانی پر نازل کی وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا
قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ اور کہا اونہون
نی ہو جاو یہود یا عیسائی راہ پاؤگی تم کہہ کہ بلکہ پیروی کرتی ہین ہم دین ابراہیم
حنیف کی اور نہ تھا مشرکون سی ف فرمایا یہ جانتی ہین کہ ہدایت سوا
یہودیت اور نصرانیت کی نہین حالانکہ اونہی پیغمبرون کی وقت مین بھی
اسمعیل اوس شریعت پر قائم تھی اور صاحب نجات اور ہدایت سب ہے

مگر یہودیوں نے جب مخنتوں پر شریعت کی صبر کیا اور خوب بند کی ہر رسم اور عادت بین
اداکی ترقیات کو پہنچتے گئے اور ان عرب بین جو راہ مجاہدے کی نہ تہی ترقیات نہ ہوئی اور
بڑے کامل انبیا اور علما نہ ہوئے جب طفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راہ مجاہدہ ظاہر
اور باطن کی کہولی خلفا اور علما اور اولیا اونمین بین پیدا ہونے لگے قُولُوٓا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ
لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ کہو تم ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور جو چیز اوتاری گئی طرف ہماری
اور جو چیز اوتاری گئی طرف براہیم کی اور اسمٰعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب کی
اور اولاد اوسکی کی اور جو دی موسی اور عیسی اور جو دیئے گئے پیغمبر پروردگار اپنے سے نہین فرق
کرتے ہم درمیان ایک کے اونمین سے اور ہم واسطے اوسکے ہین تابع دار **ف** ایمان دو قسم ہے
مجمل اور مفصل مجمل یہ ہے کہ حقیقت نبی کی اور شریعت کے جانے اگرچہ آپ حکم اوس شریعت پر
نہ کیا گیا ہو اور مفصل یہ ہے کہ موافق اوس شریعت کے اعتقادات اور عبادات اور معاملات
اور آداب بجالاوے اور منہیات سے بچے سب پیغمبروں پر ایمان اجمالی چاہیے اور اپنے پیغمبر
پر ایمان تفصیلی چاہیے اسواسطے ہمین نہین لازم ہے کہ توریت و انجیل و صحیفہ
ابراہیم کو پڑہا کرین اور سمجہا کرین جس مین ہماری بہلائی تہی وہ آپ ہی اللہ
تعالی نے سمجہا دی اور کتابون سے جدا نہ رکہا فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ
بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ
اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پس اگر ایمان لاوین وہ ساتھ مثل اوس

چیز کی کہ ایمان لائی تم ساتھہ اوسکی پس تحقیق راہ پائی اور اگر پہر گئی پس تحقیق وہ بیچ خلاف کی ہین پس شتاب کفایت کری گا تجکو اونسی خدا اور وہ ہی سننی والا اور جاننی والا ف فرمایا کہ تفریق انبیا مین کرنا کفر ہی اگر وہ بہی سب پر ایمان لاوین کہ خاتم اونکی تم ہو تو ایمان درست ہوا اور نہین تو کافر ہین صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ رنگ دیا ہمکو خدانی اور کون بہتر خدا سی رنگ مین اور ہم اوسکو عبادت کرنیوالی ہین ف ایک بار یہودی آئی کہنی لگی جو کوئی ہماری ہان یہودی ہوتا ہی اوسکو نیل کی رنگ مین نہلاتی ہین اور جو نصرانی ہوتا ہی اوسکو زرد رنگ مین نہلاتی ہین تم کس رنگ مین نہلاتی ہو حق تعالی نی فرمایا کہ کہدو ہمکو حق تعالی نی اپنا رنگ دیا ہی دنیا کی رنگ نہین دی ہمکو ان رنگون سی کچھہ کام نہین جب ہمنی خدا تعالی کی توحید کا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا ایمان کامل ہوا قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ کہہ کیا جھگڑتی ہو تم ہمسی بیچ اللہ کے اور وہی ہی پروردگار ہمارا اور پروردگار تمہارا اور واسطی ہماری ہین اعمال ہماری اور واسطی تمہاری ہین اعمال تمہاری اور ہم واسطی اوسکی اخلاص کرنی والی ہین ف فرمایا کہ مقصد ہمارا اور تمہارا ایک ہی خدا تعالے کی وحدانیت اور پیغمبر کی نبوت کا اقرار ہم تمہاری پیغمبر کو مانتی ہین تم کیون نہین مانتی ہو وقت کی پیغمبر کو اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ

اَمِ اللّٰہُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَھَادَۃً عِنْدَہٗ مِنَ اللّٰہِ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ کیا کہتی ہو تحقیق ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد اوسکی تہی یہودی یا نصرانی کہہ کیا تم بہت جانتی والی ہو یا اللہ اور کون شخص بہت ظالم اوس شخص سی کہ چھپاتا ہی گواہی جو پاس اوسکی ہی اللہ کی طرف سے اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سی کہ کرتی ہو تم تِلْکَ اُمَّۃٌ قَدْ خَلَتْ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یہ ایک امت تہی کہ تحقیق گذر گئی واسطی اونکی تہا جو کمایا انہون نی اور واسطی تمہاری ہی جو کمایا تمنی اور نہین سوال کئی جاؤگی تم اوس چیز سی کہ کرتی تہی ف احمق یہود اور نصارا کی کہتی تہی کہ حضرت ابراہیم اور اونکی اولاد یہود تہی یا نصارا تہی فرمایا اون کا دین تمکو معلوم ہی یا خدا تعالی کو یہودیت اور نصرانیت پیچہی توریت کی اور انجیل کی ہوئی آگی اسی پہلی کیونکر یہود اور نصارا ہوتی سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْھَا ط شتاب سے کہینگی بیوقوف لوگون مین سی کس چیز نی پہیر دیا اونکو قبلی اونکی سی جو تہی اوپر اوسکی قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ کہہ واسطی اللہ کی ہی مشرق اور مغرب ہدایت کرتا ہی طرف راہ سیدہی کی جسکو چاہی ف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سی نبوت آئی تہی اور نماز مقرر ہوئی تہی طرف کعبی کی نماز پڑہا کرتی تہی تا شب معراج جب شب معراج مین بیت المقدس ہو آئی اپنی ذات مبارک سی اسی طرح نماز پڑہتی تہی کہ کعبی کی اور مسجد اقصی کی دونون سمت ہو جاتی تہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فقط کعبی کا تہا جب شب ہجرت کو نکلی تو وہ راہ تہی

دونوں کی بیچ مین تہا ایکطرف کو مونہہ کرنی ہی دوسری طرف میشہ چاہتی ہی پس حکم ہوا کہ آپ
تم بیت المقدس کی طرف مونہہ کرو چنانچہ سا ہتی مہینی تلک بیت المقدس قبلہ رہا
لیکن خاطر مبارک مشتاق تہی کہ اگر میرا قبلہ کعبہ مقرر ہووی تو اچہا ہو چند ہو مہینی جب
کی حق تعالی نی ظہر کی وقت حکم بہیجا کہ اب سے قبلہ کعبی کو کیا کرو اور پہلی جس حکم نی سنا
دیا تہا کہ اس حکم پر بعضی بی وقوف شبہہ کرینگی کہ قبلہ سب پیغمبرون کا کیون چہوڑ دیا
فرمایا کہ اللہ تعالی کسی مکان کا مقید نہین ہی کہ اوس طرف مونہہ کیجی لیکن جدہر سی فیض
پہنچی اودہر مونہہ کرنا بہتر ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کو بیت المقدس کی مکان میں فیض
پہنچا تہا حضرت موسی علیہ السلام کی واسطی وہی قبلہ مقرر ہوا تہا اور حضرت ابراہیم علیہ
السلام کو کعبی سی زیادہ خصوصیت تہی اونکی اولاد مین کیا حضرت سماعیل کی اور
کیا حضرت اسحاق کی قبلہ کعبہ تہا تا وقت حضرت موسی علیہ السلام وَكَذَٰلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ؕ اور اسی طرح کیا ہمنی تمکو ایک امت بیچ کی
کہ ہو تم شاہد اوپر لوگون کی اور ہووی پیغمبر اوپر تمہاری گواہ **ف** فرماتی ہین
کہ ہمنی تمہاری واسطی راہ کعبے کی بہت سیدہی راہ مقرر کی اسی طرح سی
واسطی تمہاری مرتبہ شہادت کا دیا سب امتون پر اور سب سی تمکو بہتر بنایا روایت
مین ہے کہ روز قیامت کے اول حضرت نوح علیہ السلام کو بلاوین گی
ساتہہ قوم اونکی کی اور اس قوم سی پوچہین گے کہ اونہون نے تمکو
پیغام ہمارے پہنچا ہی تہی انکار کرین گی کہ ہم ان کو پہچانتی ہین اور نہ ہمنی انکی
بات سنی حکم ہوگا نوح علیہ السلام کو کہ شاہد تمہاری حکم حقانی کا کون ہے

کہین گی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امت کو بولاوین گی کہ تم شہادت دیتی ہو کہ
نوح نی اپنی امت کو پہنچایا ہی ہمارا پیغام کہین کی مقرر پہنچایا ہی ہم شاہد ہین قوم
حضرت نوح کی کہی گی کہ ہماری وقت مین تم نہ تہی تم کیا جانو کہین گی ہمنی
کلام الہی سی سناتہا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ
سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ
وہ کہین گے کہ بنی نبی سب مل گئی تم طرفداری کرتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
شاہدی دیوین گی کہ میری امت اس لائق نہین کہ کسی کے طرفداری کری
اور اس جناب کے مخالف کوئی نہین کرنی کا یعنی جناب نبوت کے اسواسطی
کہ وقت شفاعت کے تر اور ان کا جناب الہی سی دیکھہ لین گی وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی عَقِبَیْهِ ؕ اور نہین کیا تہا ہمنی قبلہ جو تہا تو اوپراوس کی مگر
تو کہ جانین ہم اوس شخص کو جو پیروی کری رسول کی اوس شخص سی جو پہر جاتا ہی اوپر
دونون ایڑیون اپنی کی وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَی الَّذِیْنَ
هَدَی اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ اور البتہ یہ بڑی بات ہے مگر اوپر اون لوگونکی
کہ راہ دیکہائی اللہ نی اون کو اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کری ایمان تمہاری کو تحقیق
اللہ ساتہہ لوگونکی البتہ شفقت کرنیوالا مہربان ہی ف فرمایا کہ تمہاری واسطی
جو ملت ابراہیمی مقرر ہوئی ہی قبلہ بہی تمہاری واسطی کعبہ مقرر ہوا تہا مگر چند روز
واسطی امتحان قریش کی بیت المقدس قبلہ مقرر ہوا تا کہ حکم الہی کی تابع رہنی سے باہر

بات دیکہا طرفیہ پکڑ رکہین کی جب انکا صدق معلوم ہو چکا پہر قبلہ قدیم مقرر کیا گیا اور
فرمایا کہ ایسی باتوں مین حکم خداتعالی کا مان لینا اور رسم قدیم چہوڑنا بہت دشوار
ہوتا ہی **ف** قولہ تعالی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ جسوقت قبلہ کعبہ معظمہ
ہو گیا بعضی لوگون نی شک کیا کہ جو لوگ بیت المقدس پر نماز پڑہکر مر گئی اور اونہون
نی قبلہ حقیقی پر نماز نہ پائی اونکی نماز ضایع گئی حق تعالی نی فرمایا کہ نماز بطرف
بیت المقدس کی پڑہتی تہی بحکم الہی پڑہتی تہی یہ نشان ایمان کا تہا اوسکو ضایع
نہین کریگا اللہ تعالی قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ
قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ
مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ بالتحقیق دیکہتی ہین ہم پہرنا مونہہ
تیرے کا بیچ آسمان کی پس البتہ پہیرینگی ہم تجکو اوس قبلہ کو کہ پسند کری تو
اوسکو پس پہیر تو مونہہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی اور جہان کہین کی ہو تم پس پہیرو
مونہہ اپنون کو طرف اوسکی وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ
أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝
اور تحقیق وہ لوگ کہ دیگئی ہین کتاب البتہ جانتی ہین یہ کہ وہ حق ہی پروردگار
اونکی ہی اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سی کہ کرتی ہین **ف** حضرت پیغمبر خدا صلعم
اکثر آسمان کی طرف دیکہتی تہی کہ کب جبرئیل آوین حق تعالی نی پیار سی فرمایا
کہ تم دم بدم اوپر دیکہتی ہو ہم نی تمہاری مرضی کا قبلہ مقرر کیا واسطی تمہاری
گہر بیٹہی بہی اور جنگل مین چلتی بہی ادہر ہی جا کر منزل کرو تا ان بہی اور
تمہاری امت کی واسطی بہی اور تسلی کو فرمادیا کہ یہودیون کو خبر ہی بزرگی کعبی

اور حضرت موسی بہی زیارت کو آتے ہیں اور روایت مین ہی کہ اول حجاز زمین کا کعبی کی جا کہ سی ہوا ہی و سکو بزرگی زیادہ ہی وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ اور اگر لاوی تو اون لوگون کو کہ دی گئی ہین کتاب سب نشان نہ پیروی کرین گی قبلی تیریکی اور نہین تو پیروی کرنی والا قبلے اونکی کی اور نہین بعضی اونکی پیروی کرنی والی قبلے بعضی کی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۘ اور البتہ اگر پیروی کریگا تو خواہشون اونکی کی پیچہی اوس چیز کی کہ آئی تیری پاس علم سی تحقیق البتہ تو اوسوقت ظالمون سی ہوف فرمایا کہ ہر دین والون کا قبلہ جدا ہوتا ہی تمہاری واسطی یہ مقرر ہوا اب کبہی منسوخ نہین ہونی کا اور اس بات کے خبر علما یہود کو بہی ہی لیکن چہپاتی ہین الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ جو لوگ کہ دی ہمنی اون کو کتاب پہچانتی ہین اوس کو جیسی پہچانتی ہین بیٹون اپنی کو اور تحقیق ایک فرقہ اون مین سی چہپاتی ہین حق کو اور وہ جانتی ہین حق ہی پروردگار تیریکی طرفسی پس ہرگز نہو تو شک لانی والون سی روایت مین ہی کہ عبد اللہ ابن سلام سی پوچہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت توریت مین پاتی ہو کہا اونہون نی مجکو اگر اپنی بیٹی پر شبہ جاوی کہ مبادا اوسکی ماں نی خیانت کی ہو ہوسکتا ہی لیکن اونکی پیغمبری مین شک نہین

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور ہر کسیکو ایک طرف ہی کہ وہ موہنہ کرتا ہی اودہر سو دوڑو تم بہلائیونکو جہان کہین ہوگی تم لیاویگا تمکو اللہ سب کو تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کی قادر ہی

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور جہان سے نکلی تو پس پہیر موہنہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی اور تحقیق وہ البتہ حق ہی پروردگار تیری سی اور نہین اللہ بیخبر اون چیزون سی کہ کرتی ہو تم ×

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

اور جہان سی نکلی تو پس پہیر موہنہ اپنی کو طرف مسجد الحرام کی اور جہان کہین ہو تم پس پہیرو موہنہ اپنی کو طرف اوسکی تو کہ ہو لوگونکو اوپر تمہاری حجت یعنی جہگڑا مگر جنہون نی ظلم کیا ہی اونمین سی پس مت ڈرو تم اونسی اور ڈرو مجسی اور تو کہ پورا کرون مین نعمت اپنی اوپر تمہاری اور تو کہ تم راہ پاؤ ف

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا الخ فرمایا ہی کہ ہر کسی دین والیکو ایک قبلہ ہی تمکو اچہا قبلہ چین دیا جسطرحسی حق تعالی کی طرف سب لوک توجہ کرتی ہین اور سب کو اکہٹا کریگا اسی طرح یہ قبلہ تمکو اکہٹا کرتا ہی سب نمازین اسی قبلی سی تعلق پکڑتی ہین ان آیتون مین پانچ بار حکم قبلی کا ذکر ہی اسواسطی کہ نمازین

ہی پانچ ہیں کبھی عام کر فرماتا ہی اور کبھی خاص کر خطاب فرماتا ہی کدہی کہر بیٹہنی والوکو کدہی منزل
والی کو کدہی کہر سی نکلنی والی کو **ف** قولہ تعالی لئلا یکون للناس علیکم
فرمایا کہ یہودی سمجھتی ہیں کہ تمہاری ملت ابراہیمی ہی تمہارا قبلہ بہی ابراہیمی چاہیی
جب تم دین جدا لائی تو قبلہ بہی تمہارا جدا ہوا گر جدا قبلہ نہوتا تو الزام دیتی ہیں ہمارا چہوڑا
تو قبلہ ہمارا کیون پکڑا اب وہ الزام اوٹہہ گیا مگر اونکی ظالم کہی جاتی ہین کہ بے سبب ضد کی
قبلہ کو چہوڑ دیا اونکی بات کا اعتبار نہیں کہ بیت المقدس حضرت ابراہیم کا کاہی کو
قبلہ تہا اونکی طعون سی نہ ڈرہی مگر خدا سی ڈرہی اور فرمایا کہ اسکی برکت کہ تمہاری
عزت اور تہا بہت ہوگی تہا اسواسطی کہ کہ حضرت آدم سی پہلی کا قبلہ ہی اور حضرت آدم
سی پہی ہی رہا زمان حضرت نوح یہان بیت المعمور تہا کہ ملائکہ اوسکی گرد عبادت کرتی تہی
اور اب ہی اوسکی گرد ساتوین آسمان پر عبادت کرتی ہین اور عزت اسواسطی کہ کہ اسکی
اوپر کوئی لشکر غالب نہ آیا جس نی اوسکی بدی چاہی ہلاک ہوا یہی ہی پورا کرنا نعمت کا
كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ جیسی بہیجا ہمنی تمہاری بیچ
رسول تم میں سی پڑہتا ہی اوپر تمہاری آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہی تمکو اور سکہلاتا ہی تمکو
کتاب اور حکمت اور سکہلاتا ہی تمکو جو کچہہ نہ تہی تم جانتی فَاذْكُرُوْنِيْٓ
اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ پس یاد
کرو مجہکو یاد کرون کا مین تمکو اور شکر کرو واسطی میری اور مت کفر کرو مجہسی **ف**
فرمایا کہ جسطرح تمہاری کنبی میں سی تمہارا نبی آیا تمہاری شہر میں سی تمہارا قبلہ

قسلا ہے اس نعمت کے واسطے کراور شکر میرا کرو میں تمکو یعنی نعمتین دینی مین یاد رکھونگا
یَآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط ای لوگو جو ایمان لائی ہو
مدد چاہو ساتھہ صبر کی اور نماز کی **ف** جب فرمایا کہ مت ڈرو اون سی معلوم ہوا کہ
وہ درپی ایذا ہین دفع ایذا کی ترکیب سجہائی صبر اور استقلال ہی دلکا شدت پر اوسکی
تین قسم ہین ایک صبر مصیبت پر کہ جزع اور اضطراب نکری دوسری اوپر طاعات کی کہ
محنت سی گہبرا کر چہوڑ نہ دیوی ساتھہ رعایت عدم ظاہر اور باطن کی مداومت کری
تیسری صبر گناہون سی جس وقت کہ تقاضا حرص کا یا شہوت کا یا غصی کا بہت ہو دل
کو روکی اس سبب سی بہت مشکلین دل پر آسان ہو جاتی ہین اور خدا تعالی مددیار رہتی
ہی ور حکم صبر کا یہی کہ شکایت سوائی خدا کی کسی سی نکری اور مدد چاہنا نماز سی بطرح
سی کہ ایک خاص کی واسطی کہ جب ساتھی سی سختی نظر آوی متوجہ طرف نماز کی ہوا اور نیت
نماز میں تماغرق ہو کر اوس کا کچہ دہیان نرکہی اور دوسری عام کی واسطی نمازین میں پیچ
احادیث کے اور اقوال مشائخ کہ اونکی پڑہنی سی مشکل آسان ہوتی ہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ
الصّٰبِرِیْنَ ہ تحقیق اللہ ساتھہ صبر کرنیوالون کی ہی **ف** یعنی اونکی ساتھہ ہے
ساتھہ محبت کی ور مدد کی او محافظت کی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ہ اور مت کہو واسطی اونکی
جو ماری گئی بیچ راہ اللہ کی کہ مردی ہین بلکہ زندہ ہین ولیکن نہین سمجھتی تم **ف** نہایت
یہ ہی کہ آدمی مارا جاوی اسکی تسلی کو فرمایا کہ وہ حقیقت مین مردی نہین بلکہ زندہ
ہین اگرچہ تم نہین سمجھتی اور حقیقت اسکی یہ ہی کہ انسان مرکب ہے دو چیز سی جان اور بدن سے
جان حق تعالی نی زندہ بنائی ہی اور بدن جماد ہی جب تلک ملی رہتی ہین تو بدن ہی

اوسکی سبب سی زندہ ہی اور جب چہٹ گئی بدن تو مردہ ہوکر گر پڑا اور جان اپنی زندگی پر باقی رہی اوس عالم مین جو کوئی وہان جاوی دیکہتی ہے اور سنتی ہی اور گویا ہوتی ہی وہان کی زبان سی اور یہ بات سب کو ہوتی ہی شہید یا غیر شہید لیکن شہید کو نعمتات کہانی اور پینی کی بہت ہوتی ہین اسواسطی اونکو زندہ کہا گیا وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ اور البتہ آزماوینگی ہم تمکو ساتہہ ایک چیز کی ڈر سی اور بہوک سی اور کمی مالون سی اور جانونکی سی اور پہلون کی سی وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ اور خوش خبری دے صبر کرنیوالون کو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہتی ہین تحقیق ہم واسطی اللہ کی ہین اور ہم تحقیق طرف اوسکی پہر جانی والی ہین ف اسطرح تسلی کے فرمائی ایک قطع علاقی کی کہ جانین اور مال سب ملک خدا کی ہی ہم عاریت لینی والی ہین جب مالک چیز لیوی عاریت والا کیون جہگڑی اور دوسرے تدارک کہ سب کو خدا کی پاس جانا ہی جو کچہہ جدا ہوئی وہان مل جاویگا اور جو کچہہ کہویا گیا ہی اوسکا عوض ملیگا تہوڑی سی جدائگی واسطی کیون غم کہائی أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝ یہ لوگ اوپر اونکی ہی درود پروردگار اونکی سی اور مہربانی اور یہ لوگ ہی ہین راہ پانی والی ف صلوات وہ نعمتین کہ بطفیل انبیا کی پاتی ہین اور رحمت وہ نعمتین ہین کہ خدا تعالی کی فضل سی پاتی ہین إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ
بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ تحقیق صفا اور
مروہ نشانیون اللہ کی سی ہین پس جو کوئی حج کری گہر کعبہ کا یا عمرہ کری پس نہین گناہ
اوپر اوسکی کہ طواف کری بیچ دونو کی اور جو کوئی خوشی سی کری بہلائی پس تحقیق اللہ
قدردان ہی جاننی والا ف حج اور عمری مین کعبی معظمہ کی تابع صفا اور مروہ مین اوس نیچ
پہرتی ہین سو واسطی کہ حضرت اسمعیل کی مان جب پہرین تہین بڑی نعمت خدا کی وہ نیر
آئی تہی کہ مین پانی کی جا گہہ خدا تعالی نی چاہ زمزم کر دیا تہا کہ کہانی اور پینی کی جگہہ
ہوتا تہا اور اوس پانی کی طفیل شہر آباد ہو گیا کافرون نی دو بت اون دونو پہاڑون پر رکہی
تہی صفا پر اساف اور مروہ پر نائلہ اور وہ اصل مین دو آدمی تہی اساف مرد تہا اور نائلہ
عورت تہی دونون کعبی مین زیارت کے واسطی داخل ہوئی اور دونون تہی بہت
خوبصورت ایک دوسری پر ہاتہہ ڈالا غضب الہی سی مسخ ہو کر پتہر بن گئی اونکو
واسطی عبرت کے لا رکہا تہا آخر کو پرستش کرنی لگی مسلمانون نی جانا کہ صفا
اور مروہ تہان مین بت تہی اوسمین پہرنا گناہ ہو گا حق تعالی نی فرمایا یہ نشانیان
میری عبادت کے ہین اون مین جانا گناہ نہین جیسا کعبی مین بت رکہدی تہی
اوس مین جانا گناہ نہین بلکہ نیکی ہی حق تعالی اوسکی قدردانی فرماویگا
جب عمل اسلام ہوا دونون کو اوٹہا کی توڑ ڈالا اور پہینک دیا اِنَّ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ
مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ
يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝

تحقیق جو لوک چہپاتی ہین جو کچہ اوتارا ہمنی دلیلون سی اور ہدایت سی پیچہی اسکی کہ
بیان کیا ہمنی اوسکو واسطی لوگون کی بیچ کتاب کے یہ لوک لعنت کرتا ہی اونکو
اللہ اور لعنت کرتی ہین اونکو لعنت کرنی والی اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا
فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مگر جنہون نی توبہ کی
اور نیکی کی اور بیان کیا سو یہ لوگ ہین کہ پہرتا ہون مین اوپر اونکی اور مین ہون
پہر آنی والا مہربان اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ تحقیق جو لوک کہ کافر ہوی اور مر گئے
اور وہ کافر ہی یہ لوگ اوپر اونکی لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور آدمیون سب کے
ہمیشہ رہین گی بیچ اوسکی نہ ہلکا کیا جاوی گا اونسی عذاب اور نہ وی ڈہیل دیی
جاوینگے **ف** اسی معلوم ہوا کہ علم دین کی جب لوگونکو احتیاج ہو چہپانا
اوسکا حرام ہی اور اصل دین کو جیسی نبوت اور معاد اور دلیل وحدانیت چہپانا
کفر ہی اور توبہ اوس سی قبول ہی اور جو شخص کفر پر مر جاوی اوسکو کبہی نجات نہین
کہتی ہین کہ اللاعنون کی معنی یہ ہی کہ سب لعنت کرنی والی ہین اون مین آیا ہی
ہین کہ وہ اوپہی پر آفت پڑتی ہی پس اپنی تئین لعنت کرتی کو گنہگار لیا وَاِلٰهُكُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور معبود تمہارا خدا ایک ہی نہین
کوئی معبود مگر وہ بخشش کرنی والا مہربان ہی **ف** یہان سی بیان وحدانیت کا
ہی تو کافر نہ سمجہین جو خدا تعالی غصی ہوگا ہماری بت ہماری بہلائی کرین گی فرمایا کہ
جنکو تم معبود جانتی ہو وہ کوئی نہین معبود تمہارا ایک ہی نعمت عام اور خاص اوسکی

کی ہی جب جاہی چہین لی اور کا بہروسا نکرو اور اس آیت کا ثواب بڑی برکت بڑی ہے

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ

تحقیق بیچ پیدائش آسمانونکی اور زمین کی اور آنی جانی رات کی اور دن کی اور کشتیونکی جو چلتی ہین بیچ دریا کی ساتہہ اوس چیز کی جو نفع دیتی ہی لوگون کو اور جو کچہہ اوتارا اللہ نی آسمان سی پانی سی پس جلایا ساتہہ اوسکی زمین کو پیچہی موت اوسکی کی اور کہنڈا دی بیچ اوسکی ہر جانورون سی

وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝

اور پہیرنی باؤن کی اور بادلون کی جو حکم کی باندہی ہین بیچ مین آسمان کی اور زمین کی البتہ نشانیان ہین واسطی اون لوگون کے کہ عقل رکہتی ہین **ف** دس نشانیان بیان فرمائین پیدائش آسمانکی اور زمین کی اور رات کی اور دن کی اور کشتی اور دریا کے اور مینہہ کی اور نباتات کے اور باؤ کی اور بادلون کی اسی معلوم ہوا کہ آسمان اور زمین اور دریا اور جو اون سی نکلتا ہی ایک ہی خدا کی حکم سی کہ ہر ایک کو دوسری سی لپٹ دی رکہا ہی پس جو اوکو عبادت کری اونہین مین سی سب مخلوقات اوسکی ہین

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ

اور بعضی لوگون مین سی وہ ہی کہ پکڑتا ہی سوائی خدا کی شریک محبت کرتی ہین اونسی جیسی محبت خدا کی

اور جو لوگ کہ ایمان لائی ہین زیادہ ہین محبت مین واسطی خدا کی اور کاشکی کہ دیکھیں وہ لوگ کہ
ظالم ہین جب دیکھا کرتی ہین عذاب تحقیق کہ قوۃ واسطی اللہ کی ہی ساری اور یہ کہ
اللہ سخت عذاب والا ہی ف فرمایا کہ محبت کسی چیز کی مانند محبت خدا کی نہ کہی
اور سمجھی کہ جب سختیان دنیا کی آتی ہین پہر اودہر ہی متوجہ ہوتی ہو اور جانتی
ہو کہ اوسکی قوۃ کی آگی کسی کی قوۃ پیش رفت نہین اور اوسکا عذاب سخت ہی سخت
پس مراد عذاب سی عذاب دنیا کا ہی اِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ
اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ جس وقت
بیزار ہونگی وہ لوگ کہ پیشوا تہی اون لوگون سی کہ پیروی کی تہی اور دیکھینگی عذاب کو
اور کٹ جائینگے اونکے علاقے وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ
يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ
مِنَ النَّارِ ؏ اور کہینگے وہ لوگ جو پیروی کرتی تہی کاش کہ واسطی ہمارے پہر
جانا ہوئے طرف دنیا کی پس بیزاری کرین ہم اونسے جیسی بیزاری کی اونہون نے ہمسے اسی
طرح دکہاویگا اونکو اللہ عمل اونکے افسوس و بر ادنکی اور نہین وہ نکلنے والی آگ سے ف
یہ بیان حوال آخرۃ کا ہی پیشوا کفر کی اور معبود اونکے سب الگ ہی ہونگے دور رہنین اور پیرو
کرنے والی پچہتاتی ہونگی کہ اگر ہم پہر ہمین قابو ملی تو ہم اونسی گروانی کرین اور ذلیل
کرین لیکن اونکو آگ سے نکلنا کہان يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ
حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُبِينٌ ۝ اے لوگو کہاؤ اوس چیز سی کہ بیچ زمین کی ہی حلال پاکیزہ اور نہ پیروی کرو

قدموں شیطان کی تحقیق وہ تمہارا دشمن ظاہر ہی اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ
وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ سوا اِسکی نہیں
کہ حکم کرتا ہی تمکو ساتھہ برائی کی اور بیحیائی کی اور یہ کہ کہو تم اوپر اللہ کی
جو کچھہ نہیں جانتی تم ف یہاں سی بیان ہی کہ جسطرح عبادت میں خدا کو لا شریک
سمجھی حرام اور حلال کی بھی حکم کرنی میں اوسی کو لا شریک سمجھی ان حکموں میں چلنا
معنوں میں عبادت ہی اور حکم خدا اور رسول کا چھوڑکر اور شبہات پر چلنا پیروی شیطانکی
ہی وہ ہی دشمن خواہ مخواہ برائی میں ڈالتا ہی اور گناہ صغیرہ میں اور کفر میں گرفتار
کرتا ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ
اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ٥ اور جب کہا جاتا ہی اونکو پیروی کرو
اوسکی جو اوتارا ہی اللہ نی کہتی ہیں بلکہ پیروی کرینگی ہم اوسکی جو پایا ہمنی
اوپر اوسکی باپوں اپنوں کو اگرچہ تھی باپ اونکی نہ سمجھتی تھی کچھہ اور نہ راہ پاتی
تھی وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا
دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥ اور مثال
اون لوگوں کی جو کافر ہوئی جیسی مثال اوس شخص کی ہی کہ چلاتا ہی ساتھہ اوس چیز کی
کہ نہیں سنتا مگر بلانا اور پکارنا بہری ہیں گونگی ہیں اندہی ہیں پس نہیں سمجھتی ف
حق تعالی بیان فرماتا ہی جہل ونکا کہ اپنی ماں باپ کی عقل کو خدا تعالی کی حکمت
پر غالب اور زیادہ جانتی ہیں اور آپ اون باتوں کو سمجھتی نہیں جیسی چرواہا بکریونکو
آواز دیتا ہی وہ آواز سنتی ہیں اور یہ جانتی ہیں کہ ہمکو بلاتا ہی اور جو بات کہی تو کچھہ نہیں سمجھتی

گویا کہ اونکی راہ سمجہ کی بند ہوگئی ہی جیسا اندہا بہرا گونگا نہ آپ دیکہہ سکی نہ کسیکی بات سن سکی نہ کسی سی پوچہہ سکی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ای لوگون جو ایمان لائی ہو کہاؤ پاکیزہ چیزون سی جو کچہہ کہ روزی دی ہی ہمنی تمکو اور شکر کرو واسطی اللہ کی اگر ہو تم اوسکی عبادت کرنی والی **ف** پہلی آیت مین رخصت دی تہی حلال طیب کے حلال وہ کہ اوسکی ذات قبل کہانی کی حلال ہو جیسی اونٹ اور گائ اور بکری نہ جیسی ہاتہی اور شیر اور کتا اور گدہا اور طیب کہ حق غیر کا اوسمین متعلق نہ ہووے جیسی چوری اور لوٹ کا اسباب ہی اور رشوت اور سود نہو اور اس آیت مین طیبات فرمایا ہی مراد خوش مزہ ہین یعنی نفیس چیزین لذت کی کہانی منع نہین ہین کہاؤ اور شکر کرو پروردگار کا جسنی یہہ نعمتین بنائیں اور ہمکو دین اور واسطی ہماری روا رکہیں بخلاف ادیان نصاریٰ کی اور یہود کی کہ وہ بہت چیزون لذیذ کو چہوڑ دیتی ہین اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ سوائی اسکی نہین کہ حرام کیا ہی اوپر تمہاری مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچہہ کہ پکارا جاوی اوپر اوسکی واسطی غیر خدا کی پس جو کوئی بی بس ہو نہ حد سی نکلنی والا اور نہ بیجا ہیر پہیر کرنی والا پس نہین گناہ اوپر اوسکی تحقیق اللہ بخشنی والا مہربان ہی **ف** اس آیت میں کہتی ہین کہ چار چیزین گنی اور حرام بہت ہین سوا انکی جیسی جانور درندہ پرندہ اور چرندہ اور کیڑی زمین کی جیسی سانپ اور بچہو کہٹمل مچہر پہر حصر کیونکر درست ہووی گا جواب یہہ ہی کہ مراد یہہ ہی کہ جن چیزون کو لوگ کہایا کرتی ہین اونکی

تا ہتہ مین ہتی ہین یعنی تصرف اور قبضہ مین اونکی سو ہی حلال ہین ورجنگل کی اور زمین کے
اور دریا ہی کی چیزون کا ذکر نہین اور تحقیق یون ہی کہ حق تعالی نی اپنی کلام مین چار چیزین
حرام کیے ہین لیکن اپنی پیغمبر پر حوالہ رکھا ہی بعضی چیزونکی حلال اور حرام کرنی کا سورہ اعراف
مین فرمایا ہی ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث انہون نی اسی
آیتہ سی سمجہ کر بہت چیزون کا حلال اور حرام کا حکم فرمایا ہی بس حصر اون چیزکا ہی کہ بی
واسطہ حرام کیا ہی اپنی کلام مین اوس چیزکا کہ پیغمبر کو سمجہ دی ہی اور اونکی تابعت
ہمکو فرما دی ہے اور کہتی ہین سورہ مائدہ مین جو چیزین اور بتائی ہین گلا گہونٹی لاٹہی
ماری گرکر مری اور سینگ کی ماری اور درندہ کی پہاڑی اور تہان پر کاٹی یہ جو چیزین
یہان نہین اور قرآن شریف مین یہی جواب ہی کہ میتہ یہان وہ چیز ہی کہ جسکو بنام خدا
ذبح نہ کیا ہو وہ سب چیزین اسمین داخل ہین اور وہان میتہ وہ ہی کہ خود بخود اپنی
موت سی مر گیا ہو کسی ماری سی نہ موا ہو یہ چیزین اوسمین داخل نہین اس واسطی اونکو
جدا کیا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهٖ
ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا
يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
تحقیق وہ لوگ کہ چہپاتی ہین اوس چیز سی جو اوتاری اللہ نی کتاب سی اور مول لیتی
ہین بدلی اوسکی مول تہوڑا یہ لوگ نہین کہاتی بیچ پیٹون اپنون کی مگر آگ اور نہ بات
کریگا اونسی اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونکو اور واسطی اونکی ہی عذاب درد
دینی والا أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ

بالحق و ان الذين اختلفوا في الكتب لفي شقاق بعيد ٥
یہ لوگ وہ ہین جنہون نے مول لیا گمراہی کو بدلے ہدایت کی اور عذاب
کو بدلے بخشش کے پس کیا صبر کرنیوالے ہین وے اوپر آگ کی یہ اس واسطے
ہے کہ اللہ نے اوتارا ہے کتاب کو ساتھ حق کی اور تحقیق کہ جنہون
نے اختلاف کیا بیچ کتاب کی البتہ بیچ خلاف دور کے ہین ف اسی
رکوع مین جو آیت گذری تھی ان الذین یکتمون ما انزلنا مراد اوس
سے چھپانا نبوت کا اور بشارت کا تھا اور مراد اس آیت مین چھپانا
کسی حکم کا ہے واسطے طمع رشوت کے یا واسطے حق سمجھا جانے حق دار کے
ساتھ فریب کے اس کا ثمرہ یہی ہے کہ حق تعالی بسبب ناخوشی اور غصے
کے نظر رحمت سے نہ دیکھینگے اور بلا واسطہ نہ بولینگے اور ملائکہ کے
ہاتھ سوائے زجر اور توبیخ کے نہ کہینگے اور کفارت لیکر گناہون سے
پاک کرینگے جب اتنا ناخوشی ہوئی تو البتہ عذاب سخت درد دینے والا
ہوگا فرمایا کہ یہ جان کر باعث گمراہی کا اور عذاب کا اختیار کرتے ہین
ان کی سزا یہی ہے لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ
ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِي الرِّقَابِ نہین بھلائی یہ کہ پھیرو تم مونہہ اپنے کو طرف مشرق کے اور
مغرب کے اور لیکن بھلائی وہ ہے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور فرشتون کے

اورکتاب پر اور پیغمبرون پر اور دیا مال اوسکی محبت پر قرابت والون کو اور یتیمون
کو اور فقیرون کو اور مسافرون کو اور سوال کرنی والونکو اور بیچ گردن چہڑانی ہین وَ
اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا
وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا
وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥ اور قائم کرے نماز کو اور دی زکوۃ اور پورا کرنی والی ہیں
عہد اپنی کی جب عہد کرین اور صبر کرنی والی بیچ فقر کی اور بیماری کی اور وقت لڑائی کی
یہی ہین جنہون نے سچ بولا اور یہ لوگ وہی ہین پرہیزگار **ف** فرمایا کہ مدار نیکی
کا سمجھو اطاعت خدا کی ہی نہ کچھہ خصوصیت ہی مونہہ کرنی مین طرف مشرق کے
یا مغرب کے لیکن لفظون مین وَلٰکِنَّ الْبِرَّ زبر سی بی کو پڑہا جاہی اور یہ سمجھی
ایکی کام ہی اون لوگون کا کہ جنکا بیان آتا ہی اون لوگون مین پانچ صفتین
چاہی **اول** ایمان یعنی یقین اور اطاعت کی اوسکی پانچ شعبی ہین ایمان
بخدا اور قیامت اور ملائکہ اور ساتھہ کتابونکی اور پیغمبرون کی خاص کر اپنی وقتکا
نبی اور کتاب **دوسری** محبت اوسکی کہ اوسکی نام پر جو مال کہ بہت عزیز
ہاتہہ مین خرچ کیجی اوسکی چہہ شعبہ ہین احسان اقارب پر رحم پر یتیمان یعنی کچھہ
اور پرورش کرنا اور محتاجون کو دینا اور جو بنام خدا مانگتا ہو اوسکو
بہی دینا اور جو گرد مین گرفتار ہوگئی ہون اون کو چہڑانا جیسی
بندہ وان کو اور قرضدار کو اور جو آزادی چاہتا ہی اور مالک
اوسکا بن لیے نہین چہوڑتا اور جو غلام لونڈی مسلمان کافر کی ہاتہہ
یا ان ہیون کی ہاتہہ یا ظالمونکی ہاتہہ گرفتار ہوجاوین اونکی بہی خلاصی اونکی کرنا

اور تیسری حق تعالی کی حقوق جو اپنی ذمی پر ہین بدن پر اور مال پر جیسی نماز روزہ
زکوۃ ادا کرنا اور چوتھی عہد وفا کرنا لیکن فرمایا کہ جب عہد باندہی اوسوقت نیت وفا کی
مقرر چاہی اور بعد اوسکی اوسمین سعی کرنا اور جو غلبہ تقدیر سی نہ وفا ہوسکی امید بخشش کی ہی
اور پانچوین صبر کرنا اسکی تین شعبہ بیان فرمائی ہین فقر مین اور بیماری مین اور جنگ
کفار مین ان لوگونکا دعوا ایمان کا سچا ہی اور جو وعدہ اللہ کیواسطی پرہیزگار ونکے
ہین وہ انکو مسلم ہین یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ
فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی
ای لوگو جو ایمان لائی ہو لکہا گیا اوپر تمہاری برابر کرنا بیچ مارے گیون کی آزاد ساتھ
آزاد کی اور غلام ساتھ غلام کی اور عورت ساتھ عورت کے **ف** بعضی لوگ قصاص
کی معنی مشہور سمجہتی ہین کہ قاتل کو بدلی مقتول کی مار ڈالنا اس پر تفسیر آیتہ کی بہت مشکل
ہو جاتی ہی اسواسطی کہ قتلی بمعنی جمع مقتول ہی نہ قاتل اور یہ قصاص قاتل اور مقتول
مین ہی اور دوسری یہ کہ بہت قتل مین قصاص نہین جیسی دیوانہ یا لڑکا یا باپ بیٹی کو
مار ڈالی یا کوئی غلطی سی یا چہری سی مار ڈالی اونمین دیت ہے اور نہ قصاص ہی تیسری یہ
کہ حکم آزاد کا آزاد سی اور غلام کا غلام سی اور عورت کا عورت سی معلوم ہوا
اور مختلف قسمونکا نہ معلوم ہوا اسواسطی بعضی محققون نی فرمایا ہی کہ مراد قصاص سے
برابری ہی یعنی جو حکم ایک مقتول کا ہی آزاد و نمین ہی ساتھ سب شقونکی جیسی ہاتھ کے
ہاتھ سی یا پتھر سی یا لکڑی سی یا تلوار سی یا خنجر سی یا زہر سی مار ا جاوی جو حکم ایک آزاد
کا ہی وہی حکم سب آزادون کا ہی یہ نہین کہ اشراف کا یا عالم کا یا امیر کا کچہ حکم ہو اور
جاہل کا یا رذیل کا یا فقیر کا اور حکم ہوا اسی طرح سب غلاموں کا اور لونڈیوں کا ایک حکم ہی

کہ اوسکی قیمت دینی آتی ہی خواہ بہت خواہ تہوڑی اسی طرح سب آزاد عورتون کا
حکم یکسان ہی قصاص مین کچہ فرق نہین اور دیت عورت کی آدہی ہی دیت
مرد کی ہی اور اس سی منظور رد کرنا ہی قاعدہ جاہلیت کا کہ رزالی بدلی اشراف
کو نمارتی تہی کچہہ روپیہ دلادیتی تہی اور اشراف کے بدلی رزالی کی کئی کئی مین سے
کتنون کو مار ڈالتی تہی فرمایا کہ قاتل کو مارو خواہ کسیکو چاہی مارا ہو دس نے اور غیر
قاتل کو گو کہ بہت عزیز ہو قاتل کا ہرگز اوسکو نہ ماری فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ
شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ط ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ج فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
پس جو شخص بخش گیا واسطی اوسکی خون بہا ہی اوسکی سی کچہہ پیچہا کیا ساتہہ
اچہی طرح کی اور پہنچا دیا طرف اوسکی ساتہہ اچہی طرح کی یہ آسانی ہی پروردگار
تمہاری سی اور رحمت پس جو کوئی زیادتی کری پیچہی اسکی پس واسطی اوسکی
عذاب ہے درد دینی والا **ف** فرمایا کہ جب قصاص مین حق بندی کا ہی
جیسا اوسکو لینا درست ہے ویسا اوسکو بخشش کرنا درست پس ولی مقتول کے
اگر خون بخش کر مال لینا کرین یا خون بہا مین سی کچہہ بخشش کر کچہہ لینا کرین
پس دونون کو چاہی کہ ساتہہ خوبی کی معاملہ کرین مانگنی والی بسہولت
اور نرمی کی مانگین اور دینی والی بی حجت اور شتابی ادا کرین یہ مختار کرنا
قصاص مین اور خون بہا مین اور معاف کرنی مین بہت آسانی ہی واسطی
تمہاری اور جو معاملت کر کر پہر تعدی کرین اولیای مقتول کی مال لیوین اور پہر
قابو پاکر مار ڈالین یا قاتل والی قتل کر کر مال بھی نہ دیوین یا اسواسطی کہ کوئی

وارث مقتول کا بہی کا وہ بہی دعوی کریگا اوسکی وارثون کو بہی مارین یہ ظلم اور جہل
ہی اسکی سزا عذاب الیم ہی وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور واسطی تمہاری بیچ برابری کی زندگی ہی ای عقل والو
تو کہ تم بچو **ف** فرمایا کہ قصاص جاری کرنی مین بڑی فائدی ہین بہت لوگ
قتل سی بچتی ہین خوف قصاص سی اور بہت قاتل بچتی ہین قصاص مین ماری جانی سی
اور بہت قرابتی قاتل کی بچتی ہین مقتول کی وارثون کی کینہ لینی سی ان فائدون
کو سمجہا چاہئی كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ
خَيْرَاۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ لکہا گیا اوپر تمہاری جب حاضر ہوا ایک کو تم مین
سی موت اگر چہوڑ جاوی مال وصیت کرنا واسطی ماں باپ کی
اور قرابتیون کی ساتہہ اچہی طرح کی حق ہوا اوپر پرہیزگارون کے
فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ پس جو کوئی بدل ڈالی
اوسکو پیچہی اوسکی کہ سنا ہی اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ گناہ اوسکا
اوپر اون لوگون کی ہی کہ بدل ڈالتی ہین اوسکو تحقیق اللہ سننی والا
جاننی والا ہی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ
بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پس جو کوئی
ڈری وصیت کرنی والی سی کجی کو یا گناہ پس صلح کر دی درمیان اونکی پس نہین
گناہ اوپر اوسکی تحقیق اللہ بخشنی والا مہربان ہی **ف** اول

کتنی مدت لوگون کو اختیار دیا تہا کہ اپنا مال مرتی وقت جس طرح چاہو
بانٹ جاؤ پہر جب وکہلا دیا کہ اتنے حق دارون کا حق تلف ہوتا ہی
اور لوگ حق دارون کا حق نہین کرتی اول طریق تقسیم میراث کی آپ مقرر
فرمائی اور وارثون کی واسطی وصیت باطل ہے اس واسطے کہ یہ آیت منسوخ
ہوئی لیکن فی الحقیقت بالکل منسوخ نہین ہوئی اسواسطی کہ بعضی وقت کوئی
وارثون مین سی محروم یا محجوب ہوجاتا ہی اور حق اوس کا ثابت ہے اور بعضی
بعضی حق دارون کو جیسی نواسی اور بہانجی اور ماموں اور اونکی اولاد اور
خالائین انکی واسطی آپ میراث مقرر نہین فرمائی لیکن تہائی مال مین
مالک کو اختیار دیا ہی حق پہچان کر اون کے حق مین وصیت
کرجاوی کہ یہی ان کو ملی اس راہ کر یہ حکم منسوخ ہوا نہین بلکہ
ثابت ہے اور کتب کے معنی واجب کرنا نہو گا بلکہ حکم کرنا اباحت
اس تصرف کا یا استحباب واللہ اعلم اور اس صورت مین جو وصی دریافت
کری کہ ان کی حق مین وصیت بے موجب کرتا ہے تو اوسکو سمجہا دیوی
اور اصلاح کرواوے اور جنف کی معنی حق سی زیادہ دینا ہی
اور اثم کے معنی حق تلف کرنا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا
کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ
ای لوگو جو ایمان لائی ہو لکہا گیا اوپر تمہاری روزہ جیسا لکہا گیا تہا اوپر
اون لوگون کی جو پہلے تمسی تہی تو کہ تم پرہیزگاری کرو

ف قبل ہجرت کے رسم روزی کی نہ تہی قریش مین مگر عاشوری کی کعبہ معظمہ کو
نہلایا کرتی تہی اور نئی کپڑی پہنایا کرتی تہی اسواسطی کہ کہانی اور پینی کا
وہان نہ ہی روزہ رکہتی تہی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینی مین تشریف
لائی ماہ ربیع الاول تہا جب وہ سال گذرا اور پہلا عاشورہ آیا یہودیون
نی روزہ رکہا تہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پوچہا کہ تمنی آج کیون روزہ
رکہا ہی کہا کہ حق تعالی نی آج فرعون کو ہلاک کیا اور حضرت موسی کو اور اونکی
قوم کو نجات دی حضرت موسی نی شکر کا روزہ رکہا ہم بہی روزہ رکہتی ہین
فرمایا کہ نعمت حضرت موسی کا شکر ہمین بہی کرنا ہی آپنے بہی روزہ رکہا اور مسلمانونکو
فرمایا کہ رکہو جب دوسرا رمضان آیا یہ آیت نازل ہوئی لوگون کو حکم ہوا کہ اس
مہینی کا روزہ رکہنا ہی جو کوئی طاقت نہ پاوی بہتر اور جو محنت دیکہی اپنی ہر
روزی کی بدلی ایک فقیر کو کہلاوی اور اوسی مہینی مین جنگ بدر واقع ہوئی
اسکی پیچہی جو عاشورہ آیا فرضیت اس روزیکی موقوف ہو گئی اور اب سنت ہی
تیسری سال کی رمضان مین اگلی آیت نازل ہوئی شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ
اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ اوسمین حکم ہوا کہ سوا مریض اور مسافر کی لوگ بے روزہ نہین
رہ سکین اگلی ہو گا اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا
اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَ عَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَهٗ
فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَهُوَ خَیۡرٌ لَّهٗ ؕ
وَ اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝
دن گنتی ہوئی پس جو کوئی ہو تم مین سی بیمار یا اوپر سفر کی پس گنتی ہی اون

وہ کہ نہ رکہتی اور اوپر اون لوگون کی کہ طاقت رکہتی ہین اوسکی بدلا ایک کہانا
ایک فقیر کا بس جو کوئی کری نیکی پس وہ بہتر ہی واسطی اوسکی اور یہ کہ روزہ
رکہو تم بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم جانتی **ف** مراد یہی مہینا رمضان
کا ہی اور رخصت مریض اور مسافر کو یہی پارسی تہی قولہ تعالی وعلی الذین
یُطیقونہ فدیۃ طعام مسکین بہت عالم کہتی ہین کہ یہ منسوخ ہی
جیسی بیان ہوا اور بعضی کہتی ہین کچھہ حکم اسکا بہی باقی ہی ایک کہ جو بیمار ہو
اور امید تندرستی کی نہ رکہتا ہو یا بہت بوڑہا ہوا اور امید عود قوۃ کی نہ رکہتا ہو
وہ بدلی ہر روزہ کی ایک فقیر کو کہلا وی دوسری یہ کہ مراد صدقۃ الفطر ہی اہل
شکرانہ روزہ دارون کا ہی اور اونکی طفیل لڑکون کا اور غلام لونڈی کا ہی
لیکن اگلا لفظ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ سی
سمجھا جاتا ہی کہ مراد معنی منسوخ ہین واللہ اعلم بالصواب شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ مہینا رمضان کا وہ جو اوتارا گیا ہی بیچ
اوسکی قرآن مجید **ف** بیان کیا جاتا ہی کہ خاص کرنا ماہ رمضان کا
واسطی روزی کی اسواسطی ہی کہ جڑ دین کی اسی مہینا بندی ہی کہ قرآن شریف
نازل ہوا ہی اور یہ بہی علم الہی مین تہا کہ اس مہینی مین بہت امت خدمت
قرآن مجید کی بہت کرین گی چنانچہ تراویح مین اور سوا تراویح کی کلام اللہ
پڑہتی ہین اور اسی مہینی مین شب قدر انکو یعنی امت آنحضرت صلعم کو ملی کئی
کہتی ہین کہ اول وحی نازل ہوئی ہی بارہوین ربیع الاول کی پہلی دن
ایکتالیسوین برس مین عمر مبارک سی پہر کیون کہا کہ قرآن رمضان مین

نازل ہوا ہی علمانی روایاتسی دریافت کیا ہی کہ چالیسوین برس مین شب نصف شعبان مین حکم ہوا حضرت اسرافیل کو کہ لوح محفوظ سے نسخہ کلام مجید نقل کر کر بیت المعمور مین کہ وہ آسمان ہفتم پر ہی لا رکھین اور ملائکہ مقربین کو سمجھا دیوین اسکا بیان سورہ دخان مین ہے انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ پہر سوا مہینی کی پیچھی رمضان کے شب قدر مین ماہ رمضان کی بیت العزت مین کہ آسمان اول پر مقابل کعبے کے ہی لا رکھا اور جبسی شیاطینو نکو و ہانسی بند کیا کہ کوئی آیت کلام اللہ کی زبان ملائکہ کی سی سنکر مقابلہ قرآن کا نکرین اسکا بیان اس آیت مین ہوا و سمین کہ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر پہر جب صبح الاول آیا حضرت جبرئیل لیکے پانچ آیتین اقرا کی اوس جناب پر نازل ہوئین او ر تیئیس ۲۳ برس مین تمام کلام اللہ نازل ہو چکا اس مین تینون باتین درست ہین هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ہدایت واسطی لوگونکی اور دلیلین ہین ہدایت سی اور معجزی پس جو کوئی حاضر ہو تم مین اس مہینی کو پس چاہی کہ روزی رکھی اسکو اور جو کوئی ہو بیمار یا اوپر سفر کے پس گنتی سی اور دنونسی ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ تمہاری آسانی کا اور نہین

ارادہ کرتا ... تمہاری دشواری کا اور تو کہ پورا کرو گنتی کو اور تو کہ بڑائی کرو اللہ کی او ... پر کہ ہدایت کیا تمکو اور تو کہ تم شکر کرو **ف** فرمایا کہ قاعدہ ... کا ارشاد ہی واسطی لوگونکی اور پھر اونکی حکمتیں اور دلیلیں ہیں اور پھر اوسکی ساتھہ معجزا ہی صدق نبوت کا قولہ تعالی فمن شهد منكم الشهر فليصمه اسمیں روزہ مقرر ہو گیا اور روزی کی بدلی فقیر کو دینا موقوف ہو گیا اور مسافر اور بیمار کو رخصت افطار کی اور قضا کی ثابت ہی اور فرمایا کہ اتنی محنت میں بہت نعمتیں اور ثواب واسطی مسلمانونکی حاصل ہوگا اور تکبیر روز عید اور شکرانہ روزی کا فقرا کو دینا صدقۃ الفطر میں بیان کیا گیا ہی

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

اور جب سوال کریں تجکو بندی میری مجھسی پس تحقیق میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں پکارنی کو پکارنی والی کی جب مین پکارتا ہی مجکو پس چاہی کہ قبول کریں حکم میرا اور چاہی کہ ایمان لاویں ساتھہ میری تو وہ بھلائی پاویں **ف** ایک شخص نی جناب نبوت سی آکر پوچھا کہ پروردگار ہمارا نزدیک ہی کہ اوسی بطریق سرگوشی کی عرض کریں یا دور ہی کہ اوس سی فریاد کی پکاریں حق تعالی نی فرمایا کہ میں نزدیک ہوں جناب نبوت کا بھی واسطہ نہ کہا کہ تم جواب دو جب تم پکارتی ہو تو لو میں ہوں کہ مجکو اوسکی جواب ہم پہنچتی ہی بی سر کر بلکہ جب پکارتی ہو تم میں فرشتا سوال جواب دیتا ہوں لیکن یہ مہربانی کا حق ہی کہ جو میں حکم کروں اوسی قبول کرو اور واسطی کہنا میں تمہاری بھلائی اسکی یعنی اور نا کسی بہت لطیف اور عالی ہو سمجھی عاقبت جانو بلکہ اپنی ظاہر اور باطن میں کیسان حاضر سمجھو اور اسطرح کی قرب کی مثال مجہول لاو کہ اسی تمکو بہت فائدی اور درجی حاصل ہونگی جانا چاہی کہ قرب حق تعالی کا ...

طرح سی ہی ایک ہی ذات کہ کوئی ذرہ موجودات کا سوا اوسکی وجود اور قیام
نہین رکہتا دوسری ساتہہ علم قدرت کی کہ سوا اوسکی علم کی اور اوسکی ارادی
کی اور تاثیر کی کوئی چیز نہین ہوتی تیسری بطریق محبت کے اور حمایت کے
جو کہ ہی ازروی تجلی کی بیچ اونکی دلون کی جب یاد کرتی ہین اوسکو پانچوین
اعتبار رابطہ بندگی کی انبیا او سی ہی واسطہ راہ رکہتی ہین اور اولیا اونکی
تبلائی سی اوس تلک پہنچ جاتی ہین اور اولیا سی کم مرتبی والی جو اوس تلک
نہین پہنچتی حصول کردہ پیندگی اوس حال سی اوس تلک پہنچ جاتی ہین
اور عوام اوسکی طرف متوجہ رہتی ہین اور اوسکی بندگی کا اقرار کرتی ہین
اور ہر یک کو اپنی مرتبی کی موافق نزدیکی ہی اور قرب ہے أُحِلَّ لَكُمْ
لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ
لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ حلال کی گئی واسطی تمہارے
رات روزونکے رغبت طرف بی بیون اپنی کی وہ پردہ ہین واسطی تمہارے
اور تم پردہ ہو واسطی اونکی جانا اللہ نی یہ کہ تم تہی خیانت کرنی والی جانون
اپنی کو پس پہر آیا اوپر تمہاری اور معاف کیا تم سی فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ
وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ
أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ
فِي الْمَسَاجِدِ طلب کرو اون سی اور ڈہونڈہو جو لکہا ہی اللہ نے

واسطی تمہاری اور کہاؤ اور پیو یہاں تلک کہ ظاہر ہو جاوی واسطی تمہاری تاگا
سفید تاگی کالی سی فجر سی پہر پورا کرو روزی کو رات تلک اور مت ملاو انسی
اور تم اعتکاف کرنی والی ہو بیچ مسجدون کی تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝
یہ حدین ہین اللہ کی پس مت نزدیک جاؤ اونکی اسی طرح بیان کرتا ہی اللہ
نشانیان اپنی واسطی لوگونکی تو کہ وہ بچین وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ع ۲۳ اور مت کہاؤ مال اپنی
درمیان اپنی ساتہہ ناحق کی اور مت کہینچ لیجاؤ اونکو طرف حاکمونکی تو کہ کہا جاؤ
ایک ٹکرا مال لوگون کی سی ساتہہ گناہ کی اور تم جانتی ہو **ف** قولہ تعالی
احل لکم لیلۃ الصیام الرفث دستور جناب نبوت کا یہ تہا کہ جس بات
مین اپنی طرف وحی نہین آتی اہل کتاب کی عادت دیکہہ لیتی کہ اونکی پاس علم تہین تا
پیغمبرون کی جاری ہون کی اور یہود کا دستور تہا کہ شام کو روزہ کہول کر
جب تلک جاگتی رہتی کہاتی پیتی رہتی اور بیبیون سی صحبت رکہتی جہان سو گئی
اگلا روزہ شروع ہو گیا اور کہانا پینا موقوف کیا مسلمانون کو بہی یہی حکم
فرمایا تہا دو صحابیون سی اسمین تفاوت ہو گیا حضرت عمر نی اپنی بی بی
کی طرف رغبت کی اونہون نی کہا کہ میری آنکہہ لگ گئی تہی اونہون نی
کہا کہ بہانہ ہی ابہی تک رات نہین گئی وہ عذر نہ مانا دوسری ایک صحابی
تہی مفلس سارے دن کہیت پر پانی بہرا کیئی اور محنت کیا کیئی شام کو تہک

کہ ای بی بی سی کہا کہ کچھ کہانی کو ہی بی بی نی کہا کچھ نہین اب کہین سی قرض
لا کر پکاتی ہون وہ اوس تلاش مین گئین اتنی کہ روٹی تیار ہووی
ماندگی سی سو گئی جب روٹی تیار ہوئی بی بی نی اونکو سوتی پایا کہا کہ
افسوس ہے کہ سارا دن تمکون کہانی گذرا اور رات بن پہیر بن کہانی
گذری گا اوسی طرح اوہنون نی روزہ رکہہ لیا اگلی دن پہر محنت کو گئی
گرمی اور بہوک پیاس سی غش ہو کر گر پڑی حق تعالی نی اپنی بندون
پر مہربانی کی اور کہا کہ غروب آفتاب سی تا طلوع صبح صادق جو
چاہو کہاؤ اور پیو اور بی بیون سی صحبت کرو پہر صبح سی غروب
آفتاب تلک بیٹہے رہا کرو سونی جاگنی سی کچھہ خلل نہین روزہ مین لیکن اعتکاف
مین کہ قید مسجد کی رہنی کی ہوتی ہی صحبت عورتون سی چہوڑ دے اس حد کو خوب طرح
محافظت کرو پہلی اتنا نازل ہوا تہا حتی یتبین لکم الخیط الابیض
من الخیط الاسود بعضون نی یہ سمجہہ دو دہاگی تکیہ سی باندہ رکہی جب تلک اندہیرے
مین دونون کا فرق معلوم ہوا کہاتی گئی حکم نازل ہوا یعنی لفظ من الفجر کا پیچہی نازل ہوا
کہ مراد ان تاگون کی سفیدی صبح کی اور سیاہی شام کی ہی ڈہونڈہنگی اور جناب
نبوت صلعم نی سمجہایا کہ لمبی صبح کناری سی سر کی طرف معتبر نہین جب چوڑاؤ
مین پہیل نی لگی جنوب سے شمال کیطرف وہ صبح یہی ہی اوس سی روزہ شروع ہاتی
پہر فرمایا کہ روزہ جو مباح کہانون سی پرہیزی اتنی وقت آئی لیکن وہ جو حرام کہانی
سی پرہیز نہ کیا جیسی لوگونکو حاکمونکی آگی لیجا کر ڈہنڈوانا اور اونکا مال کہا جانا سارا
عمر دن رات صبح شام حرام ہی اس سی ہمیشہ بچئی تو خدا تعالی کی عذاب سی نجی

قوله تعالی ثم اتموا الصیام الی اللیل بعضی کہتی ہین کہ رات تہوڑی سی روزی
مین داخل کرلی جی یہ نہین سمجہتی کہ الی کا لفظ کبہی کسی کو داخل کری اور نکال
دیوی جو چیز داخل ہی وہ داخل رہتی ہی اور جو نکلی ہی وہ نکلی رہتی ہی
اور رات دن سی نکلی ہوئی ہی دوسرے یہ نہین سمجہتی کہ جب رات داخل کرنی آئی ساری
رات داخل کر لیجئی اور جو نہ داخل کیجئی تو کوئی لحظہ بعد غروب آفتاب کی خواہمخواہ داخل
ہو جاتا ہی پہر قید رات کی کیا ضرور تیسری نہین سمجہتی کہ احل لکم لیلۃ الصیام مین
رات کو وقت حل کا فرما دیا ہی پہر حرمت رکہنی مخالف ہی اوسکی چوتہی نہین سمجہتی
کہ اس معنونکو خوب سمجہنی والی جناب نبوت صلعم تہی اونہون نی عمل مین بمجرد غروب
افطار کیا ہی اور قول مین جلد افطار کرنی کا بہت ثواب فرمایا ہی ف قوله تعالی
وانتم عاکفون فی المساجد معلوم ہوا کہ سوای مسجد کی کہین اور مکانمین بیٹہ رہنا خلوت
اعتکاف نہین اور حدیث سی معلوم ہوا کہ اعتکاف مین روزہ ضروری اور حاجت ضروری کی
سوا نہ نکلی اور عورت سی صحبت نکری کہ توڑ ڈالتی ہی اعتکاف اور جو کسی بیمار کو پوچہنا ہو تو چلتی چلتی
پوچہ لیوی اوسکی آگی کہڑا ہو کر نہ پوچہی اعتکاف تین طرح کا ہی تسی واجب جو مانا ہی دوسری
دہاخر رمضان کی سنت ہی اور باقی نفل ہی امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ ایک دن رات سی کم اعتکاف
نہ چاہی امام ابو یوسف کہتی ہین کہ اکثر دن رہنا مسجد مین بہ نیت اعتکاف کی ہو جاتا ہی امام محمد کہتی
ہین کہ جو نیت اعتکاف کر ایک ساعت ہی رہے تو اعتکاف ہوا لیکن روزہ چاہی یسئلونک
عن الاہلۃ قل ہی مواقیت للناس والحج سوال کرتی ہین تجکو چاند دیکہنی سی کہ
وہ وقت ہین اسطی لوگونکی اور واسطی حج کی ف کہتی ہین لوگون نی پوچہا ایک بات نجوم کی کہ
آفتاب یکسان رہتا ہی چاند پتلا اور موٹا کیون ہوتا ہی حق سبحانہ تعالی نی جواب اسکا

یون فرمایا کہ اسکی فائدی تم جان لو اور اسکا سبب تم آسانی سی سمجھو گی اور نہ تم (؟)
کام ہی اور محقق لوگ کہتی ہین کہ سوال حکمت سی تہا فرمایا کہ یہ لوگونکی معاملت
اور حق تعالی کی عبادتون مین جیسی روزہ اور حج ہی نشانیان علام چاہی تہین اصطلاح
خلق کی اور زمین نشانی سبکو نہین ہو سکتی حق تعالی نی آسمان مین ایک
چیز بنادی مختلف الاحوال کہ وہ اس کام ہی وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ
مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اور نہین بہلائی
یہ اسکی کہ آؤ تم گہرون مین پچہاری اونکی سی اور لیکن بہلائی اوسکی ہی جو
ڈری اور آؤ گہرون مین دروازون اونکی سی اور ڈرو اللہ سی توکہ تم
فلاح پاؤ **ف** جہالت عرب کی سی یہ تہا کہ احرام باندکر گہر مین نجاتی اور
جو ضرور ہوتا پچہواڑی سی کود کر آتی حق تعالی نی فرمایا کہ پیچہی آنی سی کچہ
بہلائی نہین اور دروازی سی آنی مین کچہ برائی نہین بہلائی سب پرہیزگاری
مین ہی گناہون سی بچیی اور طاعتون پر مشغول ہو جیی اور گہر مین دروازی سی
آیی اور گہر کی ا آنی مین کچہ ہرج نہین ہی وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ۝ اور لڑو بیچ راہ خدا کی اون لوگون سی کہ لڑتی ہین تمسی اور مت
زیادتی کرو تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا زیادتی کرنیوالون کو **ف** کئی
مہینی ہین حج کی کہ آیات الحج اشہر معلومات کے بیان مین آوینگی کئی مہینی
ہین حرام کہ منہا اربعۃ حرم مین مذکور ہوئی ہین ماہ حرام چار ہین ماہ ذیقعدہ

ذوالحجہ محرم اور ماہ رجب اس چار مہینی مین حضرت ابراہیم کی ملت سی لڑائی
کرنا مارنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپسمین لڑنا اور کسی کو مارنا عداوت سی
حرام تھا ایکدن اتفاق ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کافرون پر لشکر
بھیجا تہا بھیجی ہے مارنی کو اونہون نی جانا کہ آج تیسوین جمادی الثانی کی ہے
اور حقیقت مین غرہ رجب تہا اونہون نے جو مارا کافرون نی طعنہ دیا
کہ تم ملت ابراہیمی کا دعوی کرتی ہو اور اونکی شریعت کو نہین مانتی حق
تعالی نی فرمایا کہ تمہاری واسطی جہاد عبادت ہی اور واسطی خدا کی اور واسطی
دینکے مقرر ہوا ہی اور عبادت ان مہینون مین بڑا ثواب ہے اور پہلی لڑائیان
بہ نفسانیت کے ہوتی تہین وہ منع تہین پس ان مہینون مین کافرون کو بھی
بی تحاشا مارو اور ایک مسلمان دوسری مسلمان پر جیرہ نجاوی اور جو ایک
ظلم سی جیرہ جاوی پھر اوسکی دفع ایذا اوسکو ماری اس مدعا کو کئی جا کہہ گئی
طرح سی فرمایا ہے یہان یون فرمایا کہ مہینون میں اور زمین حرم مین کافر سالہا تمکو ایذا
دیتی ہین اگر تم بھی ایکوقت ایذا دی تو کیا قباحت ہے اور حرمت مکان
حرم کی بھی اسیطرح ہے جو تمکو ایذا دی تم بھی اوسکو ایذا دو وَاقْتُلُوهُمْ
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ
وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ اور مارو اون کو جہان پاؤ اونکو اور
نکالدو اون کو جہان سی نکال دیا ہی تمکو اور بت پرستی سخت تر ہی قتل سی
ف فرمایا کہ یہان مہینون مین کفر کرتی ہین اور کفر بہت زیادہ ہی
قتل سی اور کفر کا دفع کرنا بہت لازم ہے اور اونکا مارنا بہت بہتر ہے

لیکن جو کوئی ذمی ہو یا امان لیوی اوس کو نمارو اور فرمایا کہ مکان دفع
مین حرمت مکان حرم کی اور ماہ حرام کی باقی نہین رہتی اسواسطی کہ
بحرمتی پہلی نی کی وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ
يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ
جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
اور مت لڑو اوسنی نزدیک مسجد الحرام کی یہان تک کہ لڑین تمسی بیچ اوسکی
پس اگر لڑین تمسی پس مارو اون کو اسیطرح ہی سزا کافرون کی
پس اگر باز رہین پس تحقیق اللہ بخشنی والا مہربان ہی وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ
لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا
عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ اور لڑو اون سی یہان تک کہ نہ رہی
بت پرستی اور ہووی دین واسطی اللہ کی پس اگر باز رہین پس نہین زیادتی
کرنا مگر اوپر ظالمونکی الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ
قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ
مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝
مہینا حرمت والا بدلی مہینی حرمت والی کی اور حرمتون کا بدلا ہی پس جو
زیادتی کری اوپر تمہاری پس زیادتی کرو اوپر اوسکی ساتھ برابر اوس
چیز کی جو زیادتی کری اوپر تمہاری اور ڈرو اللہ سی اور جانو یہ کہ تحقیق اللہ ساتھ
پرہیزگارون کی ہی وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور خرچ کرو بیچ
راہ خدا کی ف اور فرمایا کہ اس جہاد مین بہت خرچ کرنا بہت ثواب ہی

اور جو کوئی اس مین حرج نکری آخر کفار اسپر غلبہ کرینگی اس سبب سے دنیا اور دین دونو خراب ہونگی وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور مت ڈالدو ہاتون اپنی کو طرف ہلاکت کے اور نیکی کرو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالون کو ف یعنی ہاتہون کو ہلاکت مین ڈالنا اپنی ذات کو ہلاک کی درمیان مین ڈالنا ہی وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ط اور پورا کرو حج اور عمرہ کو واسطی اللہ کی ف چہٹی برس ہجرت سے پیغمبر صلعم بشوق زیارت کعبہ قربانیان لیکر چلی اور قریب مکے کی حدیبیہ ایک مکان ہے وہان جا پہنچی کفار نی مزاحمت کے اس بات کا کہ راہ مین بند ہو جاوی حکم نازل ہوا کہ جب احرام باندہو تو پورا کرو اور جو راہ مین رک جاؤ تو قربانی بہیج دو مکہ معظمہ مین اور تاریخ اور وقت مقرر کر رکہو جس دن جانو کہ وہان قربانی حلال ہوئی اوس وقت تم یہان احرام کہول ڈالو اور جب فرصت پاؤ قضا کر لو اور احرام مین سر مونڈانا منع ہی لیکن جو کوئی لاچاری سی درد کی یا جوؤن سی منڈاوی ایک اوس کا بدلا دیا چاہئی یا تین روزی متواتر رکہی یا دو دو سیر گیہون چہہ فقیرون کو دیوی یا ایک بکری ذبح کر کر فقرا کو دیوی اور جو کوئی مکی سی باہر سفر کر کر مکی جاوی اور مہینون حج کی مین عمرہ کر کر مکہ مین رہی یہان تک کہ حج کر لیوی اوسکو بہی شکر ان دونو نعمت کا قربانی دینی چاہئی اور جو میسر نہو تو ساتوین اور آٹہوین اور نوین ذی الحجہ کو روزہ رکہی اور جب حج کر کر گہر آوی تو سات روزی اور رکہی اور جو مکی کا رہنی والا ہو مہینون حج کی مین عمرہ کری اور پہر حج کر لیوی اوسی کچہہ نہین دینا آتا اور جانا چاہئی

کہ مکی مین پہنچی سی تین طرح عبادت ہوتی ہی سوا طواف کی ایک یہ کہ فقط حج
کو یا فقط عمری کو جاوی دوسری یہ کہ حج اور عمرہ ایک احرام مین جمع کری
تیسری یہ کہ دو احرام سی ایک سفر مین ادا کری پہلی کو افراد دوسری کو قران اور
تیسری کو تمتع کہتی ہین قران مین اور تمتع مین قربانی واجب ہے اور اکیلی حج مین
اور عمری مین قربانی سنت ہی جانا چاہیی کہ حج نام اسکا ہی کہ مہینون حج
کی مین ہو اون کا بیان اگلی آیت مین آتا ہی احرام حج کا باندہی اور جاکر
مکی مین ایک طواف سنت کا کری پیچہی اوسکی قافلی حج کی ساتہہ آٹہوین تاریخ
منا مین مقام کری نوین تاریخ منا سی سوار ہو کر وادی نمرہ مین کہ عرفات کے
کناری سی ملا ہوا ہی اوتر بیٹہی اور کہانی سی فراغت کرکی اور حاجات ضروری کو
رفع کرکی اور دن ڈہلی غسل کرکی ظہر اور عصر اکہٹی ایک اذان اور دو اقامت
سی بغیر ملانی نوافل کی صرف فرض پڑہ کر اور سوار ہو کر عرفات کی میدان مین
کہ کئی کوس اوس کا پہلاو ہی حاضر رہی کہڑی یا بیٹہی یا سوار ہو کر یا پیادہ پا ہی
اور ذکر حق تعالی کا کیی جائیی بعد غروب آفتاب کی وہان سی پہر کر جانب
مکی کی مزدلفہ مین کہ راہ مین ہی مقام کری اور نماز مغرب اور عشا کی وہان جا کر
پڑہی اور رات کو رہی نماز صبح کو اندہیری مین پڑہ کر اور مشعر الحرام مین آ کر کہڑا
ہو سورج کی نکلنی کو ذی دم پہلی طرف منا کی چلی وہان تین مناری ہین اوس دن
دسوین تاریخ کو پہلی منار یکو ساتہہ کنکریان ساتہہ الله اکبر کی کہکر مار کر منا کی
میدان مین آوی پہلی جو قربانی ہو ذبح کری پہر حجامت بنوائی پہر غسل کرکر کپڑی
پہن کر خوشبو لگا کر احرام اوتاری مگر عورتون سی صحبت نکری اور سوار ہو کر طواف

طرف کعبے کی جاوے وہان طواف کرکر اور صفا اور مروا مین سات دفع پہر کر پہر منےٰ مین
آرہے اور راتکو منےٰ مین رہے بعد طواف کی صحبت عورت کا مضائقہ نہین
گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین منےٰ مین رہے تینون دن ہر روز دوپہر کی
بعد جاکر پہلے ایک منار کو کہ نزدیک ہے منےٰ سے سات کنکریان ساتہ تکبیر کی مارے
پہر دوسرے منار کو جو اوسکے برے ہے اوسکو بہی سات کنکریان تکبیر کی ساتہ مارے
پہر تیسرے منار کو جو جانب مکے کی ہے جسکو پہلی دن مارا تہا اسطرح ہر روز مارے یہ
سب کنکریان ہوئین یہ کنکریان مزدلفہ سے اوٹہا لاتے ہین اور تیرہوین تاریخ
ظہر پیچہے کوچ کرے اور میدان محصب مین کہ کنارے مکے کی ہے آرہے اور وہانسے
طواف کعبے کا کہ واجب ہے واسطے رخصت کی ادا کرکر اپنے اپنے گہر کو کوچ کر جاوین
یہ بیان حج کا ہوا اور عمرا یہ ہے کہ حرم سے باہر احرام عمرے کا باندہے اور آنکر
مکے مین ساتہ مرتبے گرد کعبے کی پہرے اور ساتہ بار صفا اور مروہ کی بیچمین پہرے اور
پہر سر مونڈکر حلال ہو جاوے عمرے کا وقت سارا برس ہے مگر وہ پانچ دن حج کی
منع ہے جاننا چاہئے کہ احرام نام اسکا ہے کہ آدمی سب کپڑے بدن سے اوتارے جیسے ٹوپی اور
پگڑی اور جامہ اور کرتا اور پاجامہ اور موزہ اور نہاوے اور دو کپڑے ایک لنگی
اور ایک تہبند باندہے اور مرد سر ننگا رکہے اور عورت مونہہ ننگا رکہے اور حجامت
نکرے اور کنگہی نکرے اور بال بدن کے نلیوے اور ناخون نکاٹے اور جون نمارے اور
شکار نکرے اور خوشبو نلگاوے اور عورتوں سے صحبت نکرے مگر جو حاجت نہانے
کی احتلام سے ہووے اور عورت واسطے پاکی حیض کی اور نفاس کی صرف پانی
بن مصالحون کی نہالیوے اور کنگہی نکرے اسکے پیچہے کپڑے پہن کی دو رکعت

نماز کی پڑہی اور دعا کری الہی مین ارادہ کرتا ہون حج یا عمری کا یا دونون کا مجہہ پر آسان
کر اور مجسی قبول کر اپنی فضل سی لیکن احرام حج کا نہین ہوتا مگر ستر دن مین ماہ
شوال اور ذیقعدہ اور نو دن ذی الحجہ کی اور احرام مین حدین مقرر ہین اونکو میقات کہتی
ہین اور میقاتین پانچ ہین مدینی والونکو ذو الحلیفہ اور شام والون کو جحفہ اور عراق والونکو
ذات عرق اور نجد والون کو قرن المنازل اور یمن والون کو یلملم اور ہندوستان والی جو
جہاز مین جاتی ہین یلملم کی سامنی سی احرام باندہتی ہین اور جو اس میقات اندر سی
آوی وہ اپنی گہر سی احرام باندہی یہانتلک کہ مکی والی مکی سی اور حرم والی جب
احرام باندہنی لگین بعد نماز کی کہین لبیک لبیک لا شریک لک
ان الحمد والنعمة لک والملک لک لا شریک لک یہ بجای تکبیر نماز کی
ہی اس سی احرام شروع ہوتا ہی پہر پیچہی اسکی بعد ہر نماز کی اور وقت ملاقات کی قافلونکی
اور بعد دو دو گہڑی کی یہ تسبیح کہتا رہی فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ
وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ
اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ
اِلَى الْحَجِّ پس اگر گہیری جاؤ تم پس جو میسر ہو قربانی سی اور مت مونڈو
سر اپنی کو یہان تلک کہ پہنچی قربانی جا کہہ حلال کی پس جو ہی تم مین بیمار
یا اوسکو ایذا ہی سر اوسکی سی پس بدلا ہی روزون سی یا خیرات سی
یا ذبح سی پہس جب امن مین آؤ پس جو فایدہ اوٹہاوی عمرہ سی طرف حج کی
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ
يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ ۔ پس جو میسر ہو قربانی سی پس جو نہ پاوی پس روزی
رہین تین دن کی بیچ حج کی اور سات جب پہر جاؤ تم یہ دس ہوئی
پوری یہ واسطی اوس شخص کی ہی کہ نہ ہون اہل اوسکی رہنی والی مسجد الحرام
کے اور ڈرو اللہ سی اور جانو یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہی اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ
مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ
وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي
الْأَلْبَابِ ۔ حج کی کئی مہینی ہین معلوم پس جسنی فرض کری بیچ اونکی حج کو پس نہین رغبت طرف
عورتونکی اور نہین گناہ کرنا اور نہین جہگڑنا بیچ حج کی اور جو کروگی تم بہلائی سی جانتا ہی
اوسکو اللہ اور خرچ کیا کرو پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا پرہیزکاری اور ڈرو مجہسی ای
صاحبو عقل کی ف الحج اشہر معلومات معلوم ہوا کہ کام حج کی پانچ دن مین
ہوتی ہین اور حج کی جو کئی مہینی فرمائی مراد احرام مجہسی ہی چنانچہ فرمایا فمن فرض فیہن الحج
لیکن جو منع ہی احرام مین اونکی کی سی ایک بکری دینی آتی ہی مگر جماع سی احرام ٹوٹ
جاتاہی مگر دوبارہ پہر کان میقات پر جاکر احرام باندہی اور آپسمین جہگڑنی سی احرام جاتا ہی اور
نہ دینا آتا ہی مگر ثواب احرام گہٹ جاتا ہی ف وتزودوا بعضی نادان گہر
سی بی خرچ نکلتی اور کہتی کہ ہم خدا کی مہمان ہین ہمکو کہانا دیوی گا پہر راہ مین لاچار
ہوکر بہیک مانگتی اللہ نی فرمایا کہ خرچ لیکر چلا کرو کہ بڑا فایدہ بہیک مانگنی سی بچنا ہی

اور حق تعالی نی حرج بہی دیا ہی جو حق تعالی نہ دیتا تو کہاں سی ملتا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ
عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ
قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ نہیں اوپر تمہاری گناہ یہ کہ ڈہونڈو فضل رب اپنی کا
پس جب پہرو تم عرفات سی پس یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کی اور یاد کرو
اسکو جیسا ہدایت کیا تمکو اور تحقیق تہی تم پہلی اوسی البتہ گمراہونسی **ف**
بعضی لوگ کہ مال سوداگری لیجاتی تہی حج مین بعد لانی ایمان کی اسی انکار کرنی
لگی کہ طلب دنیا کرتی ہین عبادت مین حکم ہوا کہ جو سوداگری کا نفع چاہو تو مضائقہ
نہین قولہ تعالی فاذا افضتم فرمایا کہ بعد عرفات کی صبح دہم کو بہی مشعر الحرام مین
کہڑا ہونا ضرور ہی اور خدا کو یاد کیجی اور قریش کیا کرتی تہی کہ مزدلفہ سی باہر عرفات
تک نجاتی کہ ہم نگہبان حرم کی ہین باہر نجاوینگی حق تعالی نی کہ عرفات تک جاو
اور پہر وہان سی جہان سی لوگ پہرتی ہین اور فرمایا ہر وقت دعا مین آخرت
کی فکر بہولو مت اور عذاب آگ کی سی پناہ مانگتی رہو ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ
أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ پہر پہرو جہانسی
پہرتی ہین لوگ اور بخشش مانگو اللہ سی تحقیق اللہ بخشنی والا مہربان فَإِذَا قَضَيْتُم
مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ
ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ پس جب کر چکو تم عبادتین اپنی پس یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرتا ہی تمہارا
باپون اپنون کو یا زیادہ یاد کرنا پس بعضی لوگونمین سی وہ ہی کہ کہتا ہی ای رب

ای رب ہمارے دی ہمکو بیچ دنیا کی اور نہیں اوسکو بیچ آخرت کی کچھ حصہ

وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ اور بعضے مومنین سے وہ ہے کہ کہتا ہے ای پروردگار ہمارے دی ہمکو بیچ دنیا کی بھلائی اور بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ سے یہ لوگ واسطے اونکی ہے نصیب اوس چیز سے کہ کمایا اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب

وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور یاد کرو اللہ کو بیچ دن گنتی ہوئی کی پس جو جلدی کرے بیچ دو دنوں کی پس نہیں گناہ اوپر اوسکی اور جو پیچھی رہی پس نہیں گناہ اوپر اوسکی جو پرہیزگاری کرے اور ڈرو اللہ سے اور جانو یہ کہ تم طرف اوسکی اکٹھی کیے جاؤ گے

ف مراد اوس سے کہ گیارہوین بارہوین تیرہوین مینا مین رہنے اور بعد ہر نماز تکبیر کہنی چاہیے قولہ تعالی فمن تعجل فی یومین فرمایا کہ اگرچہ رہنے کی دن تین ہیں تیرہویں تک لیکن بیچ بارہوین تک درست ہے اور جو بارہوین تاریخ کو دو دن کی کنکریاں مار کر کوچ کر جاوے

درست ہے گناہ نہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ فِی الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا وَیُشْہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰی
سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ
وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ اور بعضے لوگون ہین وہ ہی کہ خوش لگتی ہی
تجکو بات اوسکی بیچ زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہی اللہ کو اوپر اوس
چیز کی جو بیچ دل اوسکی کی ہی اور وہ بہت جھگڑالو ہی اور جب حاکم ہوتا ہی
سعی کرتا ہی بیچ زمین کی تو فساد کری بیچ اوس کی اور ہلاک کری
کھیتی کو اور جانورون کو اور اللہ نہین دوست رکھتا ہی فساد کرنیوالون کو
ف یہ آیتین بیچ حال منافق اخنس بن شریق سقفی کی کہ بڑا حریص دنیا
اور مکار تھا اور قسمین کہاتا تھا روبرو پیغمبر خدا کی کہ مین تمہارا بڑا محب
ہون اور حضرت پیغمبر بہی اوسکی عزت اور حرمت کرتی تہی اور ہمیشہ اوسکی
ایسی باتین نفاق اور حرص دنیا کی ہوتی رہتی تہی نازل ہوئین ہین بادیر
دو قسم دعا کرنیوالی کی فرمائین ایک طالب دنیا کی فقط اور ایک طالب دنیا
اور آخرت کی دونون کی اور دو نو قسمونکی مثال فرمائی کہ بعضی لوگ دنیا کی
کسب مین و زینت مین خوب عقل چلاتی ہین اور باتین بناتی ہین اور روٹی اسکی
کہ اونکو سچا جانی اور اونکی محبت دل مین کہی قسمین کہاتی ہین اور خدا کو شاہد کرتی ہین
عداوت اور حسد ہی اور حقیقۃ پاوین بیچ مین حلق کو اور ملکی مال کو ایذا دوین اور اوسکی ساتھ

دل ہین کہ اگر خدا کو ملی تو یہ ڈرانا ہی برا لگتا ہی وَاِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝
اور جب کہا جاتا ہی واسطی اوسکی ڈر تو اللہ سی پکڑتی ہی اوسکو عزت
ساتھہ گناہ کے بس کفایت ہے اوسکو دوزخ اور البتہ بری ہی بچھونا
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ اور بعض لوگون مین سی وہ شخص ہی کہ بیچتا ہی
جان اپنی کو واسطی چاہنی رضامندی اللہ کے اور اللہ شفقت کرنیوالا ہی
ساتھہ بندون کی ف اور مقابل اونکی وہ لوگ ہین کہ اپنی جان خدا
کے راہ مین بیچ چکی ہین سزا اونکو دریغ جان کا ہی اور نہ مال کا لائق
رحمت الٰہی کے وہی ہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ
كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ای لوگو جو کہ ایمان لائی ہو داخل ہو بیچ اسلام کی ساری اور
مت پیروی کرو قدمون شیطان کی تحقیق وہ واسطی تمہاری دشمن ہی ظاہر
ف بعضی لوگ تھے یہودی کہ اسلام لائی لیکن اونٹکی گوشت سی نفرت
رکھتی تھی اور ہفتہ کی تعظیم کیا کرتی تھی جیسا کہ اب بعضی ہندو مسلمان
ہو گئی ہین لیکن گائی کی گوشت سی انکار رکھتی ہین یا بعضی رسمین کفر کی نہین
چھوڑتی فرمایا کہ ظاہر اور باطن سی اسلام مین داخل ہو اور عادات اسلام ہے

کی قبول کرو خدا پرستی کفر کی رکہو گی او تمنی متابعت شیطان بہین ہو گی پہر اگر
اس پر بہی نہ باز آوگی خدا زبردست ہے چند روز ڈہیل دیگی آخر اوس کا
انتقام لیگا فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ
الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ پس اگر ڈگمگا و تم
پیچہی اسکی کہ آئین تمہاری پاس دلیلین پس جانو یہ کہ اللہ غالب ہے
حکمت والا هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ
مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝ نہین انتظار کرتی مگر یہ کہ آوی اون پاس اللہ بیچ سایون
بادلون کی اور فرشتی اور فیصل ہو کام اور طرف اللہ کی ہی پہر جاتی این
سب کام ف خدا تعالی کا آنا یہی ہی سایبانون این ابر کی
کہ بیچ اوس کا عذاب آوی اور حق کہین وہ نہین کہ آوی اور پہر حضر کی
پاس حاضر رہی سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ
بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ
فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ سوال کر بنی اسرائیل سی کتنی دین ہمنی
اونکو نشانیان ظاہر اور جو بدل ڈالی نعمت اللہ کی کو پیچہی آسکی کہ آئی
اوسکی پاس تحقیق اللہ سخت عذاب والا ہی ف سرزنش ہی یہود کو
کو باوجود پہچاننی نبوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی اتنی ہر طرح نعمت

انکار اور عناد رکھتے ہیں سبب طمع دنیا کی اور مسلمانوں کی تمسخر اور تحقیر کرتے
ہیں زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ
مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ زینت دی گئی ہے واسطے ان لوگوں کے
کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی اور ٹھٹھا کرتے ہیں ان لوگوں سے کہ ایمان لائے
اور جو لوگ کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اونکے ہونگے دن قیامت کے بیچ اونپر فوقیت
رکھیں گے اور اللہ رزق دیتا ہے جسے چاہے بغیر حساب کے کَانَ النَّاسُ
اُمَّۃً وَّاحِدَۃً فَبَعَثَ اللّٰہُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ
وَاَنْزَلَ مَعَھُمُ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْہِ
وَمَا اخْتَلَفَ فِیْہِ اِلَّا الَّذِیْنَ اُوْتُوْہُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْھُمُ
الْبَیِّنٰتُ بَغْیًۢا بَیْنَھُمْ فَھَدَی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا
فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِہٖ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
تھے لوگ امت ایک پس بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے
اور اوتاری ساتھ اونکے کتاب ساتھ حق کے تو حکم کرے درمیان لوگوں کے
بیچ اوسکے کہ اختلاف کرتے ہیں بیچ اوسکے اور نہ اختلاف کیا بیچ اوسکے
مگر جو لوگ کہ دیے گئے ہیں اوسکو پیچھے اسکے کہ آئیں اونکے پاس دلیلیں
سرکشی سے درمیان اپنے پس راہ دکھائی اللہ نے اون لوگوں کو جو ایمان لائے

ساتھ اوس چیز کی کہ اختلاف کیا تھا اونھون نی بیچ اوسکی ساتھ حکم اوسکی
کی اور اللہ راہ دکھاتا ہی جسی چاہی طرف راہ سیدہی کی **ف** کہتی ہین کہ یہ
پہلی حضرت نوح سی تہا پیچہی کئ تک بیک پیغمبر ہوتی گئی بعضون پر کتاب
بہی نازل ہوئی اور جو اون ہین سی مسلمان ہوئی پہر آپسمین کہی کئی مذہب
مخالف نکالنی لگی جنکی حق مین ہدایت مقرر ہتی وہ اصل دین پر قایم رہی
اور پیغمبرون نی جو پہلی اختلاف کہودیی تہی امتون نی ویسی اختلاف اور
نکالی اور بعضی کہتی ہین کہ ہر پیغمبر صاحب شریعت کی آنی کا حال ہی کہ پہلی
وہ قوم ایک مذہب پر ہوتی ہی جنمین وہ پیغمبر آئی کسی نی مانا کسی نی
نمانا کفر کرنیوالی سرکشی سی کفر کرتی ہین اللہ کی دین ہین شبہہ نہین کی
أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا
مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ يَسْأَلُونَكَ
مَاذَا يُنفِقُونَ کیا گمان کیا تمنی یہ کہ داخل ہو بہشت مین اور ابہی نہین آئی
تمہاری پاس حالت اون لوگونکی جو گذری پہلی تمسی لگا اونکو فقیری اور بیماری
اور ہلائی گئی یہانتک کہ کہا پیغمبر نی اور اون لوگون نی کہ ایمان لائی تھی
ساتھ اوسکی کب ہوگی مدد اللہ کی خبردار ہو تحقیق مدد اللہ کی نزدیک ہی
سوال کرتی ہین تمسی کیا خرچ کرین **ف** فرمایا کہ جنکو مدد ہی

ہوتی ہی طرف سیدہی راہ کی اون کو بہی آزمایش مین مصیبتین اور بہی
وقت ظہور وعد یعلین دیر ہوتی ہی اسباب سے گہبرانا عجا ہی قولہ تعالی
یسئلونک ایک آزمایشون مین سی یہ ہی کہ حکم ہوتا ہی مال کی
خرچ کرنی کا اور مال کی محبت ہوتی ہی اسو اسطی خرچ کرنا دشوار
ہوتا ہی لوگون نی پوچہا کہ خدا کی راہ کیا خرچ کرین کہا کہ جو چیز نفع
دینی والی ہی خلق کو وہ خرچ کرو لیکن وہان خرچ کرو جہان مرضی
اللہ کی ہی نہ جہان خواہش ہی نفس کی دوسری آزمایش یہ ہی کہ حکم
ہوتا ہی لڑائی کا کافرونسی اور یہ بہت دشوار ہوتا ہی کہ اسمین نقصان
جان کا اور بدن کا اور قبیلی کا ہوتا ہی لیکن اسکی فایدی جہان مین
بی شمار ہین خدا تعالی کو معلوم ہین قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ
فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ
وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ کہہ جو خرچ کرو تم
مال سی سو واسطی ماں باپ کے اور قرابت والون کی اور یتیمونکی اور فقیرونکی
اور مسافرون کی اور جو کروگی تم بہلائی سی پس تحقیق اللہ ساتہ اوسکی
جاننی والا ہی كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ
وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ
أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ع

لکھی گئی اوپر تمہاری لڑائی اور وہ ناخوش ہی واسطی تمہاری اور شاید
کہ مکروہ رکھو تم ایک چیز کو اور وہ بہتر ہو واسطی تمہاری اور شاید کہ دوست رکھو تم
ایک چیز کو اور وہ بُری ہی واسطی تمہاری اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین
جانتی يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ
كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ سوال کرتی ہین تجکو مہینی حرام سی لڑنا بیچ اوسکی کہہ لڑنا
بیچ اوسکی بڑا گناہ ہی اور بند کرنا راہ اللہ کیسی اور کفر کرنا ساتھ اوسکی
اور بند کرنا مسجد الحرام سی اور نکال دینا لوگون اوسکی کا اوس سی بڑا ہی نزدیک
اللہ کی اور کفر بڑا ہی قتل سی ف پہلی ہی اشارت گذری اور اب یہی
بیان ہوتا ہی کہ لڑائی چار مہینی حرام مین مقرر حرام ہی لیکن مسلمانون مین
اور کافرون سی لڑنا عبادت ہی اندنو مین عبادتکا ثواب بڑہ جاتا ہی
اسی واسطی فرمایا کہ کفر اور مسجد الحرام سی مسلمانون کو نکال دینا اور لوگونکو
اسلام سی اور مسجد الحرام سی بند کرنا بدتر ہی لڑائی سی ان مہینون مین
اور جہوٹی بڑائی واسطی دفع کرنی بڑی بڑائی کی وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ
حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا
وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ

فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور نہ ملین گے
چہوڑی جاوین تمسی یہان تک کہ پہیر دین تمکو دین تمہاری سی اگر کر سکین
اور جو کوی پہر جاوی تمسی ین اپنی دین سی پس مرجاوی اور وہ کافر ہو پس یہ
لوک کہوئی گئی عمل اونکی بیچ دنیا کے اور آخرت کی اور یہ لوک
رہنی والی آگ کی ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین ف
فرمایا کہ اونکی دشمنی دین پر ہے اور دین کہونی مین نقصان ہے
ہمیشہ ابدالآباد کا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ
اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ تحقیق جو لوک کہ ایمان لائی اور جنہوں نے
وطن چہوڑا اور محنت کی بیچ راہ اللہ کی یہ لوگ امیدوار ہین
رحمت اللہ کی اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی يَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ سوال کرتی
ہین تجکو شراب سی اور جوئی سی کہہ بیچ اونکی گناہ بڑا ہی اور نفع
واسطی لوگونکی اور گناہ اون کا بڑا ہی نفع اونکی سی ف
اول کی ہی اشارت آئی تہی کہ شراب اچھی نہین وہ جو کیا تہا

تتخذون منه سکرا ورزقا حسنا بناتی ہو کہجور اور انگور سی نشی
کرنی والی چیز اور رزق اچہا معلوم ہوا کہ مست کرنیوالی چیز اچہی نہین ایک
بار مدینی مین کسی شخص نی مہاجرین مین سی یاروان کی دعوت کی مغرب
کی وقت ایک صحابی امام ہوئی جماعت کی اونہون نی قل یا ایہا
الکافرون مین لا اعبد کو اعبد پڑہا مستی مین حکم ہوا
کہ نماز کی وقت شراب پیا کرو پہر لوگون نی صاف پوچہا شراب حلال
ہی یا حرام فرمایا کہ جوئی اور شراب مین دنیا کی فائدی بہی ہین اور
نقصان بہی ہین لیکن آخرت مین فقط نقصان ہی اور آخرت نقصان
بہت بڑا ہی اتنی بہت لوگ خبردار ہوئی اور شراب پینا چہوڑ دیا بعضی
لوگ بچی گئی آخر کو وہ آیت نازل ہوئی کہ ان کو چہوڑ دو سی جب
بالکل حرام ہوا ویسئلونک ماذا ینفقون قل العفو کذلک
یبین اللہ لکم الایات لعلکم تتفکرون ○ اور سوال
کرتی ہین تجہسی کیا خرچ کرین کہہ کہ زیادہ حاجت سی اسی طرح بیان کرتا ہی
اللہ واسطی تمہاری نشانیان شاید کہ تم فکر کرو ف ویسئلونک
ماذا ینفقون پوچہتی ہین کہ کتنا دیوین فرمایا کہ اپنی حاجت مقدم ہی
جو تمہاری حاجت سی بڑہتی ہو اوسمین سی کچہ دو پہر پوچہا کہ یتیمون سی
کیا سلوک کرین اسواسطی کہ قبل اسلام کی وہ لوگ چہوٹی لڑکون کو اور

عورتون کو میراث نہ دیتی تہی مگر کہانا پینا دیتی تہی حق تعالی نی فرمایا
کہ ان کا بہلا کیا چاہی اور فرمایا جو یتیمون کا مال کہاتی ہین پیٹ
مین انگاری بہرتی ہین لوگون نی مقرر کیا کہ اون کی چیزون
مین سی دانہ نلیحی جو اون کی واسطی پکایا اور جو کہا یا اوہون نی سو
کہایا اور باقی پہینک دیا کرنی فرمایا کہ اس مین نقصان ہی اون کا جو
اون کی واسطی پکاؤ اور جو اس مین سی بچی او سوقت اپنی کام مین لاؤ
دوسری وقت اپنی پاس سی اون کو کہلا دو اور تم ہو بندی خدا کی جو چاہتا
تمپر محنت ڈالتا اب آسان کر دیا فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ إِنَّ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ بیچ دنیا کی اور آخرت کی اور سوال
کرتی ہین تجہکو یتیمون سی کہہ کہ سنوارنا واسطی اونکی بہتر ہی اور اگر ملا لو
اون کو پس بہائی ہین تمہاری اور اللہ جانتا ہی بگاڑنی والیون کو
سنوارنیوالی سی اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت دیتا تمکو تحقیق اللہ غالب
ہی حکمت والا وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ
مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا
الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ

١٢٧

مُشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ
يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور مت نکاح کرو شرک کرنیوالیونکو
یہان تلک کہ ایمان لاوین اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہی شرک
کرنی والی سی اور اگرچہ خوش لگی تمکو اور مت نکاح کرو شرک والونسی یہان
تلک کہ ایمان لاوین اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہی شرک کرنیوالی سی
اور اگرچہ خوش لگی تمکو یہ لوگ بلاتی ہین طرف آگ کی اور اللہ بلاتا ہی
طرف بہشت کی اور بخشش کی ساتھہ حکم اپنی کی اور بیان کرتا ہی نشانیان
اپنی واسطی لوگونکی تو کہ وہ نصیحت پکڑین ف مکی مین مسلمانونکی نکاح
مین کافر عورتین تہین اور کافرون کی نکاح مین مسلمان عورتین تہین
مدینی مین آنکر حکم ہوا کہ یہ نکرو خاوند اور جورو مین آپس مین جو محبت
ہوتی ہی دین کو سست کر دیتی ہی بہت کام مسلمانون سی کفر کی ہو
گئی ہین اسی سی وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا
النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ اور سوال کرتی ہین تجکو حیض سی کہہ کہ وہ ناپاکی
ہی سو چہوڑ دو عورتون کو بیچ حیض کی ف اوپر کی آیت مین ذکر
نکاح کا تہا اور نکاح واسطی جماع کی ہوتا ہی لیکن بعضی وقت باوجود نکاح کی
جماع منع ہوتا ہی وہ وقت فرمایا حیض ایک خون ہی کہ عورتونکو جوانی مین

ع ۲۷ ۵

کی ہی بطریق عادت کی آتا ہی اوسکی آنی سی بالغ کہلاتی ہی اور ایک طرح کا
ناپاکی اوسکو لازم ہو جاتی ہی اوس کا یہودون کو بڑا پرہیز تہا نہ
اوسکی ساتہہ کہاتی نہ بیٹہتی نہ باسنونکو ہاتہہ لگانی دیتی بلکہ اوسکو
گہر مین نہ رہنی دیتی ہر محلی مین ایک گہر حائضونکا مقرر رہتا جسکو حیض
ہوا وہان جاتی اور نصاری کو کچہہ پرہیز نہ تہا سب باتون مین ملی رہتی بلکہ
جماع بہی کرتی مسلمانون نی کہا کہ ہم کیا کرین حکم ہوا کہ جماع نہ کرو اور
کہا نہ بہی غیرہ مین ملی رہو اور حکم حیض کا یہ ہی کہ نماز نہ پڑہی معاف ہی اور
روزہ بہی نہ رکہی مگر بعد قضا کری اور قرآن نہ پڑہی اور ہاتہہ نہ لگاوی
اور مسجد مین نجاوی اور مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ میں تین دن سی کم نہین ہوتا
اور دس دن سی زیادہ نہین ہوتا اور اگر ہووی تو بیماری ہی اسکو استحاضہ
کہتی ہین اور دو طہر جو جدا کرتی ہی حیضونکو پندرہ دن ہین لیکن جو عورت کو عادت ہو گئی اسکو
حکم اپنی عادت کا ہی اور جو پہلی بار حیض آیا اور خون چلا گیا اوسکو دس دن حیض کی
اور بیس دن طہر کی وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا
تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝
اور مت پاس جاؤ اون کی یہان تلک کہ پاک ہو لین جب
پاک ہو لین پس آؤ اونکی پاس اوس جگہہ سی کہ حکم کیا اللہ نی تحقیق

اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہی پاکی کرنیوالونکو

ف فاذا تطہرن معلوم ہوا کہ وقت حرمت کا انقطاع خون حیض تلک ہی اور وقت حلت کا بعد غسل کی ہی لیکن بیچ کی وقت کا حکم معلوم نہ ہوا مذہب حنفیہ یہ ہی کہ اگر انقطاع خون کا دس پر ہوا اوسی وقت سی حل ہی اور اگر کم پر ہوا جب تلک ایکوقت نماز کا گذر جاوی تب تلک حرمت چلی جاتی ہی تا جہی درست ہے بکراہت

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ٥ بی بیان تمہاری کہیت ہین واسطی تمہاری پس جاؤ کہیت اپنی مین جسطرح سی چاہو اور اگی بہیجو واسطی جانون اپنی کے اور ڈرو اللہ سی اور جانو یہ کہ تم ملنی والی ہو اوسی اور بشارت دی ایمان والونکو **ف** نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم کی تین معنی ہین ایک جسطرح چاہو اور دوسری جہان سی چاہو اور تیسری جہان چاہو را فضیون نی کہا کہ تیسری معنی ہین اور جانا عورتون کی پاس دبر مین درست ہی اور حدیث مین فرمایا ہی جو کاہن کی پاس جاوی یا عورت کی دبر مین تو کافر ہوا ساتھ اوس چیز کی جو اوتاری گئی ہی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی من اتی کاهنا او امرأة فی

دبرها فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم

ان نادانون نی نہ سمجھا کہ اس آیت مین چار باتین ہین کہ اس کام کی حرام
ہونی پر دلالت کرتی ہین اول یہ کہ فرمایا ہی اذی فاعتزلوا النساء
وہ ناپاکی ہی پس چھوڑ رواونکو حیض مین اور وہ راہ ہمیشہ ناپاک ہی پس
ہمیشہ چھوڑیئی اور جہان جماع ہوتا ہی وہان سی پیشاب نہین آتا وہان
ناپاکی نہین مگر ایام حیض مین اور مرض کا اعتبار نہین دوسرا یہ کہ فرمایا
ولا تقربوهن مت نزدیک جاؤ انکی واسطے اور نہ فرمایا کہ اونکی فرجسی
معلوم ہوا کہ جب فرج چھوٹی کو ہی جا کہہ نزدیکی کی نہ ہی تیسرا یہ کہ فرمایا
فاذا تطهرن فأتوهن من حيث امركم الله پس جاؤ
اونکی پاس جہان سی حکم کیا تمکو خدا نی اور ساری قرآن مین کہین حکم
نہین اسبات کا مگر آیہ روزی مین وابتغوا ما كتب الله لكم
یعنی طلب کرو اولاد کو اور اولاد یہان سی نہین ہوتی مگر فرج سی چوتھا یہ
کہ فرمایا فأتوا حرثكم انى شئتم حرث کہتی ہی
کہ جس مین بیج ڈالئی اور پھل لیجئی اور یہ فرج ہی اور دبر
نہ کہتی ہی پس مراد انی شئتم سی یہ ہی چت لٹا کر یا …
جانورون کی طرح اور کروٹ سی اور بیٹھی اور جس طرح سی ہو حلال ہی
جب کہ فرج مین ہو والله اعلم بالصواب اس آیت کے شان نزول ہی یہ ہی

کہ قریش کئی طرحسی صحبت کرتی تہی اور انصار اسوا ایک طرح کی جو معروف
ہی نکرتی تہی ایک قریش نی ایک انصاری عورت سی نکاح کی اور ویسی
غیر معروف طرح مشغول ہوا اوسنی فریاد کی اور شکایت لائی آیت
نازل ہوئی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا
وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
اور مت کرو الله کو نشانه واسطی قسمون اپنی کی اسی کہ بہلائی کرو اور پرہیزگاری
کرو اور صلح کرو درمیان لوگونکی اور الله سننی والا ہی جاننی والا ف ع یمین
قسم کو یمین کہتی ہین اور یمین دو قسم ہین یمین بر اور یمین حنث یمین بر وہ ہی
کہ قسم سچی ہو اور پوری ہو اور یمین حنث وہ ہی کہ سچ نہو اور پوری نہو
اور یہ ہی کہ قسم بقصد یا بے قصد وہ جو بے قصد ہی وہ شافعیونکی ہان یمین لغو کہلاتی
ہی اور یہ جو بہ قصد ہی یا موجود پر ہی یا ماضی پر یا حال پر یا آینده پر ہی جو
موجود پر ہی بر گمان صدق ہی یا بر گمان غلط ہی وہ جو بر گمان صدق
ہی وہ حنفیون کی ہان لغو کہلاتی ہی اور دیده و دانسته بر غلط ہی یمین
غموس ہی وہ گناه کبیره خصوص اگر کسی کا حق تلف ہوا شدید کبیره ہو جاتا
ہی اور جو آینده پر ہی وہ یمین منعقده ہی اگر پوری ہوئی کچھ قباحت
نہین اور جو پوری نہوئی اوسمین کفارت ہی جیسی بعضی وقت غصی مین
آدمی قسم کہاتا ہی برا کرنی پر یا بہلائی نکرنی پر اگر پوری کری قسم کو

تو برائی لازم آئی اور جو پورا نکری تو قسم توڑی حق تعالی نی ایسی قسمونسی منع
فرمایاہی کہ حق تعالی کی نام کو نشانہ ایسی قسم کا کر کر ایسی جگہہ چلائی
کہ بہلائی نکرنا یا برائی کرنا ہو اور فرمایا کہ لغو قسم پر تمکو پکڑتا نہین
مگر جو دل کی قصد سی کر و اوس پر پکڑتا ہی غموس پر اور منعقد پر لَا يُؤَاخِذُ
كُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ نہین پکڑتا تمکو اللہ
ساتہہ بیہودگی بیچ قسمون تمہاریکی اور لیکن پکڑتا ہی تمکو ساتہہ اوس چیز
کے کہ کماتی ہین دل تمہاری اور اللہ بخشنی والا تحمل کرنیوالا ہی ف
لا یواخذکم اللہ باللغو ناکاری قسم جو موہنہ سی نکلی اور دل کو
خبر نہو لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ
فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ واسطی لوگونکی کہ قسم کہاتی ہین بیبیون
اپنی سی انتظار کرنا ہی چار مہینی کا پس اگر پہر آوین پس تحقیق اللہ بخشنی
والا مہربان ہی ف للذین یؤلون ایک قسمونسی یہ ہی کہ آدمی
قسم کہاوی کہ اپنی بی بی کی پاس نجاوی یا قید مدت نہو یا چار مہینی سی زیادہ
کم ہووی حکم اوس کا یہ ہی کہ عورت چار مہینی تک صبر کری چار مہینی کی
آخر مین خاوند کی کہی یا قسم توڑ یا مجہی چہوڑ اگر اوسنی قسم توڑی تو
کفارت دیوی اور جو نہ توڑی چار مہینی کی بعد خود بخود طلاق پڑجاتی

١٣٣

یہ مذہب حنفی ہی اور شافعی کی نزدیک بعد چار مہینے کی حاکم کی طرف رجوع کیجے حاکم جبر کرے یا طلاق دلوادے یا قسم توڑا دے وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر قصد کرین طلاق کا بس تحقیق اللہ سننی والا جاننی والا ہی وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور طلاق والیان انتظار کرین ساتھہ جانون اپنی کی تین حیض تک اور نہین حلال واسطی اونکی یہ کہ چھپاوین اوس چیز کو کہ پیدا کیا اللہ نی بیچ رحمون اونکی کی اگر ہین ایمان لاتی ساتھہ اللہ کی اور دن پچھلی کی اور خاوند اونکی حق دار ہین ساتھہ پھیر لینی اونکی کی بیچ اسکی اگر چاہین صلح کرنا اور واسطی اونکی ہی مانند اوسکی جو اوپر اون کی ہی ساتھہ اچھی طرح کی اور واسطی مردون کی اوپر اونکی درجہ ہی اور اللہ غالب ہی حکمت والا ف قولہ تعالی والمطلقات یتربصن بانفسھن جب طلاق دیوی آدمی عورت کو پس عورت کو چاہی کہ تین حیض تک اور نکاح نکری اور خاوند کی گھر مین رہتی

اور کہا یا بینا اوسکو دیوی اگر اوس مدت مین رغبت ہوئی صحبت کے
یا موں ہی سی کہا کہ مینی تجکو پہر نکاح مین لی لیا پہر نکاح مین آ گئی
اور جو نکہا نکال سی نکل گئی بعد اسکی جس سی چاہی نکاح کر لیوی
اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ
یہ طلاق دو بارہ ہی پس بند کر رکہنا ساتہہ اچہی طرح کی یا نکال دینا
ساتہہ احسان کی ف الطلاق مرتان حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ
طلاق کہ جس مین خاوند مختار ہی پہیر لینی کا دو بار تلک ہے خواہ دون
دو نو بار کو اکہٹا کر لیوی اور کہی تجکو دو طلاق ہین یا جدا کر کر نزدیک
نزدیک کر کر کہی کہ تجکو طلاق ہی اور تجکو طلاق ہی بلا فاصلہ جیسی آج کہا
کہ تجکو طلاق ہی پہر تین مہینی کی بعد کہا کہ تجکو طلاق ہی یا ایکبار کہکر
پہر نکاح مین پہیر لیا پہر کئی برس پیچہی پہر کہا اس صورت مین بہی
مالک پہیر لینی کا رہتا ہی ف قولہ تعالی فامساک امساک کی
معنی بند رکہنا ہی اور تسریح کی معنی چہوڑ دینا ہی بعضی عالم کہتی ہین کہ
پہیر لینا اندر عدت کے یعنی تین حیض کی پہیر لینا امساک ہے اور نہ پہیر
لینا یہان تلک کہ تین حیض گذر جاوین تسریح ہی لیکن یہ ہے کہ
نکاح مین لینا خواہ رجعت خواہ بہ نکاح ثانی اور تسریح کیا ہی
کہ چہوڑ دینا پہر اپنی ساتہہ سلانا لیکن ان دونو باتون مین فرمایا ہی

کہ خوش خوی اور مصلحت اندیشی چاہیی اور اسبات کو کہیل کرنا کبھی وانا
اور کبھی بگاڑنا کچھہ نہین وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا
مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ
اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ط اور نہین حلال واسطی تمہاری یہ کہ لیلو
اوس چیز سی کہ دیا ہی تمنی اونکو کچھہ مگر یہ کہ ڈرین دونو یہ کہ نہ قایم
رکھین گی حدون اللہ کی کو پس اگر ڈرو تم یہ کہ نہ قایم رکھین گی حدون
اللہ کی کو پس نہین گناہ اوپر اونکی بیچ اوس چیز کی کہ بدلا دی عورت ساتھہ
اوسکی **ف** ولا یحل لکم ان تاخذوا فرمایا کہ طلاق تو مرد کی
ہاتھہ ہی اور بعضی وقت مرد طلاق دیتا نہین اور عورتون کو اوسکی ہاتھہ سی
ہوتی ہی ایذا اور جبر طلاق پر آتا نہین ایسی وقت مین اگر عورت کچھہ
دیکر رجعت چاہوی تو عورتکو دینا اور مرد کو لینا درست ہی لیکن
خاوند نی جب کچھہ لی لیا اوسکو حق رجعت کا جاتا رہا عورت کو
رجوع بہ نکاح ثانی برضامندی اپنی کی پہنچتا ہی ایسی طلاق کو مذہب
حنفی مین بائن کہتی ہین کہ بمجرد طلاق کی جدائی پڑ جاوی اور حق
رجعت نرہی اگرچہ عدت رہی اور کہتی ہین کہ کوئی بات جدا کردینی کی
بہ نیت نکاح کی کہی اور لفظ طلاق کا نہ بولی اوسی بہی طلاق بائن

۱۳۷

بائن پڑجاتا ہی جیسا کہی تو میری جورو نہین اور مجکو تجہسی خاوند جورو کا کام نہین جہان جاہی چلی جا اور خاوند ڈہونڈلی ایسی باتون سی بہی طلاق بائن پڑجاتی ہے اور جو کہی کہ تو مجپر حرام ہی اگر ایلا کا قصد کیا تو قسم ہوگئی اور اگر چہوڑ دینی کا قصد کیا تو طلاق ہوگئی تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ٥ یہ ہین حدین اللہ کی پس مت گذرو اون سی اور جو گذر جاوی حدون اللہ کی سی پس وہ لوگ وہی ہین ظالم فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَا پس اگر طلاق دی اوسکو پس نہین حلال واسطی اوسکی پیچہی اوسکی یہان تلک کہ نکاح کری خاوند اور سی پس اگر طلاق دی وی اوسکو پس نہین گناہ اوپر اون دونو کی یہ کہ رجوع کرین ف فَاِنْ طَلَّقَهَا بَعْدُ تَنْكِحَ زَوْجَ غَيْرَهٗ فرمایا کہ پہیر لینی کا حکم خواہ بہ نکاح اول عدت مین خواہ بہ نکاح ثانی بعد عدت کے دو بار تلک تہا پس اگر تیسری طلاق دیوی خواہ دونون مین ملاکر خواہ جدا کرکر اوسنی نکاح مین کی عدت مین یا دوسرے بار نکاح کرکر پہر یہ اوسپر حلال نہین ہوتی ہی حضرت کر اور نہ نکاح ثانی کر یہان تلک کہ اس طلاق کی عدت گذر جاوی پہر

اور خاوندسی نکاح کری اور اوسی بعد نکاح کی صحبت بہی واقع ہوی
اگر اوس دوسری خاوندسی جدا ہووی بسبب طلاق کی یا اوسکی
موت کی اور اوسکی عدت گذرجاوی پہر اس پہلی خاوندکی واسطی
حلال ہوجاتی ہی اگر نکاح کری حلال ہی اور ازسرنو مالک
تین طلاق کا ہوجاوی گا اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اگر جانین یہ
کہ قایم رکہین گے حدون اللہ کی کو اور یہ ہین حدین اللہ کی بیان
کرتا ہی اون کو واسطی اون لوگون کی کہ جانتی ہین وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ
ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس
پہنچین وقت اپنی کو پس بند رکہو اونکو ساتہ طرح اچہی کی یا نکال دو
اون کو ساتہ اچہی طرح کی اور مت بند کرو اون کو ضرر دینی کو تو کہ
زیادتی کرو اور جو کری کا یہ پس تحقیق ظلم کیا اوسنی جان اپنی کو
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ
بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

ع ۲۹ الثلث

اور مت پکڑو نشانیوں اللہ کی کو ٹھٹھا اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنی
اور وہ چیز کہ اوتاری اوپر تمہاری کتاب سے اور حکمت سے نصیحت کرتا ہی
تمکو ساتھہ اوسکی اور ڈرو اللہ سے اور جانو تحقیق اللہ ساتھہ ہر چیز کے
جاننے والا ہی **ف** فاذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکوهن
بمعروف مراد پہنچ جانی سی نزدیک پہنچنا ہی تمامی عدت کی پہلی تمام
ہو جانی سی جتاد یا کہ اوس وقت اگر رکہنا ہی تو رجعت کرو اور جو چہوڑنا ہے
تو پہر قید نکرو کہ نکاح سی بند بیٹھی رہین اور دونو باتون مین
نیت بد ایذا دینی کی نرکہو اور بدخوئی نکرو وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ
مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ
اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچ جاوین وعدی اپنی کو پس مت منع
کرو اون کو یہ کہ نکاح کرین پہلے خاوند اپنی سی جب رضامند ہون
آپس مین ساتھہ اچھی طرح کی یہ بات نصیحت کیا جاتا ہی ساتھہ اوسکی
جو کوئی ہو تم مین سی کہ ایمان لاوی ساتھہ اللہ کی اور دن پچھلے
یہ بات بہت پاکیزہ ہی تمکو اور بہت پاک ہی اور اللہ جانتا ہی اور تم

نہین جاستی ف واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن
یہان مراد پہنچنی سی تمام ہوجانا اور گذرجانا وقت عدت کا ہی اگر بعد
جدا ہونی کی پہر رغبت ملنی ہین ساتہہ نکاح ثانی کی کرین تو وارث عورت
کی غیرت اور غصی سی منع نہ کری کہ اس خاوند نی بد سلوکی کی اس سی نکاح
نہین کرنی دیتی اور سی نکاح کرو یوین گی بلکہ پہلی خاوند سی صفائی ہو جانی
بہتر ہی اسمین پردہ عورت کا اور آشنائی خوب سی زیادہ ہی معقل ابن
یسار صحابی کی بہن کو اوسکی خاوند نی طلاق دی تہی اونہون نی سمجہایا
کہ پہر رجعت کرلی اوسنی نمانا یہ غصی بہت ہوئی جب عدت تمام ہوگئی پہر
پیغام بہیجا نکاح کا اونہون نی منع کیا اور بی بی اوسکی راضی تہی
حق تعالی نی یہ آیت نازل فرمائی وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ
أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ
وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ
نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ
بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ اور بہی والیان دودہ پلاوین اپنی لڑکون
کو دو برس پوری واسطی اوسکی کہ ارادہ کری یہ کہ پورا کری دودہ پلانا
اور اوپر اوسکی کہ لڑکا اوس کا کہلانا اون کا اور پہنانا اون کا
ساتہہ اچہی طرح کی نہین تکلیف دیا جاتا کوئی جی مگر طاقت اپنی پر

نہ ضرر دی جاوی کسی ماں ساتھ بچی اسکی کی اور نہ باپ ساتھ بچی اسکی کی اور اوپر
وارث کی ہی مثل اسکی ف والوالدات یرضعن جو عورتیں نکاح
میں ہیں خاوند کی سر پر کہاتی ہیں وہ اولاد کو دودہ پلاتی ہیں جب نکاح
جاتا رہی تو دودہ پلانی کا مسئلہ فرمایا ایک یہ کہ مدت کا حکم دو برس تک
ہی اسسی زیادہ نہیں اور بغیر عارضی کی اسسی زیادہ نہ پلاوی اور باپ کو لڑکی
کی روکڑ دینا چاہیی کہ اگر دوسری کی نکاح میں جاوی گی دودہ پلانا ہو سکی گا
اور نکاح نکری تو کہاں سی کہاوی اور اسسی معلوم ہوا کہ اولاد باپ کی
ہی لیکن اسمیں پالنا ماں کا اور باپ اور ماں کو سبب بچی کی ایذا نہ دیوی اگر باپ کو مقدور
ہووی تو مقدور سی زیادہ ماں لڑکی کی نہ مانگی اور اگر ماں لڑکی کی
عارضہ سی ہو یعنی بلا خواہش نکاح کی زیادہ ہو باپ لڑکی کا اوس پر جبر
نکری کہ تو ہی دودہ پلا بلکہ دوسری سی دودہ پلوا لیوی اوس کا کہانا اور کپڑا
دیوی اور جو باپ مر جاوی یا دور چلا جاوی اور وارث اسی طرح خرچ کریں
اور لڑکی پلواویں اور جب دودہ چہٹا دیں تو قوت اور حال لڑکی کا دیکہہ کر
مصلحت سی چہٹا دیں فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُّمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور انکھوں میں کنگھی میں ایلوا لگانا اور جو چیز کہ رنگ چہرے کا صاف کرے اگرچہ
بعضوں کو بسبب عادت کے ضرور پڑتا ہے لیکن نکرے اور دونو عدتیں طلاق کی
اور موت کے واسطے عورتوں آزاد میں حمل والیوں کی ہے اور حمل والی کی عدت جن چکنا ہے خواہ ایک دن
میں خواہ ایک برس میں بعد لونڈی بن حمل والی کی جو نکاح میں ہو کسی کی عدت طلاق کے
واسطے اوسکی دو حیض ہیں اور نہایت طلاق اوسکی دو مرتبہ ہے اور عدت واسطے موت کے
دو مہینے پانچ دن ہیں بیچ عدت کے عورتوں کو نکاح کرنا اور خاوند سے جائز ہے اور جو کوئی
نکاح سے منع کرے گنہگار ہے اگر بدراہی سے منع کرنا واجب ہے اور جاننا چاہیے کہ عدت بعد
صحبت کے ہے اور جو صحبت نہ ہووے تو عدت نہیں وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم
بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ
سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا
وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ اور نہیں گناہ اوپر
تمہارے بیچ اوس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھ اوسکی منگنی عورتوں کی سے یا چھپا رکھا اوسکو بیچ جیوں
اپنے کے جانتا ہے اللہ یہ کہ تم البتہ ذکر کروگے اونکا اور لیکن مت وعدہ دو چھپے ہووے مگر یہ کہ کہو اونکو
بات اچھی اور مت محکم کرو گرہ نکاح کی یہانتک کہ پہنچے لکھا ہوا وقت اپنی کو ف واضح جیسا عورتکو بیگانہ
کہنا منع ہے ویسا مرد کو بھی عورت کے پاس پیغام بھیجنا منع ہے کہ خاص
رغبت بیچ نکاح کے اوسکی کے ظاہر کرے نہ اپنی طرف سے نہ اور کی طرف سے
لیکن اگر مبہم بات کرے جیسا کہ مجھے نکاح کا ارادہ ہے جہاں کہیں

اتفاق ہوجاویگی تو نیکنام ہی تیرا کوئی خواستگار پیدا ہورہیگا اسکا
مضائقہ نہین اور دل مین بہی عزم نہ لاوی نکاح کا پس اگر نکاح کرلی
عدت مین کوئی وہ نکاح فاسد ہی اوسی عورت حلال نہین ہوتی بعد
عدت کی اور نکاح کرلیوی وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِیْ
اَنْفُسِکُمْ فَاحْذَرُوْہُ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ
حَلِیْمٌ ع اور جانو یہ کہ اللہ جانتا ہی جو بیچ جیون تمہارےکی ہی پس
بچو اوسی اور جانو یہ کہ اللہ بخشنی والا تحمل والا ہی لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ
اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ
فَرِیْضَةً وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ
قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ ۝ نہین گناہ
اوپر تمہاری اگر طلاق دو تم عورتونکو جبتک نہین ہاتھ لگایا اونکو یا نہین مقرر
کیا واسطی اونکی مقرر کرنا اور فائدہ دو اونکو اوپر کشایش والی کی ہی
قدر اوسکی اور اوپر تنگی والی کی ہی قدر اوسکی فائدہ دینا ساتھ اچھی
طرح کی ثابت ہوا اوپر نیکی کرنیوالون کی ف لا جناح علیکم
ان طلقتم النساء ایک راہ سی طلاق کی چار قسمین ہین دو بیان
ذکر ہوویہی ہین اول ایک سورہ النساء مین اور جو تھی حدیث مین آئی ہی قرآن
شریف مین نہین ہی جس عورت کو طلاق دیتا ہی اوسکا مہر معین ہوچکا ہی

فائدہ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی الخ پہلی اس آیت کی
اوترنی سی نماز مین کوئی بات ضروری کہہ لیتی تہی جب آیت نازل ہوئی
نماز مین بولنا موقوف ہوا پس قانتین کی معنی چپکی رہنی کی ہین اور بعضی
قیام اور رکوع اور سجدہ اور کہڑا رہنا اور بیٹہنا نماز مین برابر ہی کسی مین
نہ بولی اور بعضون نی قوموا کا لفظ دیکہہ کر قامت کی معنی قرآن
پڑہنی والی کی سمجہی اور نماز وسطی بقول غالب نماز عصر ہے اسواسطی
کہ آدمی جو صبح کو اوٹہا گویا نئی سر سی پیدا ہوا جب تک کہ عشا
میں سوتا ہی جہان سی بی خبر ہو جاتا ہی اس عرصی مین دو نمازین عصر کی
پہلی اور دو نمازین پیچہی ہوتی ہین اور طلاق کی مذکور مین نماز کا
مسئلہ لانا سمجہاتا ہی اسبات کا کہ چند معاملات دنیا کی بہی احکام
الہی ہین لیکن چاہیی کہ آدمی اون مین بہت غرق نہو دم بدم دل
اللہ کی عبادت مین رکہی فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَا
اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ
پس اگر ڈر ہو تم کو تو پیادی یا سوار پس جب امن مین آؤ پس یاد کرو
اللہ کو جیسی کہ سکہایا تم کو جو نہ تہی تم جانتی فَاِنْ خِفْتُمْ
فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فرمایا کہ محافظت نماز کی اتنی چاہیی کہ
بیچ ڈر ہی مین کمال [illegible] نماز کو [illegible]

حالتین ہین ایک یہ کہ خبر ہی غنیم کی آنیکی آیا ہی روبرو ہوا اور ابھی ہتہیار نہین چلا ایسی وقت مین نماز خوف پڑہتی ہیا اس کا سورۃ النسا مین آوی گا دوسرا یہ کہ قرا ولی ہونی لگی اوسوقت مین سوار پیادی اپنی جگہہ کہڑی کہڑی نماز پڑہ لیوین جس طرف مونہہ ہو قید قبلہ کی نہین ہی مگر تکبیرات کہی اور الحمد اور قل ہو اللہ پڑہی اور رکوع اور سجدہ کو سر جہکا کر باشارت مگر سجدہ کو رکوع سی زیادہ سر جہکاوین ہاتہہ باندہ لیوین اور سامنی مخالف کو دیکہتی رہین اور چلنی پہرنی کی حاجت ہو تو ڈالین اور پہر قضا کرین اور تیسری یہ کہ جلہ ہو اوسوقت اس کی قضا پڑہ لیوی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور جو لوگ کہ مرجاتی ہین تم مین سی اور چہوڑ جاتی ہین جورو ان وصیت کر جائین واسطی بیبیون اپنیون کی فایدہ ایک برس تک نہ نکال دینا پس اگر نکل جاوین تو نہین گناہ اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ کیا انہون نے بیچ جانون اپنی کی اچہی طرح سی اور اللہ غالب ہی حکمت والا و والذین

یتوفون منکم اس آیت مین حکم ہوا تہا کہ جن عورتون کی
خاوند مر جاوین اپنی وارثون کو وصیت کر دیوین کہ اس عورت کو برس
دن تلک گہر سی نکالیو مت جو اپنی خوشی سی چلی جاوی مختار ہی اور
پہلے آیت مین حکم ہوا کہ چار مہنی دس دن تلک انتظار کرین بعد اسکی
دوسری نکاح کو مختار ہی بعضی لوگون نی سمجہا کہ پہلی آیت
پیچہی اوتری ہے اور ناسخ ہی اور دوسری آیت پہلی
اوتری تہی اور منسوخ ہو گئی کر اکلا حکم عدت برس دن تلک اور یہ بات
بی تحقیق اس مین حکم عدت کا عورتون کو نہین ہی بلکہ خاوندون کو ہی
کہ وصیت کرین گہر سی نہ نکال دینی کی نہ عورتون کو نکاح سی منع کری
کی بلکہ فرمایا ہی کہ اگر واسطی نکاح کی چلی جاوین مختار ہین لیکن یہ حکم
پہلی میراث سی تہا بعد مقرر ہونی میراث کی آپہی عورتین مالک ہو گئین آٹہوین
حصی کی میراث مین حاجت وصیت کی نہ ہی اور بعض لوگ کہتی ہین
کہ یہ آیت منسوخ ہی ساتہہ اس حدیث کے کہ لا وصیت لوارث یہ بات
بہی بی تحقیق ہی اسو اسطی کہ وصیت جو وارث کو نہین وصیت تملیک ہے
تو کہ اوسکا حق کم زیادہ نہ کر ڈالین یہ وصیت تملیک کی نہین بلکہ
اباحت عاریت کی ہی اگر چاہی رہنا اور وصیت کرنا وارث کو واسطی تاکید
ادای حق کی یا واسطی ادای قرض کی منع نہین ہی وللمطلقت متاع

بالمعروف حقاً على المتقين كذلك يبين الله لكم ءايته لعلكم
تعقلون ه اور واسطے طلاق والیونکی فائدہ دینا ہی ساتھہ اچھی طرح کی
لازم ہوا اوپر پرہیزگارون کی اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمھاری
نشانیان اپنی تو کہ تم سمجھو ف قولہ تعالی وللمطلقت الخ فرمایا کہ جس طرح
نکاح مین یہ دستور ہنین کہ فقط دو بول کر وطی کرنی لگی بلکہ تہوڑا یا بہت اس
وقت مین دیوی خواہ برسم بری کی خواہ برسم رونمائی خواہ بنام مہر اور
باقی بہی اسیطرح طلاق مین بہی یہ دستور ہنین ہی کہ ایک لفظ طلاق بولا
اور وہین نکال دیا بلکہ کچہ سلوک اس وقت کیجیی اگر باقی مہر ہووی تو وہ
دیجیی اور مہر نہووی تو کچہ کپڑا دیجیی یا کچہ خرچ عدت دیجیی یا عدت گذرنی تلک
مکان مین رہنی کا سلوک کیجیی دستور یہ ہی اگرچہ بعضی جاگہہ واجب ہنین
ہوتا دینا لیکن احسان کرنا بہتر ہی واللہ اعلم بالصواب الم تر
الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الوف حذر الموت
فقال لهم الله موتوا ثم احياهم ان الله لذو فضل
على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون
کیا نہ دیکھا تو نی طرف اون لوگون کی کہ نکلی گہرون اپنی سی اور وہ
ہزارون در موت کی سی لیس کہا واسطی اونکی اللہ نی مرجاؤ پہر جلایا اونکو
تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر لوگونکی اور لیکن بہت لوگ نہین

شکر کرتی ف قوله تعالی الم تر الی الذین خرجوا یہان سی ترغیب بیچ جہاد کی فرمائی اور خرچ کرنی کی بیچ راہ خدا کی ہر طرح خصوصاً جہاد بین روایت بین ہی کہ بنی اسرائیل کی ایک شہر مین وبا پڑی وہان کی لوگ شہر چھوڑکر بھاگی اور دو پہاڑونکی بیچ بین ایک درہ تہا اوسمین جاکر آباد ہوئی اور دونون طرفسی دیوار کرلی حق تعالی نی وہین وبا بھیجی ساری مرگئی اور اون کی بدن وہین گل گئی ایک پیغمبر تہی حضرت حزقیل اکثر اوس جنگل بین وہ عبادت کیا کرتی تہی ایکبار اوس پہاڑ پر چڑہی بہت سی ہڈیان مردون کی دیکہین عرض کیا کہ الہی اس امت بین کوئی بڑی لڑائی نہین سنی کہ اتنی آدمی ماری گئی یون ان کو کیا ہوا حکم ہوا کہ یہ چاہتی تہی کہ ہم قضا سی بہاگین ہمنی انکو یہین مار لیا حضرت حزقیل نی عرض کیا کہ جیسا ایک بار مار لیا آپ قادر ہین کہ ایکبار جلاوین حق تعالی نی اون کی دعا قبول کی اور انکو زندہ کردیا یہ قصہ فرمایا اور سمجہایا کہ جہاد بین خوف موت کا ہوتا ہی اور موت بن قضا آئی نہین اور موت سی بہاگنا فائدہ نہین دیتا لیکن جہاد کو چھوڑا چاہی اسیواسطی فرمایا کہ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور لڑو بیچ راہ اللہ کی اور جانو یہ کہ اللہ سننی والا جاننی والا ہی مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ

ترجعون ۰ کون ہی وہ شخص کہ قرض دی اللہ کو قرض اچھا پس دونا کری اوسکو واسطی اوسکی دونا بہت اور اللہ بند کرتا ہی اور کشادہ کرتا ہی اور طرف اوسکی پہیر جاوگی ف مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا آدمی جو کسی کو دیوی اور پہیر لینی کی نیت رکہی وسی قرض کہتی ہین جو کچہہ خدا تعالی کی راہ دیتی ہین اوسکی پہیر لینی کی طرح ثواب کی نیت رکہتی ہین خواہ فقط آخرة مین اور خواہ دنیا اور آخرة مین دونون مین اسواسطی اس کا نام قرض رکہا فرمایا جو دنیا مین قرض دیتی ہو اور پہیر لیتی ہو اول اوسکا نفع لینا منع ہی جیسا آگی آوی کا اور دوسری اوس کا نفع تہوڑا ہوتا ہی اور اس کا نفع بہت سا ہی اَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۰ کیا نہ دیکہا تونی طرف سرداروں کی بنی اسرائیل سی پیچہی موسی کی جب کہا اونہون نی واسطی نبی اپنی کی مقرر کر واسطی ہماری بادشاہ لڑین ہم بیچ راہ خدا کی کہا آیا نزدیک ہو تم

اگر لکہا جاوی اوپر تمہاری لڑنا یہ کہ نہ لڑو کہا اونہون نی اور کیا ہی ہمکو
کہ نہ لڑین بیچ راہ اللہ کی اور تحقیق نکالی گئی ہم گہرون اپنون سی اور
بیٹون اپنون سی پس جب لکہی گئی اوپر اونکی لڑائی پہر گئی مگر تہوڑی
اون مین سی اور اللہ جانتا ہی ظالمون کو ف الم تر الی الملأ من بنی
اسرائیل اللہ تعالی نی حضرت داؤد کی ترقی کرنی کا عزت سی طرف
سلطنت کی اور بیٹون کا بیان فرمایا گویا بشارت ہی اس مین پیغمبر
خدا کو کہ تمکو بہی ہو روایت مین ہی کہ حضرت یوشع نی جو بعد حضرت
موسی کی قوم عمالقہ کو بیت المقدس کی گرد سی قتل کیا اور کچہہ بہاگ
گئے اور مدت تلک بنی اسرائیل کو قوت رہی اور جو لوگ عمالقہ کی
گرد پیش رہتی تہی مغلوب اور ذلیل رہی یہان تلک کہ بعد کئی برس کے
بنی اسرائیل نے فسق زیادہ کیا حق تعالی نی عمالقہ کی سردار کو کہ جالوت
اوس کا نام تہا قوت اور شوکت دی اور بنی اسرائیل میں بسبب فسق
کی سستی آگئی جالوت اونکو شکست دیتا اور ملک اون کا چہینتا چلا
آیا یہان تلک کہ بادشاہ ان کا خود فوج لیکر اوسکی مقابل ہوا جالوت
ایک فوج لیکر اوسکی مقابل ہوا اور دوسری فوج بہیجی کہ بیت المقدس
مین بیٹہ گئی اور بنی اسرائیل کی زن اور فرزند کو قابو مین کیا اور بادشاہ
یہود کا مارا گیا اور فوج یہود کی بیت المقدس مین آئی تہی اور بہاگ کر اور

شہر مین اکٹھی ہوئی ہو دمین ایک صندوق تہا عہد کا با خدا اوسکو تابوت
سکینہ بہی کہتی تہی اوسمین تبرکات حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون
کی اور الواح توریت کی اور عہد نامہ بنی اسرائیل کا تہا اوس کا حکم تہا
کہ لڑائی مین آگی رکہہ لیتی تہی اوسکی برکت سی فتح ہولی تہی اوس پر
ایک چیز تہی کہ جب باؤ چلتی پہول کر اوسمین سی آواز بلی کی ارمنی کی
سی نکلنی لگتی وہی نشانی قدرت کی تہی جب لڑائی مین وہ مدد نہ آئی تابوت
سکینہ بہی چہین لی گئی اوسوقت مین از نسل حضرت ہارون ایک
پیغمبر تہی اون کا نام حضرت شموئیل تہا اونکی طرف رجوع کیا کہ ایک
بادشاہ مقرر کیجئی کہ اوسکی ساتہہ ہو کر لڑین اور فتح پاوین اونہون نی شرط
کی کہ زنہار اوسکی رفاقت مین اور اطاعت مین قصور نکیجئی بنی اسرائیل نی
قبول نہ کیا حضرت شموئیل نی التجا بجناب الٰہی کی کہ ایک عصا اور ایک
شیشے دہن القدس کی کہ ایک عطر تہا علم غیب سے عنایت اور
فرمایا کہ جس شخص کی آنی سی یہ دہن القدس جوش مارے اور یہ عصا اوسکی قد
کی برابر ہووی اوسکو بادشاہ کرو اور یہ عطر اوسکی سر کو مل دو حضرت
شموئیل نی منادی کی تمام شہرون مین کہ بنی اسرائیل میری پاس آوین
اور مجہسی بیعت کرین جن قبیلون مین کہ انبیا اور بادشاہ اور امرا اور سپاہی
ہوتی چلی آتی تہی سبہون نی بیعت کی دہن القدس نی کہی کی

واسطی جوش نہ مارا اور عصا کسی کی قدکی برابر نہوا اتفاقاً اولاد بنیامین
سی ایک شخص تہا قد اور پہلوان علم خوب پڑہتا لیکن کسب سقائی کرتا تہا
اور مشک پکہالین سیتا تہا اور گدہو نپر پانی بہرتا تہا اوسکا گدہا کہو گیا
تہا وہ ڈہونڈتا ہوا حضرت شمویل کی دروازی پر آیا دیکہا کہ مجمع خلق ہی
واسطی تماشا دیکہنی کی اندر آیا اور اوسکی آنی پر اوس دہن القدس نی
جوش مارا حضرت شمویل نی فرمایا کہ اوسکو میری پاس لی آو جون جون
وہ پاس آیا زیادہ وہ جوش مارتا رہا پہر فرمایا کہ اس عصا کو اپنی قد سی ناپ
جب ناپا برابر ہوا اپنی رو برو بٹہایا اور دہن القدس سی اوسکی سر کو ملا
اور فرمایا کہ یہی ہی بادشاہ ہی اور اسکی ہاتہہ سی فتح ہوگی لوگونی اوسکی ذات
اور کسب تحقیق کیا معلوم ہوا کہ سقا ہی جہٹ جاتا اور کہا کہ یہ کس لائق ہی اور
سرداری اور بادشاہت ہم مین چاہئی اور مفلس تنخواہ سپاہی کو کہہ نی
دیگا اسی فکر مین رہی کہ قبول کیجئی یا نہین حضرت شمویل نی فرمایا
کہ خزانہ خدا کی اختیار ہی اور قوت دل اور بدن خدانی اسکو دی ہی اور
علم اوسکو دیا ہی اللہ تعالی مالک ہے جسکو چاہی سلطنت دی اور
فرمایا کہ نشانی اسکی یہہ ہی کہ تابوت سکینہ اسکی پاس آوی اور غیب سی خزانہ
اسکو ملا کری قدرت الہی سی اسکو خواب مین معلوم ہوا کہ تیری دروازی کی
اگی صحن مین اوسکو کہود خزانہ بہت نکلی گا اور تابوت سکینہ کو اونکو فرشتی اوٹہا کر

اوسکی دروازی پر رکھہ گئی صبح کو لوگون نی اوسکی دونون نیان دیکھکر
اوسکی سلطنت قبول کی کہتی ہین کہ جالوت جب تابوت سکینہ کو لی گیا تھا ادب
نہ بجالایا جس شہر مین رکھا وبا پڑی اور لوگ ہلاک ہوئی آخر عاجز
ہوکر ایک چھکڑی کی اوپر لادکر اوسکو شہر سی نکال دیا اوسکو فرشتی
لی گئی اور وہان سی طالوت کے گھر جا گئی ہو قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ
إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ
الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ
الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اور کہا اون کو پیغمبر اونکی نی تحقیق اللہ نی مقرر کیا
واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ کہا اونہون نی کہ کیونکر ہو اوسکو
بادشاہی اوپر ہماری اور ہم بہت حق دار ہین بادشاہتکی اوسی اور
نہین دیا گیا وہ کشایش مال سی کہا تحقیق اللہ نی پسند کیا اوسکو اوپر
تمہاری اور زیادہ دیا اوسکو پھیلاو بیچ علم کی اور جسم کی اور اللہ دیتا ہی
ملک اپنا جسی چاہی اور اللہ کشایش والا جاننی والا ہی ۝ وَقَالَ لَهُمْ
نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ
مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ

الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝
اور کہا واسطی اون کی نبی اون کی نی تحقیق نشانی بادشاہت اوسکی کی
یہ کہ آوی تمہاری پاس صندوق کہ بیچ اوسکی تسکین ہی پروردگار تمہاری
سی اور باقی ہی اوس چیز سی کہ چھوڑ گئی موسی والی اور ہارون والی
اوٹھا لاوینگی اوسکو فرشتے تحقیق بیچ اسکی البتہ نشانی ہی تمکو اگر ہو تم
ایمان والی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
مُبْتَلِیْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَ
مَنْ لَّمْ یَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّیْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً
بِیَدِهٖ ط پس جب جدا ہوا طالوت ساتھ لشکروں کی کہا تحقیق اللہ آزمانے کا
تمکو ساتھ ایک نہر کی پس جو پیوی اوسی پس نہین مجھسی اور جو نہ چکھی اوسکو
پس تحقیق وہ مجھسی ہی مگر جو بھر لی ایک چلو ساتھ ہاتھ اپنی کی فَشَرِبُوْا مِنْهُ
اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْیَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ
یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ
فِئَةً كَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ پس پی گئی
اوس سی مگر تھوڑی اونمیں سی پس جب پار اوترا اوسی ع اور جو لوگ کہ ایمان لائے
تھی ساتھ اوسکی کہا اونہوں نی نہین طاقت واسطی ہماری آج ساتھ جالوت کی اور لشکر

اوسکی کہان اون لوگون نی کہ جانتی تہی ہر کہ وہ ملنی والی ہین اللہ سی بہت ہوا ہی کہ جماعت تہوڑی غالب آئی ہین جماعت بہت پر ساتہہ حکم اللہ کی اور اللہ ساتہہ صبر کرنی والون کی ہی ف فلما فصل طالوت بالجنود جس وقت لوگون نی متابعت کی طالوت کی اور طالوت نے لوگون کی تنخواہ اور مساعدی دی بہت لوگ اکہٹی ہوئی سب کو لیکر چلا واسطی لڑائی جالوت کے ظاہر یہ ہی کہ حضرت شمویل نی خبر دی تب اوس نی لوگون سی کہا کہ موسم گرمی کا ہی اور آگی ہی ندی جب تم پانی پر پہنچو گی پیاسی ہو گی جو کوئی پانی پیوی گا تو نسل جاوی گا اور میری ساتہہ نہ چل سکی گا اور جو کوئی نہ پیئی گا ایک چلو پر قناعت کریگا اوس کی پیاس بجہ جاوی گی اور لڑائی مین ساتہہ بہیجیگا اور لڑائی کی قوت پاوی گا اسی طرح ہوا اور لوگون سی صبر نہو سکا پانی پیکر تونس کر اور پہنک کر رہ گئی ساتہہ نہ پہنچی اوس وقت طالوت نے کناری پر مقام کیا بہت تھی کہ تین سو تیرہ آدمی پانی نہ پینی سی بچی اور دوسری دن صبح کو جالوت پر لڑائی کو چلی اور جا کر اپنی لشکر پر مقام کیا اون مین ایک شخص تہا اولاد یہودا مین اوس کا نام ایشا تہا اوسکی سات بیٹی تہی جوان تہی باپ کی ساتہہ لشکر مین آ رہ ساتوین حضرت داود تہی سوا برس کی شکم کو پہونچا لشکر مین اپنی باپ اور بہائیون کی واسطی کہانا لیکر چلا پا وین

اون سی ایک پتہر نی کہا السلام علیکم یا داود مجہکو اوٹہا لو کہ موت
جالوت کی مجہی پر مقرر ہی کتنی دیر پیچہی دوسرا پتہر بلا اوسنی بہی سلام
بہیج کر کہا کہ یا داود مجکو بہی اوٹہا لو کہ جالوت کے بیٹی کی موت مجہپر
مقرر ہے کتنی دیر پیچہی تیسری پتہر نی اوسی طرح کہا کہ جالوت کی وزیر
کی موت مجہپر مقرر ہی حضرت داود نی تینون کو اپنی جہولی مین رکہ لیا
ا انکو اپنی باپ اور بہائیون کی پاس ہی صبح کو ہزارون سوار لیکر جالوت چہڑ آیا
اور طالوت فوج بہت دیکہہ کر گہبرایا خیمہ بخیمہ پہرنی لگا کہ کوئی ذمہ لیوی
کہ اس جالوت کو ماری اوس کو اپنی بیٹی نکاح مین دون گا اور آدہا ملک
اوس کو دون سب نے جواب دیا کہ ہمارا مقدور نہین جب حضرت داود
کی خیمہ سی چلا اونہون نی اپنی باپ سے کہا کہ مین ملہدون کا جو اپنی
عہد پر قائم رہی ایشا نی جا کر طالوت سی کہا کہ میرا بیٹا چہوٹا ذمہ کرتا ہی
بشرطیکہ تم عہد محکم کرو اور پورا کرو طالوت نی کہا کہ یہ لڑکا ہی اسکی
شجاعت اور قوت مجکو معلوم ہی ایشا نی کہا کہ جو شیر یا بکریون پر آتا ہی
یہ اوسکی دونو پانو پکڑ کر چیر ڈالتا ہی طالوت سن کر بیٹہا اور سب سردارونکو
بلایا اور کہا کہ جو داود جالوت کو ماری تو اپنی بیٹی اوسکو اور آدہا ملک دون کا
سب نے شہادت کی کر دی اور لڑائی پر سوار ہوا اور صف باندہی حضرت
داود اوسکی پر چڑہی اور جالوت کے نام کا پتہر گوپن مین رکہہ کر پہرا کر مارا اوسکی

ہاتہی مین لگا اور مر گیا اور وہ گہوڑی پر سی گرا لشکر مین اوسکی ہلکہ پڑا کہ لڑای مقابل ہی اور سردار مارا گیا اوسکی بیٹی کو جلد بادشاہ کر کر اوسکی جگہہ کہڑا کیا طالوت نے کہا حضرت داؤد کو کہ اب اسکو بہی مارو حضرت داؤد نے کہا کہ میری شرط مین داخل نہین طالوت نے منت کی بہت پہر حضرت داؤد نی جالوت کی بیٹی کی نام کا پتہر مارا اور وہ بہی مر گیا اور گرا اور زیادہ اضطراب ہوا لشکر مین اور انہون نی اوسکی وزیر کو بادشاہ کر کر اوسکی جگہہ کیا کہ سب کا دو بارسی اور خزائن سی واقف تہا طالوت نی کہا کہ اسکو بہی مار و اونہون نی کہا کہ میری شرط مین داخل نہین ہی اونی منت بہت کی حضرت داؤد نی وزیر کی نام کا پتہر پہر کو بن مین رکہہ کر مارا وزیر بہی مرا اور گرا اور لشکر مین اضطراب بہت پڑا طالوت نے حملا کیا اور اون کو بہاگنا سوجہا اونہونکی تعاقب مین سیکڑون سوار مارے ہین جس کسیکو حواس آنی لگی تہی بڑی لشکر سی آتی گئی اور اسباب لوٹنی لگی اور طالوت کی فتح نمایاں ہوئی وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ اور جب ظاہر ہوئی واسطی جالوت کے اور لشکر اوسکی کی کہا اونہون نی ای رب ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور ثابت رکہہ قدم ہمارے اور مدد دے ہمکو اوپر

قوم کا زور کی فہزموھم باذن اللہ وقتل داود جالوت واتٰہ اللہ الملک والحکمۃ وعلمہ مما یشاء ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض ولٰکن اللہ ذو فضل علی العٰلمین ٥ پس شکست دی اونکو ساتھ حکم اللہ کی اور مارا داؤد نی جالوت کو اور دی اوسکو اللہ نی بادشاہی اور حکمت اور سکھایا اوسکو جو کچھہ چاہا اور اگر نہو تا دفع کرنا اللہ کا بعضون کو بعضون سی البتہ بگڑ جاتی زمین اور لیکن اللہ صاحب فضل کا ہی اوپر عالمون کی ف

واتٰہ اللہ الملک روایت ہین کہ جب پھر کر آئی حضرت داؤد نی اپنی شرط طلب کی طالوت نی اپنی بیٹی نکاح کر دی لیکن ملک دینی مین تامل کیا اور کہا کہ ابہی احوال ملک کا معلوم نہین اور ایک دو برس تحصیل اور بندوبست اور رخصیہ چاہا کہ ان کو مار ڈالین اپنی بیٹی کو کہلا بھیجا کہ آج تو داؤد کی پاس مت سو وہ بیٹی نی اوسکی حضرت داؤد کو جتا دیا اور آپ چلا پلنگ پر سونی حضرت داؤد نی ایک مشک شہد کی بھر کر اپنی پلنگ پر رکھدی اور اوپر اپنی چادر ڈال دی اور آپ شمشیر لیکر ایک کونی مین اندہیری مین کھڑی رہی طالوت بڑی رات گئی آیا اور اپنی بیٹی کو جدا دیکھہ لیا اور جب پلنگ پر سمجھ کر تلوار ماری مین سی خون سا بھکا حضرت داؤد نی للکارا تو اپنی نزدیک مجکو مار چکا ہی اب مین تجھکو مارتا ہون اور شمشیر لیکر دوڑی طالوت

الجزء الثالث

ہراس کہا گیا اور اون کی منت کرنی لگا کہ مجھسی خطا ہوئی مجکو معاف کرو
حضرت داؤد نی اوس وقت چھوڑ دیا صبح کو سرداروں کو جمع کیا اور حقیقت
رات کے بیان کی اور کہا کہ اب مجکو اوسکی پاس ہی کا اعتماد نہیں تم مجکو
بالفعل ایک صوبہ جدا کر دو پیچھی کرین اپنا آدھا ملک لیے لوگا سرداروں نے
ایک صوبہ جدا کر دیا اور یہ اپنی صوبی مین جا رہی پیچھی طالوت نے بعد تحکام
ملک کے انپر فوج بھیجی حضرت داؤد نی شکست دی لوگ طالوت سی بیدل
ہو گئی لیکن حضرت داؤد نی اس پر چڑھنا مناسب نجانا چند روز صبر کیا کہ طالوت
کبھی اپنی بیٹی کو دی گیا اوس سی یہ کام نہو سکا ملک مین بد عملی ہوئی اور
غنیمون نی سر اوٹھایا سب لوگون نی بہزار منت حضرت داؤد کی سلطنت
قبول کی اور لوگ تابع ہو گئی اور اونکی ہاتہ بہت فتوح اور بند و بست
ملک کا اور برکت ہوئی اور حق تعالی نی انکو بہت علم اور بہت صنعتین اور سکہلائین
اور پہاڑ اور لوہا اور جانور اون کی مسخر کئی اور جانوروں کی بولیان
سکہلائین اور زبور عنایت کی تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ
وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ یہ ہین نشانیان اللہ کی پڑہتی ہین ہم
اون کو اوپر تیری ساتھ حق کے اور تحقیق تو البتہ پیغمبروں سی ہی تِلْكَ الرُّسُلُ
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ
اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یہ پیغمبر بزرگی دی ہمنی بعضی کو اوپر بعض کی
اون مین سی وہ ہی کہ باتین کین اللہ نی اور بلند کیا بعضون کی تئین درجون مین
اور دی ہمنی عیسی بیٹی مریم کی کو معجزے اور قوت دی اوسکو ساتھ جبرئیل پاک کی
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ فرمایا کہ حق تبارک و تعالی
نی بزرگیان اپنی مقرب پیغمبرون مین بانٹ دی ہین جیسا کہ حضرت داؤد کو
علم اور ہنر دی تہی حضرت موسی علیہ السلام کو یہ خاص صفت دی کہ بی واسطہ
کلام فرمایا اور جناب نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر
بات مین زیادتی دی بہت کامل اور بہت قرآن سب سی زیادہ فصیح اور
اور ہر ایک شریعت سب سی زیادہ مفصل اور غیر منسوخ جس طرح حضرت ابراہیم
کا دین اون کی اولاد مین رہا ایک کمال پیغمبر خدا کا اون کی اولاد مین
جس طرح کا دین حضرت موسی کا اون کی قبیلی مین ایک کمال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکی قبیلی مین قریش مین رہا اور جسطرح دین حضرت
عیسی کا اجنبی تہین رہا ایک کمال آنحضرت صلعم کا عجمیون مین رہا اور جسطرح
حضرت داؤد کو سلطنت دی ایک ملک شام اسی طرح آن حضرت صلعم کو
سلطنت دی مشرق اور مغرب تک جس طرح کسی انبیا کو تصرف تہا آگ پر اور
پانی پر یا ہوا پر ان کو تصرف تہا آسمانون پر کہ شق قمر کیا اور رد شمس ہوا
اور دنیا مین معراج بہ بدن دی اور آخرت مین حوض کوثر اور مقام محمود

اور مقام وسیلہ دیا وسیلہ ایک درجہ ہے بہشت مین کہ اوسی بلند کوئی درجہ
نہین وہ ایک ہے شخص کی واسطی ہی اور خاصیت اوسکی یہ ہی کہ وہ
شخص بجای وزیر کی ہووی یا بادشاہ سی کسی شخص کو اہل جنت مین سے
کوئی نعمت اور مرتبہ نہ ملی مگر اوسکی ہاتھ سی اور مقام محمود ایک مقام ہی
محشر مین اوپر آسمانون کی کہ اوس جاگہہ جاکر شفاعت خلقکی کرینگی
اور برزگیان دین کہ کسی کو نہ دین تہین اور حضرت عیسی کو معجزات بینات
دی افضال حضرت جبرئیل کا کہ ایک دم فیض اون کا حضرت عیسی سی جدا نہ
ہوتا تہا اور یعنی معجزات بینات کے یہ ہین کہ اورون کی معجزے طالبونکی بدنسی
باہر ہوتی تہی گمان سحر کا لاتی تہی اور نظر بندی سمجہتی تہی اور حضرت
عیسی کے معجزے طالبون کی ذات مین ہوتی تہی جیسی بیماریون کا
جاتا رہنا اندہون کا دیکہنی لگنا اور مردون کا جی اوٹہنا اسمین بہی
کو گمان باطل نہین ہو سکتا وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ
هِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ
مَنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتی وہ لوگ
کہ جو انکی پیچہی ہوی کہ آچکی انکی پاس نشانیان ولیکن جہگڑا کیا انہون نے پہر کوئی
اون مین کا ایمان لایا اور کوئی اون مین سی کافر ہوا اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتی

نہ لڑتی وہ اور لیکن اللہ کرتا ہی جو چاہی ف ولو شاء اللہ فرمایا کہ یکبار
خانہ اختلاف درمیان مذاہب کا اور جنگ جدال کا رکھا ہی اپنی قصد اور حکمت
کر رکھا ہی اوسکی مشیت یہی تھی اور جو چاہتا نہ اختلاف ہوتا اور جو ہوتا تو
لڑائی کی حد کو نہ پہنچتی واللہ اعلم یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ
وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے
ہو خرچ کرو اوس چیز سی کہ دیا ہمنے تمکو پہلی اسی کہ آوی وہ دن کہ نہیں بیچنا
بیچنا جسکی اور نہ دوستی اور نہ سفارش اور کافر وہی ہیں ظالم ف
یا ایہا الذین آمنوا یہاں سی حکم خرچ کرنی کا جو راہ خدا کی شروع
ہوا ہی اور اسی امر کا وہی تھا من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا
لیکن جب اسمیں بیان ہوا ولا خلۃ ولا شفاعۃ آیۃ الکرسی کو کہ اوسمیں
بیان من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور آیۃ الکرسی میں بہی
الحی القیوم توحیدات کی صحیحی کی کیفیت تین قصوں میں بیان کی ہی پہر شروع
کیا احکام خرچ کرنی کا مثل الذین ینفقون اموالہم سی تا بہ
الذین یاکلون الربوا تک بیان فرمایا کہ خرچ کرو جو کچہ اوسکی تمہی
دیا ہی تمکو پہلی اسی کہ قیامت کے دن کام نہ آوی کا تجارت ہیچ کا اور
نہ دوستی ہوگی کہ بے عوض کسی کے طرف سی دیدی و ہاسے آور نہ

شفاعت مین بیش کنی اور نه نذرانه قبول هووی اور یه شدت کا فرون پی
پیروی که یعنی کرو التی هین حق خالق کا اور خلق کا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ الله نهین کوئی معبود مگر وه زنده هی قائم رهنی والا ف
الله لا اله اس آیت کا نام آیة الکرسی هی مرتبی مین سب آیات قرآن کی
مین بیان کچھ اور ثواب اسکا اور فائدی اسکی بیج محافظت کی اور حل
مشکلات کی اور دفع اعداکی اور کشود باطن کی کنجی سی ملتی هین اور
روایت مین هی که اسم اعظم تین سورتون مین هی ایک سوره بقر مین بیچ
آیت الکرسی کی اور دوسری سوره آل عمران کی الم الله لا اله الا
هو الحی القیوم کی لفظون مین اور تیسری طه مین متفرق الله
لا اله الا هو له الاسماء الحسنی وعنت الوجوه للحی القیوم
بعضی عالمون نی جنتی مسلی اعتقادی ذات الهی کی هین فقط اس آیت
سی نکالی هین آیت الکرسی سی اور زنده با کمال وه شخص هی که کبهی اسکو
موت نهین اور نه هو گی اور قائم وه شخص که آپ کسی کا محتاج نهووی
اپنی بقا مین اور سبکا قائم رکهنی والا وهی هی یهی صفت الله کی لا
تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

ہو واری ہاور سبب ہراوبی ہی لا اکراہ فی الدین قد تبین
الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد
استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم
نہین زبردستی بیچ دین کی تحقیق ظاہر ہو گئی راہ پانی گمراہی سی پس جو
کفر کری ساتھہ شیطانون کی اور ایمان لاوی ساتھہ اللہ کی پس تحقیق
پکڑا اوسنی قلابہ مضبوط کہ نہین ٹوٹنا واسطی اوسکی اور اللہ سننی والا
جاننی والا ہی ف لا اکراہ فی الدین قد پوچھتی ہین کہ جب
جہاد واجب ہوا اکراہ لازم ہوا پس کیا کہ اکراہ نہین بیچ دین کی جواب
کہتی ہین کہ اکراہ واسطی زیر کرنی کافرون کی ہی کہ اور مسلمانون کو منع
نکر سکین اور منع کرنی مقدور نہ پاوین بیچ دین کی ہی اور اسواسطی جزیہ
بہی اور جواب دیتی ہین کہ دین قابل اکراہ کی نہین کہ دل کی بات ہی
اور دل پر کسی کا بس نہین چلتا پس جہاد واسطی ظاہر کرنی حق کی اور مغلوب کرنی
کافرون کی ہی کہ تعصب کی بات حق کی نہین سنتی اور اپنی سرکشی مین
بیچ جاتی ہی قبول نہین کرتی اور سیدہی رسم کی واسطی حق دین سی علالتی
ہین اور جہاد سی [illegible] جاتی رہتی ہین اور جواب دیا ہی کہ اکراہ کی معنی زور
سی کہوانا ہی مکروہ چیز کو جب ایمان کی خوبی اور کفر کی برائی ظاہر ہو گئی
[illegible] اکراہ ہی نہ رہا جیسی [illegible] کو [illegible]

کو کہ جبوی اگلا لفظ قد تبین الرشد من الغی مناسب تر ی معنون کی ہی

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

الله دوستدار ہی اون لوگون کا کہ ایمان لائی نکالتا ہی اون کو اندہیرون سے طرف روشنی کی اور جو لوگ کہ کافر ہوئی دوست اون کی شیطان ہین نکالتی ہین اون کو روشنی سی طرف اندہیرون کے یہ لوگ رہنی والی آگ کی ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین ف

اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم ہر ایک آدمی ابتداء عمر مین ساتہ ظلمت جہالت کے اور ظلمت نفس امارہ کی اور ظلمت آلات کے بیچ ظلمات کے اور ظلمت حرص اور شہوت کے بیچ لذات کے اور ظلمت کبر اور غضب کے اور بر مخالفت اپنی خواہش کے گرفتار ہوتا ہی مگر خال خال کوئی نفس مقدس کہ حق تعالی نی اون کو ساتہ تعلیم اور تربیت اور مجاہدے کے ان ظلمتون سی پاک کرتا ہی اور دلون کو روشن کر دیتا اور شیاطین آور کشش کفار کی اور مجادلہ کرنیوالی ساتہ مذہب مرکب کے دو مکار رساتہ کر محمد کہلانی کی ظلمت مین ڈالتی ہین مگر تہوڑی خیال سکتی ہیں کر اون کو کہ اون پر فضل الہی کا ہی گمراہی کا اون

دوزخ بھرا جاوی گا یہاں بوجھتی ہیں کہ نور سی نکال کر ظلمت ہیں ان
مرتد ہیں ہوتا ہی اور جو اصل ہی کافر ہیں اور بہت وہی ہیں اون کو
کس نور سی نکالا جواب نور فطرت سی اور عقل سلیم سی نکالا وہ جو نور
الست کی دی تھی اور اس جہان ہیں جبکہ آئی تھی اولٹی سمجھ سمجھا کر
اوس نور سی نکال لیا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖ
اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ
یُحْیٖ وَیُمِیْتُ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ قَالَ اِبْرٰهٖمُ
فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ
الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۚ کیا نہ دیکھا تونی طرف اوس شخص کی کہ جھگڑا ابراہیم
سے رب اوسکی کی اسواسطی کہ دیی تھی اوسکو اللہ نی بادشاہی جب کہا ابراہیم نے رب
میرا وہ ہے جو جلاتا ہی اور مارتا کہا میں جلاتا ہوں اور مارتا ہوں کہا ابراہیم
پس تحقیق اللہ لاتا ہی سورج کو مشرق سی پس تو لی آ اوسکو مغرب سی پس ہکا بکا ہوا وہ
جو کافر تھا اور اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم ظالموں کو ف الم تر الی الذی
حاج ابراہیم حق تعالی نی جب صفت بیان کی اپنی جی و قیوم تب یہ قصی بیان کی
حیات بخشنی کی اور یہ بھی اور نمرود بادشاہ تھا بابل کا اور کوہ بارکا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ اسی کا نوکر تھا اور بت بناتا اون کی

حضرت اوسکو بھی بت بنانے اور زیور پتھروں کو پہنانے اور اون کی نیاز پر چڑھانا
اور گھرمین کی نیاز بین آیتن اپنی قبضی مین رکھنا اور پوجا کروانی او
اونکی کنجیان رکھنی سب اوس کا ذمہ تھا حق تعالی نی حضرت ابراہیم کو اوسکی
گھر مین پیدا کیا جب حضرت ابراہیم جوان ہوئی اور ان کی توحید کرنی کا
چرچا ہوا اور رد کرنا ان کا نمرود مردود پر دعوائی خدائی کو مشہور ہوا
اور ان کی باپ نے اوسی نالش کی اوسنی ان کو روبرو بولایا اور یہ
کہا کہ پروردگار تیرا کون ہی اونہون نی کہا کہ پروردگار میرا وہ ہے
جو مارتا ہی اور جلاتا ہی اور مراد اون کی یہ تھی کہ ماؤن کی پیٹ مین جان
ڈالتا ہی زندہ ہوکر نکلتی ہین اور مرنی وقت ارواح سب کی قبض کرتا ہی
اوسنی یہ سمجھا اور کہا کہ مین بھی مارتا ہون اور جلاتا ہون دو آدمی
بولائی قیدخانی سی ایک جو لائق قتل کو چھوڑ دیا اور کہا کہ مینی اس کو
زندہ کیا اور بی گناہ کو بلا جرم مار ڈالا اور کہا مینی اسکو مار ڈالا کہتی ہین
حضرت نی یہ بھی کہا کہ وہ اس پر قادر ہے کہ مردہ کو زندہ کری اوسنی کہا کہ تمنی
کبھی دیکھا ہی حضرت ابراہیم نی اس بات کو چھوڑ کر کہا کہ پروردگار میرا وہ
شخص ہے کہ تجھسی اور تیری باپ دادا سی پہلی سی آفتاب کو مشرق سی
نکالتا ہی اگر تو خدائی کا دعوا رکھتا ہی تو برخلاف اوسکی عادت کی مغرب
سی نکال اس بات کا جواب نہ بن آیا اور اوسنی جانا کہ [illegible]

لوگون پر ہی اور کارخانی آسمان کی اور زمین کی اور کسی کی ہاتہہ مین
ہین خدائی لوسکو سزاوار ہی لیکن اپنی سخن پروری سی ان کی
متابعت نہ کی اور قایل نہ ہوا کہا کہ وہ جو آسمان مین سورج کو
چلاتا ہی وہین جاکر اوس سی مقابلہ کرون کا اوسنی چار کرگس بچی ان
لئی اور چند روز اون کو پرورش کیا بعد اسکی ایک صندوق بنایا
تین طبقی کا ہلکا اور اوپر اور نیچیسی کو اڑ لگائی اور اوپر کی طبقی مین
آپ بیٹہی اسباب کہانی اور پینی کا رکہا اور بیچ کی طبقی مین
ایک وزیر کو بٹہایا اور چارون پائی اوسکی چارون کرگسون پر
رکہکر باندہ دیہی اور چارون کونون پر بانس کہڑی کر کر گوشت
لٹکا دیا وہ جانور بہوکی تہی اوس گوشت کی لینی کو اوپر کو اوڑی
جب ایک رات ہکر پہر آفتاب نکلا وزیر کو دیکہہ کہ زمین کیسی نظر
آتی ہی کہا پہاڑ مانند دیوارون کی نظر آتی ہین اور آواز کچہہ نہین
معلوم ہوتی اور دنیا چکتی مین کچہہ سا پایا ایکدن رات اور
اوڑا او پہر ہا پہر وزیر کو اب دیکہہ اوسنی کہا کہ پہار مانند
خط کی نظر آتی ہین اور دریا کی سفیدی نظر آتی ہی اور کچہہ نہین
نظر آتا پہر کچہہ کہا پہیکر کواڑ بند کر لئی تیسری دن پہر وزیر کو کہا
آپ دیکہنے مین کیسی نظر آتی ہی اوسنی کہا کہ اندہیرا ہو دو ہوا

سا نظر آتا ہی وزیر کو دہشت آئی آمد کر پڑا یہ ایک دن اور اوپر
گیا ہر روز زیادہ بلند اور وسیع نظر آتا تہا جو ہی ہوا بہت گرم آنی لگی
اور ایک فرشتی نی آواز کی کہ ای ملعون کہا جاتا ہی اوس آوازکی
طرف اوسنی تیر پہینکا قدرت الہی سی پیکان اوس تیر کی سرخ ہو کر
اوسیکی پاس آن پڑا اوسنی تیر کو دیکہ کر کہا کہ مینی آسمان والی کو
مارا اور اون باشون کو نیچی جہکایا اوتر نی لگی آتی آتی کسی جنگل مین جا
پڑی وہان سی نکل کر کسی شہر مین آیا اور ماندگی رفع کر کر دربار کیا اور
حضرت ابراہیم کو بلایا حضرت ابراہیم کو حق تعالی نی ساتہ وحی کے
حقیقت معلوم کر دی ہتی اور کہا کہ ہم آسمان والی کو مار آئی یہ دیکہو
میرے تیر پر لہو ہی حضرت ابراہیم نی ساری حقیقت بیان کی
کہ آسمان تجہسی بہت دور تہا ایک فرشتے نی تجکو ڈرنتا اور اوس
تیر پر لہو نہین کسی نی قدرت الہی سی اسپر سرخی لگا دی دیکہہ
لی کہ آسمان اور زمین اور چاند اور تاری سورج اور پہاڑ اور دریا اور جنگل
اور شہر اور جانور اور درخت سب اوسیطرح ہی قائم اور برقرار ہین
استا مین بہی الزام کہایا اور جہوٹا ہوا کہتی ہین کہ بعد اسکی کتنی
مدت پیچہی نمرود نی پیغام دیا حضرت ابراہیم کو کہ اپنی خدا کو
کہو کہ مجہسی میدان مین لڑی حضرت ابراہیم نی کہا کہ حق تعالی کی

شان اسکی بڑی ہی کہ تیرے سامنے ہو آسمان اور زمین کوئی چیز اوسکے سامنے اسطرح سے نہین آئی نمرود نے بگمان اسکے کہ یہ لڑائے قبول نہین کرتے دب گئے ہین ایک دن جاری فوج اور لشکر جمع کر کر میدان مین نکلا اور حضرت ابراہیم کو کہا کہ تم بہی ہمارے سامنے نکلو حضرت ابراہیم علیہ السلام تنہا جا کر کہڑے ہوے کہا کہ ہم علا کرتے ہین تم خدا تعالیٰ سے کہو کہ مدد بہیجے تمہارے واسطے حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یہ جاہل تمہارے حکمت سے یہ کہتا ہے مجکو کیا حکم ہے وحی آئی کہ ہم اسکو اپنی ضعیف مخلوقات سے ہلاک کرینگے منتظر رہو تہوڑے سی دیر مین حضرت ابراہیم کی پشت کی طرف سے ایک بادل اوٹھی کہ اوسمین کروڑہا مچہر اور ڈانس چلے آئے اور نمرود کی لشکر مین جا کر ہر آدمی کو اور ہر جانور کو سیکڑون لپٹ گئے سب لوگ بیحواس ہوے کہ ہاتہ نہین ٹہرتے کہجانے سے اور مچہر اور ڈانس سے اور جانور دونو طرف سے کاٹ کاٹ کہاتے ہین اور نیشکین مارتے ہین کسیکو تاب ٹہرنے کی حواس نہین اور نہ کہڑے ہونیکا چین تمام لشکر کہرون کی طرف بہاگا اور ایک مچہر بہت بڑا دم کے ساتہہ نمرود کے لگا اور ناک مین گہس گیا اور دماغ مین جا کر کاٹنے لگا اور تمام لشکر کی لوگ کو مچہر گہرون مین جا کر کواڑ بند کرنے لگے مچہر بہی گہس گئے آخر کو دیر بیچ شہر سے نکل کر جا بسے ہو مگر وہ جو ناک مین نمرود کے گہسا تہی بین کہ اسکو چین نہو تا تہا جب تک

بابوتین سر مین اپنی ہلکی ہلکی نہ لگوانا تہا پہر باپ حضرت ابراہیم
کا ان سی بہت بدخوی کرنی لگا اور کہا کہ تم میری پاس سی ہو
حضرت ابراہیم کو حکم ہوا کہ تم اون لوگون کو چہوڑدو یہ وہان سی
نکل کر اپنی چچون پاس حران مین چلی گئی وہان ان کی شادی ہوئی
حضرت سارا سی کہ ان کی چچا کی بیٹی تہین اور وہین حضرت لوط
بہای کی بیٹے مشرف اسلام ہوئی جب ان چچون کو بہی انہون کفر
پر دیکہا وہان سی خانہ بکوچ مصر کی طرف گئی جب بادشاہ مصر
کو بہت ظالم دیکہا وہان سی اٹہہ کر شام مین جا رہی واللہ اعلم بالصواب
اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ
أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ
ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ
يَوْمٍ یا مانند اوس شخص کی کہ گذرا اوپر گانو کی اور وہ گرا ہوا تہا
اوپر چہتون اپنی کی کہا کیونکر زندہ کریگا اسکو اللہ پیچہی موت
اوسکی کی پس مار ڈالا اوسکو اللہ نی سو برس پہر جلایا اوسکو
کہا کہ کتنی دیر رہا تو کہا رہا مین ایکدن یا تہوڑا دن سی قَالَ بَلْ
لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ
يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ

غصہ اور حسد ان کا بہت سا کیا اوسنی آن کر بیت المقدس کو
تاراج کیا اور عمارت ڈہا دی اور ہزارہا آدمی قتل کئی اور لوٹ
لئی یعنی آور جو کچھہ اسباب بیت المقدس کا تہا اوجہ جواہر اسمین جڑی
تہی حضرت سلیمان نی وہ اوکہاڑ کر لی گیا اور بیت المقدس کو بے
چراغ کر دیا مکان وحوش اور سباع کا کر کر چھوڑ گیا اور ستر ہزار
آدمی بنی اسرائل مین سی بندی کر کر اپنی شہر بابل مین لی گیا
اونہی حضرت دانیال مغبر تھے لیکن وہ جانب مصر کی تہی ملک بنی
اسرائیل مین سی اوسکی ہاتہہ سی نکچ رہی تہی وہ کئی برس پیچہی مشتاق
زیارت کی ہوکر آئی دیکہا بیت المقدس مین کہیں آدمی کا نام و نشان
نہین اور سارا شہر ویران محض پڑا ہی مسجد اقصی کی زیارت کرکر
ایک مکان خالی مین گئی اور وہان سواری کا گدہا تہا اوسکو باندہ دیا
اور بیٹھکر روٹی کہائی اور شربت انگور جو لائی تہی پیا اور تعجب
کرکر کہا کہ الہی یہ شہر مردہ پہر بہی زندہ ہوگا یعنی یہ ویرانہ پہر بہی
آباد ہوگا حق سبحانہ تعالی نی اون کو وہان سولا دیا اور سوتی مین
جان قبض کر لی بخت نصر بنی اسرائیل کو ستر برس قید رکھکر
[illegible] سی مرگیا اوسکی پیچہی اسکا بیٹا صاحب تخت ہوا اوسنی بہی
[illegible]

۱۷۹

مرگیا اوس کا بیٹا بہمن بیٹا اسفندیار کا بادشاہ ہوا اوسکو عداوت بنی
اسرائیل سی نہ تہی اوسنی اور صوبہ دار بہیجا اور کہا بخت نصر نی جنکو قید رکہا
تہا اونکو لیجاؤ اور اونکی شہر آباد کرو اوسنی لاکر بیت المقدس
مین آباد کر دیا آہستہ آہستہ بستی جمتی گئی تیس برس مین جیسا پہلی
شہر تہا اوسی بہتر آباد ہو گیا حضرت عزیر کی نگاہ کو حق تعالی نی
لوگون کی نظر سی مخفی رکہا بعد سو برس کے پہر زندہ کر دیا اور بدن اون کا
اوسطرح رہا اسواسطی کہ زمین پر حق تعالی نی بدن انبیا کی کہانی حرام
کی ہین گدہا بہی مرگیا اور خاک ہو گیا قدرت الہی سی وہ روٹی اور انگور نہ
سڑا اور نہ بگڑا جب حضرت عزیر نی اوٹہکر دیکہا کہ گدہا کہین نہین
وحی آئی کہ گدہا تمہارا اسی خاک مین ہی دیکہو کہ اوس مردے کو کیونکر زندہ
کرتا ہون آہستہ آہستہ مٹی سمٹ کر سفید اور سخت ہونی لگی اور ہڈیان
اور نسین اور گوشت اور چمڑا اور بال سب درست ہو گئی قدرت الہی
سی اوسمین جان پڑ گئی اور بولنی لگا اونہون نی اقرار کیا کہ خداوندا
تو سب چیز پر قادر ہی اور جب باہر نکلی شہر مین دیکہین تو شہر
آباد ہی اور جہان جہان اپنی قبر تہی اور بعضی اور اولاد اپنی
مری تلاش کی پایا اسکی لونڈی اس سو برس مین بوڑہی ہو گئی تہی
آخر جب سوئی تہی تو تیس برس کی تہی اور اب عمر بہر اوسکی لوگون نی

اور عین الیقین علم الیقین سے یہ ہی کہ اوسکی خبر ہی بالشافی دیکھی ہی
یقین آجاوی جیسی خبر ہی مکہ مدینہ کا ہونا جانتی ہین اور صبح کی
پجر دیکھی سی رات کا مینہہ برسنا جانتی ہین اور عین الیقین
یہ ہی کہ اوس چیز کو آپ دیکھہ لیجی جیسی سنتی ہتی کہ آگ جلاتی
ہی دیکھہ لیا کہ ایک شخص نی اوس مین ہاتھہ ڈالا اور جل گیا اور حق الیقین
ہی کہ اوس چیز کو اپنی اندر پاوی جیسا اپنی ہاتھہ کو آگ لگ جاوی اور جل
جاوی کیفیت جلنی کی اپنی تئین معلوم ہو گئی حضرت ابراہیم کو علم
الیقین بخبر الہی حاصل تہا اور بھروسہ تہا اوس معاملہ سی عین الیقین
حاصل کر لیا مرتبہ اطمینان قلب کا ہوا کہ کسی طرح کی احتمالات دل مین
نہ آوین کہ یون ہوگا یا وون ہوگا حضرت پیغمبر خدا صلعم نی فرمایا
کہ اگر حضرت ابراہیم کو کچھہ شک ہوتا تو ہمکو بھی شک کرنی لگتی
جب کہ شک نہین ہی ہمکو کاہی کو ہوگا واللہ تعالی اعلم
مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ
حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ
حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
تمثال ان لوگون کی جو خرچ کرتی ہین مال اپنی بیچ راہ اللہ تعالی کی
[illegible]

اور اللہ دونا کرتا ہی واسطی جس کیلیے چاہی اور اللہ کشایش والا ہے جاننی والا

مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ

مراد فی سبیل اللہ سے در راہ عبادت خدا ہی یعنی ایسی کام مین خرچ کیجیے کہ اوسی سے عبادت حاصل ہووی جیسی اسباب جہاد کا بنادی یا اسباب سفر حج کا اور قربانیون کا تیار کری یا ایسی شخص کو دیوی کہ وہ ان کامون مین خرچ کری یا طالب علم کو دیوی کہ وہ تحصیل علم مین یا کتابون دین کی مین خرچ کری یا سالکان طریقت کو دیوی کہ وہ کسب طریقت کر کر یا فی عمر رشد اور رشاد مین خرچ کرین اسی طرح کا خرچ کرنا دونی عبادت ہو جاتی ہی ایسی جگہہ سات سی برابر ثواب ہی اور قسم جو مشہور ہی کہ محتاج کو دیجیے کہ اپنی حاجت روا کری یہ آگی آوی گا لیکن پہلی قسم پر کئی آفتین ہین اون سی بچایا چاہیے کہ وہ عمل خراب نہ جاوی ایک یہ ہی کہ بیان ہوتا ہی اس قول مین

الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

جو لوگ خرچ کرتی ہین مال اپنا بیچ راہ اللہ کی پھر نہین پیچھی لاتی اوس خرچ کو کہ خرچ کرتی ہین احسان اور نہ ایذا واسطی اون کی ثواب اون کا

نزدیک رب اون کی کی اور نہین ڈر اوپر اون کی اور نہ وی غم کہاوینگی ف یعنی دیتی وقت فقیر کو تاتہہ یا زبان کی ایذا نہ دیتی اور پیچہی کہر کو نہ ہورا اور احسان نہ جتاتی قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ بات اچھی اور بخشدینا بہتر ہی خیرات سی کہ پیچہی اوسکی ہو ایذا اور اللہ بی پرواہ ہی تحمل والا ف یعنی ایسی منت اور ایذا کی خیرات سے کچہہ نہ دینا لیکن زبان سی نرم بولنا اور اوسکی بدخوی سی درگذر کرنا یہ بہتر ہی اوس خیرات سی فرمایا کہ دیکہو حق تعالی کتنا کچہہ بخشتا ہی اور کسی سی بدلا نہین چاہتا اور پہر بندون سی کتنا تحمل کرتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ اى لوگو جو ایمان لائی ہو مت باطل کرو خیرات اپنی کو احسان رکہہ کر اور ایذا دیکر اوس شخص کی طرح جو خرچ کرتا ہی مال اپنا لوگون کی دکہانی کی واسطی اور یقین نہین

ایمان لاتا ہی ساتھہ اللہ کی اور دن پچھلی کی پس مثال اوسکی مانند مثال
سل کی ہی پہر اوسکی مٹی ہی پس مینہ پڑا اوسکو مینہ سو چہوڑ جاوی اوسکو صاف
نہین قدرت پاتی اوپر کسی چیز کی اوسی جو کمایا اور اللہ نہین ہدایت
کرتا قوم کافرون کو ف یا ایہا الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم
ان سی ایسا خراب ہوتا ہی عمل جیسی نیت اور نابود جاتا ہی ریا سی یعنی
دل مین کچھہ طلب ثواب اور یقین جزا نہو اپنی عزت اور نیکنامی کو
دیوی وہ اصل سی کچھہ نہین ہی گو کہ نمود مین دیتا نظر آتا ہی اسکی
مثل فرمائی کہ نادان نی سل پر مٹی دیکھہ کی بیج ڈال دیا جب
مینہ برسا وہ بیج اور مٹی سب بہہ گئی اسی دینی لطلان ثواب کیا
کہ اولٹا عذاب حاصل ہوتا ہی حدیث مین فرمایا کہ حساب مین
اول تین طرح کی لوگون کو لاوینگی کہ لوگون کو بہت دیا اوسی
پوچھین گی کہ ہمنی تجکو اپنی دولت دی اور سرداری دی کہ سب
سی چوتہہ لیتا تہا اور حکم کرتا تہا ہمارے راہ مین تونی کیا کیا
کہی گا کہ جو اچھی جاگہہ خرچ کرنیکی پائی تمہاری رضا کی واسطی
خرچ کیا کہا جاوی گا کہ جہوٹ بولتا ہی تونی اسواسطی خرچ کیا تہا
کہ لوگ کہین بڑا ہمت والا ہی اور سخی تہا سو کہلیا اوسی کہینچ
واکر آگ مین ڈالین گی دوسرا حافظ اوس سی کہا جاوی گا کہ ہمنی

تجکو اپنا کلام سکہایا تو نی ہماری واسطی کیا کیا کہی گا کہ رات دن تیری
قرآن پڑہا تمہاری واسطی کہا جاوی گا کہ جہوٹ بولتا ہی تو نی اسواسطی
پڑہا تہا کہ لوگ کہین بڑا قاری ہی اور خوب پڑہنی والا ہی تیسرا
شہید اوسی کہا جاوی گا کہ ہمنی تجکو قوت اور شجاعت دی
تو نی ہماری واسطی کیا کیا کہی گا کہ مین تمہاری واسطی اتنا لڑا کہ جان دی
کہا جاوی گا کہ جہوٹ بولتا ہی تو اسواسطی لڑا تہا کہ لوگ کہین بڑا
شجاع ہی اور بڑا سپاہی ہی سو کہہ لیا انکو بہی گہسیٹ کر آگ مین ڈال
دیا جاوی گا وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ
بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ
يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ
اور مثال ان لوگونکی کہ خرچ کرتی ہین مال اپنا واسطی چاہنی رضامندی اللہ کے
اور ثابت کر نیکی جانون اپنی سی مانند ایک باغ کی بلندی پر پہنچا اوسکو مینہ
پس لایا میوہ اپنا دوگنا پس اگر نہ پہنچی مینہ پس شبنم کفایت اور اللہ ساتہ
اوس چیز کی کہ کرتی ہو تم دیکہنی والا ہی ف مثل الذین ینفقون
یہ وہ قسم ہی کہ وقت دینی کی رفع حاجت فقیر کو منظور ہو لیکن اسکی
ساتہ دو باتین ہوویں ایک یہ کہ رضای الہی منظور ہووی اور اپنی دل مین

ایمان کو ثابت کرنا ساتھ قطع کرنی حبال کی اور ساتھ طلب کرنی اور
یقین لانی وعدہ ثواب کے اور بہتر جاننا دینی کو خدا کی نام پر جمع کرنی
اپنی عرضو نکی واسطی افزائش اور زیادتی بہت ہی اگر اچھی کی ہاتھ جا پڑا
وہ مال یا وقت اچھا ہوا یعنی رمضان یا مکان اچھا ہو جیسی حرم مین یا
تو بہت ثواب اور بزرگی ہوتی ہین تو رضائی الٰہی اور قبول اوس جانب
کا ہین جاتا ہی یہ بڑی بزرگی اور ثواب ہے قولہ تعالیٰ ایود احدکم
ان تکون لہ کسی کی خیال مین آوی کہ آدمی اپنی عمل کا مالک ہی چاہیے
رکھی چاہی تو رکھی جیسا کپڑا اپنا یا کھلونہ یا جو کچھ او سمین تصرف
کرکی مختار ہی کہ بعضا وقت ہوتا ہی حق تعالی نی یہ منع کسوطی
فرمایا ہے کہ مت باطل کرو صدقات اپنی کو منت اور ایذا کر
حق تعالی نی اس مثال سی سمجھایا کہ بعضا وقت ہوتا ہی کہ اپنی
بہت سے چیز کی اور اپنی کمائی کی قدر بڑی ہوتی ہی کہ اوسکی
بہت سے طرف حاجتین ضروری بہت ہین اور اوسکے جانی
سے بگاڑ کتنے طرح کی آتی ہین اور اون کارون کا تدارک
ہو نہین سکتا ایسے وقت مین کوئی عقل والا
اپنے کمائی اور اپنے خیر کو بگاڑتا نہین
قیامت کو صدقات کا یہی حال ہوگا آیۃ

احدکم ان تکون لہ جنۃ من نخیل واعناب
تجری من تحتہا الانہار لہ فیہا من کل الثمرات
واصابہ الکبر ولہ ذریۃ ضعفاء فاصابہا
اعصار فیہ نار فاحترقت کذلک یبین اللہ لکم
الایت لعلکم تتفکرون ۝ کیا چاہتا ہی کوئی تمین سی
یہ کہ ہووی اوسکی بہشت کہجوروں سی اور انگوروں سی چلتی ہین نیچی اوسکی
سی نہرین واسطی اوسکی بیچ اوسکی سب میوونسی اور پہنچا اوس کو بڑہاپا
اور واسطی اوسکی اولادہی ناتوان پس پہنچا اوسکو بگولا آندہی بیچ
اوسکی آگ ہی پس جل گیا اسی طرح بیان کرتا ہی اللہ واسطی تمہارے
نشانیان تو کہ تم فکر کرو یا ایہا الذین امنوا انفقوا من
طیبت ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا
تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باخذیہ الا ان
تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید ۝ ای لوگو
جو ایمان لائی ہو خرچ کرو پاکیزہ سی اوس چیز سی کہ کمایا تمنی اور اوس
چیز سے کہ نکالا ہمنی واسطی تمہاری زمین اور مت قصد کرو خبیث
کا اوس مین سی کہ خرچ کرو اوسکو اور نہین تم لینی والی اوسکی مگر یہ کہ آنکہ میچ لو
بیچ اوسکی اور جانو یہ کہ اللہ بی پرواہ ہی تعریف کیا گیا ف

يا ايها الذين امنوا انفقوا من طيبات ما رزقنكم اول آداب صدقات يه ہے
کہ حلال چیز دیجی کہ حرام نزدیک خدا کی نجس ہی کوئی عقل والا قبول نکریگا
کہ عظیم الشان کی آگی نجس چیز لیجاوی اور جو لیجاوی تو مردود ہووے اور یاعتابمین
آوی اور دوسرا ادب صدقی کا یہ ہی کہ نفیس اور پاکیزہ چیز دیوی اسکی تین
نہتین ہوتی ہین اعلی یہ ہی کہ جیسی بادشاہون کی آگی تحفہ گذرانتی
ہین تحفہ سی تحفہ اپنی مال مین سی اللہ کو گذرانی پہر اوسی مقرر کری جسکو
مرضی الہی معلوم کری اوس کو دیوی دوسرا یہ ہے متوسط کہ بہ تعظیم نام خدا
جو شخص خدا کی واسطی مانگتا ہی اوسکو دیوی اچھی ایسی چیز دیوی کہ
جیسی دوست دوستکو دیتا ہی اور یہ لحاظ کری کہ ایسی چیز جو کوئی مجھی
دیوی تو مین بہت ہی کا شاکر ہون اور کراہت کر کے پہیر ندون تیسری
ادنی ہی کہ حق تعالی بندون کی حاجت رفع کرنی سی خوش ہوتا ہی اپنا
مقدور اتنا ہی اور فقیر کی حاجت اتنی ہی خواہ قلیل خواہ کثیر
اوس کا کام روا کر دیا چوتھی قسم یہ ہے کہ اوس مال مین شبہ پائی جیسا
گھر کا کوڑا باہر پھینک دیتی ہین یا بدن مین مواد ایذا دینی والی کو
تنقیہ کر کر نکال ڈالتی ہین محض دفع کرنی کی واسطی ڈال دیا اور
اس نکال ڈالنی مین سلامتی ایمان اپنی کی اور سرخ روئی اپنی مالک کے
روبرو رکھی ایسی چیز جانورون کو اور غلام لونڈی کو سوا مسلمانون کی

١٨٩

يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية

دیوی اور جو کوئی ایسی چیزون سی نفرت رہی اوس کو دیکھو الشیطان یعدکم
الفقر و یامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ
وفضلا واللہ واسع علیم شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا
اور حکم کرتا ہی ساتھ بی حیائی کی اور اللہ وعدہ دیتا ہی تمکو بخشش کا اپنی
طرف سی اور فضل کا اور اللہ کشایش والا ہی جاننی والا ہی ف
الشیطان یعدکم الفقر و یامرکم یعنی مانع انسان کو خدا کی راہ میں دینی
سی ڈر فقر کا ہوتا ہی یہ وسوسہ شیطان کا ہوتا ہی جسنا اللہ تعالی نی
دینی کو کہا ہی اور جس کو دینی کو کہا ہی ف فقر ہنین لاتا حق تعالی کا
وعدہ اوسمین فضل دنیا مین اور مغفرت آخرت مین لیکن سمجھنا اس قدر
اور اس جگہہ کا حکمت ہی اوسکو سمجھا چاہی یؤتی الحکمۃ
من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
وما یذکر الا اولوا الالباب دیتا ہی حکمت جسی چاہی اور جو دیا
گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت اور نہین نصیحت پکڑتی مگر صاحب
عقل سے وما انفقتم من نفقۃ او نذرتم من نذر
فان اللہ یعلمہ وما للظلمین من انصار اور جو خرچ
کرو تم کچھ خرچ کرنا یا منت مانو کچھہ منت پس تحقیق اللہ جانتا ہی
اوسکو اور نہین واسطی ظالمون کی مدد دینی والی کوئی ف وما انفقتم

من نفقة او نذرتم من نذر فان الله یعلمه اسی طرح نذر قبول کر لیتی ہین
سمجھیو یہی کہ کیسی کام پر نذر قبول کرتا ہی اور کیا نذر کرتا ہی کہ طاعت
ہی یا معصیت ہی مقدور ادا کا ہی یا نہین پس موافق مقدور کی قبول کری
اور معصیت کو نکری وَإِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ
تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ
مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اگر ظاہر کرو تم خیرات کو پس اچھا ہی
وہ اور اگر چھپاؤ تم اوسکو اور دو اوسکو فقیرون کو پس وہ بہت
اچھا ہی واسطی تمہاری اور دور کری گا تمسی برائیان تمہاری اور اللہ
ساتھ اوس چیز کی جو کرتی ہو تم خبردار ہی ف ان تبدوا الصدقات خیرات
دنیا آشکارا بہتر ہی لیکن پوشیدہ دینا بہت اعلی اور بہت بہتر ہی
لکھتی ہین علما کہ جس جگہہ ادای قرض منظور ہو یا جانی کہ جسکو دی
سی اور کتنی لوگ دیوینگے یا سب لوگ آشکار دیتی ہین اگر یہ آشکار
ندی گا اسکی غیبت کرینگی اور بخیل کہین گی یا اسکی ندینی سی
اور لوگ دینا موقوف کرینگی اوسجا کہہ آشکار دینا بہتر ہی اور سوا
اسکی چھپا کر دینا بہت بہتر اسمین بہت فائدی ہین پاک رہنا
ریا سی اور دلیل ہونا محبت خدا کی اور مضاعف ہونا ثواب کا اور
دور رہنا خود بینی سی اور عار نہ لگنا فقیر کو اور رفع کرنا بلیات شدید کا

اور عقیدت دلانا اوپر احاطہ علم الہی کی ساتھ خفیات کے لَیْسَ عَلَیْكَ
هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
نہین اوپر تیری راہ کو پہنچانا اون کا اور لیکن اللہ ہدایت کرتا ہی جسی
چاہی اور جو خرچ کرو تم بھلائی سی پس واسطی جانون تمہاری کی اور جو
خرچ کرو تم مگر واسطی چاہنی رضامندی اللہ کی اور جو خرچ کرو تم
بھلائی سی پورا پہنچایا جاوی کا طرف تمہاری اور تم نہ ظلم کیی جاوگی
ف لیس علیک هداهم فرمایا کہ راہ بتانا طرف فائدی
دین اور دنیا کی تمہارا کام ہی لیکن قائم کر دینا راہ حق پر تمہارا کام
نہین اللہ تعالی کی اختیار مین ہی کلیہ اس کا یہ ہی کہ طرح مین
اخلاص شرط ہی اور بغیر اوسکی کچھہ کام نہین آتا توقع ثواب کی
باریتعالی سی رکھنا اور دینی کو نقصان نہ جاننا ضرور ہی تو کہ پیچھی
کی پچھتاوی نہین پچھتانا عمل کو خراب کرتا ہی دل پر اور ظلمت لاتا ہی
لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ؗ یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ
مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ

النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ خیرات
واسطی اون فقیرون کی ہی کہ بندگی ہین بیچ راہ خدا کی نہین سکتی
چلنا بیچ زمین کی جانتا ہی اون کو جاہل دولتمند بی سوالی سی
پہچانتا ہی تو اون کو ساتھ چہروکی کی نہین مانگتی لوگون سی لپٹ کر اور
جو خرچ کرو تم بھلائی سی پس تحقیق اللہ ساتھ اوسکی جاننی والا ہی
ف للفقراء الذین احصروا فرمایا کہ معلوم کروا یا ہمنی کہ صدقات
کو کتنی اقسام اور کتنی مرتبی ہین لیکن اعلی اون کا واسطی فقرا
مہاجرین کی ہی وہ لوک کہ وطن چہوڑکر اور اموال چہوڑکر واسطی
محبت خدا کی اور نصرت رسول اللہ کی چلی آئی اور وہ آپ راہ
نیک پر ہین اور لوگون کو راہ نیک کہلاتی اور ہمیشہ مستعد عبادت
کی رہتی ہین جہاد اور طلب علم شیوہ ہی اونکا اور اسباب معیشت دنیا کی
سی نہین اور واسطی شغل ہین خدا کی اوکی تدارک اونکی حاجا نکا نہین
ہوسکتا واسطی چہپانی کی اور سوال نکرنی سی مگر اونکی چہرہ سی
اور اون کی اوقات سی معلوم ہوتا ہی کہ جو معیشت کہین سی نہین
ہی کہان سی کہاتی ہونگی اون کی خدمت مین رضائی الٰہی ہے
اسواسطی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرما دیا جو شخص ترک
کری منہیات کو اور شبہات کو وہی مہاجر ہی اور یہ ہے معلوم ہوا

کہ جو طلب دنیا سی بیزار ہی اور اپنی تئین صرف طاعت مین شب
روز کری اور ہرکسی کی طرف اظہار حاجت نکری مگر عند الضرورت
باشارت دایما صلحا سی یہ ہی مراد ہی اس آیت سے ہین اور اونکا دنیا
مقدم ہی سوائی اور لوگون کی اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ جو لوگ کہ
خرچ کرتی ہین مال اپنی کو رات کو اور دن کو چھپی اور ظاہر
بس واسطی اون کی ہی ثواب اون کا نزدیک پروردگار اون
کی اور نہین ڈر اوپر اون کی اور نہ وہ غمگین ہونگی اَلَّذِيْنَ
يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا
الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ
جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَ
اَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝ جو لوگ کہ کہاتی ہین سود نہ کھڑی ہونگی قبر وُنسی
مگر جیسا کھڑا ہوتا ہی وہ شخص کہ بولا کرتا ہی اوسکو شیطان
آسیب سے یہ واسطی ہی کہ کہا اونہون نی سوا اسکی نہین کہ بیچنا مانند

سود کی ہی اور حلال کیا اللہ نی بیچنا اور حرام کیا سود پس جو شخص کہ
آدمی اوسکی پاس نصیحت پروردگار اپنی کی پس باز رہا پس واسطی اوسکی
ہی جو کمایا اور حکم اوسکا طرف اللہ کی ہی او جو کوئی پہر کری پس یہ
لوگ رہنی والی آگ کی ہین وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنی والی ہین ف
الذین یاکلون الربوا فرمایا کہ ان لوگون کی عقل کہوئی گئی
ہی کہ دنیا مین حرام کو برابر حلال کی سمجہتی ہین قیامت کو بہی انکو
عقل نہوگی جب قبرونسی نکلین گی ایسی ہونگی جیسی آسیب زدہ پہر
وقت سوال اور حسابکی ہوش آجاویگا جو کوئی حرمت ربا کی نمانی
وہ کافر ہوا لائق اسکی ہی کہ ہمیشہ آگ مین پڑا رہی یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا
وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ
مٹاتا ہی اللہ سود کو اور بڑہاتا ہی خیرات کو اور اللہ نہین دوست
رکہتا ہی کفر کرنیوالی گنہگار کو ف یمحق اللہ الربوا فرمایا
کہ ربا مین بی برکتی ہی اکثر دیوالی نکلتی مین اور آخر مفلس ہو جاتے ہین
اور آخرت مین عذاب ہوتا ہی اور صدقات والی دنیا مین معزز رہو
برکت انکی ہوتی اور آخرت مین ثواب باقی رہین اسواسطی کہ یہ راہ
ایمان اور عمل نیک ہی اور اس مین برکت اور بہشت اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ

لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا
هم يحزنون ٥ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے انہوں نے
اچھے اور قائم کیا نماز کو اور دی زکوٰۃ واسطے انکے ہی ثواب اون کا
نزدیک پروردگار اونکے کی اور نہیں ڈر اوپر اون کی اور نہ وہ غم
کھاوینگے یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وذروا ما بقی
من الربوا ان كنتم مؤمنين ٥ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہا سود سے اگر ہو تم ایمان والے

ف یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وذروا ما بقی کو حرام
کیا فرمایا کہ آج تلک جو لے چکا معاف ہوا اصل میں نہ گنا گیا
اور اصل میں مال قائم رہا اسکے پیچھے جو لیوے اصل مال میں
گنا جاوے اور ربا ہرگز نہ لیوے اور جو حکم نہ مانے اوس سے حاکم
دین کا لڑے اور اس شرارت سے باز رکھے فان لم تفعلوا
فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم
فلكم رؤس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون ٥
پس اگر نہ کرو گے تم پس خبردار ہو جاؤ ساتھ لڑائی کے اللہ سے اور
رسول اوس کے سے اور اگر توبہ کرو تم پس واسطے تمہارے ہے
اصل مال تمہارا نہ ظلم کرو تم اور ظلم کیے جاؤ گے تم

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اور اگر ہو قرضدار تنگے والا پس ڈہیل دیتا ہی فراغت تلک اور اگر خیرات کرو بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم جانتی ف فرمایا کہ قرضدار اگر گنجایش اصل کی رکہتا ہو مال اوسکا بیچ کر قرض ادا کیجی اور جو مفلس ہی اور کچہہ مال نہین رکہتا ہی وعدی پر رکہی جب اوسکو پیدا ہوئی لیجی اور یا للہ معاف کیجیہ یا سارا معاف کیجی وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور ڈرو اوسدن سی کہ پہر جاوگی بیچ اوسکی طرف اللہ کی پہر پورا دیا جاوی گا ہر جی جو کمایا اور وہ نہ ظلم کئی جاوینگی ف وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ کہتی ہین کہ یہ آیت سبسی آخر نازل ہوئی تہی جبرئیل نی جب یہ آیت پڑہی کہا کہ دوسی اسّی آیت کی پیچہی سورہ بقر کی اسکو رکہو اور اسکی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین دن زندہ رہی واللہ اعلم يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ اے لوگو جو ایمان لائی ہو جب معاملت کرو تم ساتہ قرض کی

ایک وقت مقرر تک پس لکہہ رکہو اوسکو اور چاہیی کہ لکہی درمیان
تمہاری لکہنی والا ساتہہ انصاف کی ولا یأب کاتب ان
یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب ولیملل الذی
علیہ الحق ولیتق اللہ ربہ ولا یبخس منہ شیئا
فان کان الذی علیہ الحق سفیہا او ضعیفا او
لا یستطیع ان یمل ہو فلیملل ولیہ بالعدل
اور نہ انکار کری لکہنی والا اگر لکہی جیسا سکہا اوسکو اللہ نی پس
لکہدی اور چاہیی کہ مطلب کہی وہ شخص کہ اوپر اوسکی ہی حق
اور ڈری اللہ پروردگار اپنی سی اور نہ کم کری اوس مین سی کچہہ
پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اوسکی ہی حق بی وقوف یا ناتوان
یا نہین سکتا ہی کہ مطلب کہی وہ پس مطلب کہی دوستدار اوسکا
ساتہہ انصاف کی واستشہدوا شہیدین من
رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل
وامرأتان ممن ترضون من الشہداء ان تضل احدہما
فتذکر احدہما الاخری اور شاہد کرلو دو شاہد
مردون اپنون سی پس اگر نہ ہون دو مرد پس ایک مرد اور دو عورتین
اون مین سی کہ پسند کرتی ہو شاہدون سی کہ بہول جاوی ایک

ان دونون مین سی بس یاد دلاوی ایک ندونون مین سی دوسری کو

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ

تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ

اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ

اور نہ انکار کرین شاہد جب بلائی جاوین اور مت کاہلی کرو اس سی

کہ لکھو اوسکو چھوٹا یا بڑا ایکوقت تلک یہ بہت انصاف والا

نزدیک اللہ کی اور سیدہا کرنی والا واسطی گواہی کی اور بہت

نزدیک ہی کہ نہ شک مین پڑو مگر یہ کہ ہو سوداگری ہاتہوں ہاتہ

پہروانی ہو اوسکو درمیان اپنی فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ

وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا

فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ

اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ پس نہین اوپر تمہاری

گناہ یہ کہ نہ لکھو اوسکو اور شاہد کر لو جب بیچو اور نہ ایذا

پہچایا جاوی لکھنی والا اور نہ گواہ اور اگر کرو تم پس تحقیق وہ

گنہ کاری ہی واسطی تمہاری اور ڈرو اللہ سی اور سکہاتا ہی اللہ

اور اللہ ساتھہ ہر چیز کے جاننی والا ہی ف یا یہا الذین
امنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمًّی یہان سی
معاملت جو بعد ہوتی ہی اوس کا بیان ہی دین کئی قسم ہوتا ہی جو
مول کی اور اوسکی قیمت کا وعدہ ہووی ہی دین ہی اور جو روپی دلی
کہ اتنی مدت پیچہی وہ جنس لیوینگے وہ بہی دین ہی کسی کی چیز چہین
لی اور وہ بہی تلف ہو گئی اوسکی قیمت بہی دین ہی اور قرض جس
جنس سی لیا وہ بہی دین ہی اور عورت کا مہر باندہا اور بوعدہ دینا ہی
وہ بہی دین ہی اور جو خون بہا آیا وہ بہی دین ہی اور جو خون سی صلح
کی روپیون پر بوعدہ وہ بہی دین ہی کر دی پر پیسی دینا وہ بہی دین
ہی فرمایا ہی کہ جو معاملت دین کی ہو وین ایکوقت مقرر تک اوسی
مبلغ کو اور اوسکی مدت کو اور جس کو دیتا ہی اور جسکو لیتا ہی اور
جن بابت لیتا ہی اوسکو لکہہ رکہا کرو یہ حکم ہی اللہ تعالی
کا اور لکہنی والا بانصاف اور ہوشیار ایسی لکہی اور لینی والی آدمی
والی کا نام نسب اور محلے کی قید سی لکہی اور روپیون کا سن اور سکہ
بہی لکہی اور جنس کی قسم اور صفت نیک بد کی لکہی اور مکان لکہی
کہ پہر جہگڑی کی جاگہہ رہی اور اقرار کیا اوسکی تقریر اوسکی
زبان سی لکہی مدعی کی لکہی سی نہ لکہی اور مدت کو ساتہ قید پر نی کی

اور مہینی کی اور دن کی لکھی اور جو مقدار آپ ہبا ان کرسکی اوسکی وکیل کی زبان سی لکھی یہ ایک حکم ہوا دوسرا حکم یہ ہی کہ اوس معاملت پر شاہد ہی کرلیجیو یا دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین اور وہ شاہد ہی سُننے کی وقت اور لکھنی کی وقت جہان بلائی جاوین حاضر ہووین اور شہادت دینی کا انکار نکری مگر جو وعدہ نہو اوسمین لکھنی کی تاکید ہنین یعنی دست بدست ہو کہ اوسمین لکھنی مین شہادت کی یاد خوب رہتا ہی اور تفاوت نہین پڑتا اور شہادت ایسی وقت ہی کرلیجیو یعنی دست بدست مین اور لکھنی والی اور شاہد کو جو عذر ہوا وسمین جبر نہ کیجیو اور جو جبر کیجیو تو گناہ ہی وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اگر ہو تم اوپر سفر کی اور نہ پاؤ تم لکھنی والا پس گرو ہی قبضہ کی ہوئی پس اگر امن جانی بعض تمہارا بعضی کو پس چاہیی کہ ادا کری وہ شخص کہ امین جانا گیا ہی امانت اوسکی کو اور چاہیی

کہ ڈری اللہ پروردگار اپنی سی اور مت چہپاؤ گواہی کو اور جو چہپاوی گا اوسکو
بس تحقیق گنہگار ہی دل اوسکا اور اللہ ساتہ اوسکی کہ کرتی ہو تم جاننی والا ہی

ف وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرہن

استحکام معاملہ کا جسطرح لکہنی اور شاہدون سی ہوتا ہی گرو رکہنی سی بہی ہوتا ہی
بشرط قبضی کی گرو لینی والا اپنا قبضہ کر لیوی گرو دینی والا قبضہ اوٹہا
دیوی اور فوائد جو پیدا ہوتی ہین جیسی جانورونکی سواری
اور دودہ ملک مالک کے ہی گرو دار کی نہین لیکن گرو دار کو حق بند
رکہنی کا اور محافظت کرنی مال گروی کا ہی مگر جو کہانا پینا گرو
دار کری اوس جانور گروی کا تو اوسکے فوائد اوسکی عوض لیے
اور جو گرو رکہنی والا کری تو آپ لیو یا حساب قرض مین مجرا
لیوی اور مکان مین رہنا واسطی محافظت مکان کی درست ہی
اور محصول زمین کا اور کرایہ مکان رہنی کا سود ہی حلال نہین مگر
بعضی علما بشرط اجازت کی درست رکہتی ہین یہ روا رکہنا
حق تعالی کی معاملت مین کچہہ کام نہین آتا کہ اجازت دینا تو
کہی پہر دینی سی زیادہ نہین مگر اجازت دیوی تو قاضی کو یہ پہنچیگا
پہروا دینا مگر عند اللہ گناہ باقی رہا **ف** فان امن بعضکم
فرمایا کہ ہمنی واسطی استحکام معاملتون تمہاری کی لکہنا اور شاہد کرنا

اور

اور گرو لینا مقرر کیا لیکن انسان کو چاہی کہ ان باتون کا محتاج نہ ہووے

سب امانت ادا کری جس کا حق ہو ادا کری اور جس کا دینا ہووی ٹال لی

لکھا ہو یا نہو اور شاہد ہو یا نہو حق تعالی کی شہادت اور رسولون کا

لکھنا کفایت ہے مجھی اور اسیطرح جو گرو میں ہو اور الف فائدہ ہی

حق سی بیچ قیمت ہو اوسکو ادا کری اور بیطرہ رہی گناہ ہی ف

ومن یکتمہا فانہ یہان گنہ ہونا فرمایا کہ چھپانی کو

شہادت کے بدن مین کچھ صورت عمل کی نہین کہ بدن پر

گناہ لکھا جاوی بلکہ دل مین نیت بد ہے کہ کسیکی خاطر سی دوسر کا

حق تلف ہووی دیکھئے یہ گناہ دل کا ہی دل پر لکھا جاتا ہے

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا

مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ

اللّٰهُ ۗ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ۗ

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ واسطی اللہ کی ہی جو کچھ

آسمانون اور جو کچھ زمین کی ہی اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ خاطر

تمہاری کی ہی یا چھپاؤ اوسکو حساب ہوئیگا تمسی اوس کا ساتھ اللہ کی

پس بخشی گا جسی چاہی اور عذاب کری گا جسی چاہی اور اللہ اوپر

ہر چیز کی قادر ہی ف للہ ما فی السموات وما فی

مخصوص ہونا ایک چیز کا واسطی ایک شخص کی تین طرح ہوتا ہی ایک
واسطی صنعت کی جیسی کمہار فی کہلونی بنائی اور ایک واسطی ملک کی جیسی
جیسا کسی فی مول لیا اب اوسکی کہلاوینگی ایک واسطی تصرف کی
جیسی ایک شخص اوسی چہین لایا یا مانگ لایا اب جو چاہی اوس مین
کری عالم حق تعالی کی صنعت اور اوسیکی ملک حقیقی اور اوسیکی
قبضی تصرف مین ہی جس کسی کا دعوا ملکیت کا ہی اوسکی حکم سی ہی
اور جس کسی کو تصرف ہی اوسکی قدرت سی ہی پس یہ عالم آسمان اور
زمین اور جو اس کی بیچ مین ہی خاص خدا کا ہی وان تبدوا
فی انفسکم او تخفوہا جو کچہہ بیچ جیون کی ہی پانچ قسم ہین
ایک اوس مین سی اعتقادات ہین کہ کسی چیز کا یقین اور کسی چیز کا
انکار ہی ایمان اور کفر اسمین ہی اول حساب اور جزا اسی پر ہی
دوسرے محبت اور بغض اسی پر ہی حساب اور جزا بہت، فرمایا ہی
افضل الایمان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ بہتر
فضیلتون ایمان کی مین محبت رکہنا کسی سی واسطی خدا کی اور بغض
رکہنا کسی سی واسطی خدا کی تیسرے نیتین ہین یعنی عزم دل کا
کسی کام پر کریگا یا نہ کری گا اس پر ہی حساب اور جزا ہی فرمایا ہی
کہ جو کوئی نیت نیک کری کسی کام کی اور وہ کام کری دس نیکیان

لکھی جاتی ہین اور جس نی نیت نیک کی اور اتفاق کرنی کا نہوا کچہہ حائل ہو گیا ایک
چیز لکھی جاتی ہی اور جس نی نیت بدکی اور پہر خدا کی خوف سی یا حیا سی
چہوڑ دی اوسکی ایک نیکی لکھی جاتی ہی اور جسنی نیت بدکی اور بدکار کیا
اوسکی ایک بدی لکھی جاتی ہی یہ فضل اللہ تعالی کا ہی اوپر بندونکی چوتہی
اخلاق ہین کہ بی قصد او اختیار جوش مارتی ہین بحکم شرع کی
یا اونہی ظاہر کری یا روک بی جیسی سخاوت اور بخل اور حرص
اور زہد شہوت اور عفت اور امانت اور خیانت یہ چیزین بی اختیار کی ہین
یہ چیزین ہین انپر لکہی حساب اور جزا ہین مگر جب ان کی اوپر عمل
کری پانچوین خطرات ان کی چار حالتین ہوتی ہین دل مین آنا اور
گذر جانا یہ بہی بی اختیار ہین دوسری دل مین جاگہ پکڑنا اور واسی
اون کی لذت اوٹہانا تیسری اون پر عزم کرنا چوتہی اون کی
اسباب جمع کرنی پہلے جو دو ہین وہ نیت عمل ہین و اصل
ہین اور جو بیچ کا وہ بنا ہی اوسکی اوپر پہلے امتون مین مواخذہ
چنانچہ عیسی نی فرمایا ہی کہ خطرات بد سی بچا کرو اس واسطی کہ
جس گھر مین دہوان ہوگا اگر جلا نہ دیگا تو سیاہ کر دیگا جب
یہ آیت نازل ہوئی یہ بات صحابہ نی سمجہ کر دست گہٹنو پر
کہڑی ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ جتنی احکام حق تعالی نی ہماری

زبان پر بہی ہمنی قبول کئی اب جو حکم خطرات پر پکڑنیکا جو آیا ہی یہ بہت دشوار ہی اگر ہم خطرات پر پکڑی جاوین تو شاید نجات نہ پاوین
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تم وہ بات نہ کہو کہ جیسی حضرت موسی کی قوم نی کہا تہا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بلکہ کہو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
اور حکم الہی خواہ آسان ہو خواہ دشوار ہو قبول کرو اصحاب نی خوب طرح اپنی دل مین اطاعت لاکر قبول کیا اور کہا کہ خطرات پر بہی پکڑین گی
اور جو غفلت ہو جاوی گی اسکی بخشش مانگین گی چنانچہ اگی آتا ہی وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا یہ عبادت دل کی اون سی ایسی ادا ہوئی کہ حضرت
آدم سی آج تلک کسی سی نہین ہوئی حق تعالی اون پر نہایت مہربان ہوا اور موا خذہ خطرات کا بخشدیا بلکہ اوسکے ساتہ بہولنا
اور چوکنا اور مشقت کے شرعین اور عام بلائین ساری امت کو بخشدین اسی بلکو اگلی دو آیت مین مفصل فرما دیا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط ایمان لایا رسول جو اوتاری گئی طرف اوسکی رب اوسکی سی اور ایمان لائی مسلمان
ف حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی سورہ فاتحہ اور دو آیتین سورہ بقر کی دو نعمتین ہین کہ ایک خزانہ الہی سی نیچی عرش کی میری
تئین دی گئین شب معراج کو اگرچہ نزول ان آیتو نکا مدینی مین ہی

بیچ معراج کی ظہور اس حقیقت کا ہوا کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ
مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ہر ایک ایمان لایا ساتھ
اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور پیغمبرون
اوسکی کی ف ارکان ایمان کی پانچ ہین ایمان بخدا اور بملائکہ
اور کتب اور رسل اور روز قیامت یہان چار مذکور ہوئی ہین اور
پانچوان والیک المصیر مین مذکور ہوگا لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ
مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ
رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ہ ہمین جدا نہین کرتے اوس والتی درمیان کسی کی
پیغمبرون سی اور کہا اونہون نی سُنا ہمنی اور مانا ہمنی بخشش مانگتی
ہین ہم تیری اے رب ہماری اور طرف تیری ہی پہر جانا ف یہان سے
معنی کہتی ہین کہ سمجھ لیا چاہیئی یعنی کہتی ہین کہ ہم کسی پیغمبر مین تفرقہ
ایمان کا نہین کرتی ہین ایک کو مانی اور ایک کو نہ مانی ایک کا ایک حکم
مانی اور ایک کا ایک حکم نہ مانی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا
لَہَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْہَا مَا اکْتَسَبَتْ ہ نہین تکلیف دیتا
اللہ کسی جان کو مگر طاقت اوسکی برابر واسطی اوسکی جو کمایا اوس نے
اور اوپر اوسکی جو کمایا اوسنی ف فرمایا ارادہ الٰہی تمہاری حق
مین یہ ہے کہ دشوار چیزین تمپر نڈالی تمہاری جزا اور عمل کی ہی خواہ ال

دلکی ہون خواہ بدن کی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا
ای رب ہمارے مت پکڑ ہمکو تحقیق بھول گئی ہم یا چوک گئی ہم ف
نسیان بھول جانا اور خطا یہ کہ ارادہ کری اور کام کا اور ہو جاوے اور کام
جیسا کلّی کری اور حلق مین پانی چلا جاوی یا ماری شکار کو اور لگ
جاوی اور کو یا بندوق چلانی مین پھٹ جاوی اور کوئی جل جاوی
اور وقت افطار جان کر روزہ کہول ڈالی اور دن باقی ہوا ور دن
روزہ قضا کری اور جو کسی کی جان یا مال تلف ہو جاوی بدلا دیوی
لیکن آخرت مین اسکا مواخذہ نہین اور آخرت مین عتاب ہی اوپر بی
احتیاطی کی اور بھولنی کی سبب کر جس عبادت پر صورت بدن پر نہین
جیسی روزہ جاتا ہی نہین اور جس عبادت کی صورت ہی بدنیر جیسی
نماز اور حج یہ بھولی سی ان کا مفسد کری تو جاتی رہتی ہی ان کا بھی فدیہ
مین بدلا دیتا ہی کہ اوسی درست ہو جاتی ہی رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا
ای رب ہمارے اور مت رکھ اوپر ہماری بوجھ جیسا رکھا اوسکو اوپر
اون لوگون کی کہ پہلی تھی ہم سی ف مراد مشقت شرائع کی ہیں
جیسا بعضی دینو نمین چوتھائی مال زکوة مین دینا تھا اور کپڑی کو نجاست لگی
کتر ڈالنا ہیں رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۞ ای رب

ہماری اور مت اٹھوا ہمسی وہ چیز کہ نہین طاقت واسطی ہماری ساتھ اوسکی

ف یعنی ہماری امت پر ایسی بلا کہ نہ اوٹھا سکین مت ڈال اسی ہی مراد

مشقت شریعت کی ہویاین کو یا مشقتون کو دو قسم کیا ایک پہلی ہوا کی

ہی ایک جواب ہی آوین اندو نون کو ہمسی ہو توف کر واعف عنا

واغفر لنا اور معاف کر ہمسی اور بخش واسطی ہماری یعنی سارے

صغیرہ اور کبیرہ توبہ سی بخش دی وارحمنا انت مولنا

اور رحم کر ہمکو توہی ہی دوستدار ہمارا ف یعنے بہت نعمتین

بی طلب اور بی سعی کی ہمکو دی وانصرنا علی القوم الکفرین

نصرت کفار پر اور ایک نعمت بڑی یہ ہی ملی جب تلک اہل دین ا

دین پر قائم رہین اور عوام اون کی متابعت مین رہین اور نفاق

اور مذاہب باطلہ اور بدعتون سی خالی رہین اور امر بالمعروف

اور نہی عن المنکر اور پر ہیز رشوتون سی اور سب حرام خوریسی کرے

جاوین تو اوردین والا غالب رہین آیاتی

الحمد للہ علی احسانہ والصلوۃ علی رسولہ

کہ تفسیر فتحی تصنیف مولانا رفیع الدین جناب اصطفعش

فضائل بسم اللہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال علیہ السلام ما من عبد یقول بسم اللہ الرحمن الرحیم الا امر اللہ کراما کاتبین ان یکتبا فی دیوانہ اربع مائة الف درجة فی الجنة ومحا عنہ اربع مائة الف سیئة

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ کہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم مگر حکم کرتا ہے اللہ کراما کاتبین کو یہ کہ لکھیں بیچ نامہ اعمال اوسکے چار لاکھ درجہ بہشت کے اور دور کریں نامہ اعمال اوسکی چار لاکھ برائیان

عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلعم انہ قال من قال بسم اللہ الرحمن الرحیم مرة لم یبق من ذنوبہ ذرة

روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جس شخص نے کہ پڑہی ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین باقی رہتا
گناہون اوسکی سی ایک ذرّہ قال علیہ السلام من کتب
بسم اللہ الرحمن الرحیم فجوّدہ تعظیما للہ تعالی غفر اللہ
لہ ما تقدم من ذنبہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ لکہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اچہی طرح یعنی حروف ور حلقہ میم وغیرہ
کے اندہی نہ بناوی واسطی تعظیم اللہ کی بخشی اللہ تعالی گناہ اوسکے
جتنی گذری قال علیہ السلام ان اللہ تعالی زین السماء
بالکواکب وزین الملئکۃ بجبریل وزین الجنۃ بحور
قصور وزین الانبیاء بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
وزین الایام بیوم الجمعۃ وزین اللیالی بلیلۃ القدر
وزین الشہور بشہر رمضان وزین المساجد بالکعبۃ وزین
الکتب بالقرآن وزین القرآن ببسم اللہ الرحمن الرحیم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے زینت دی آسمان کو ساتہہ
ستارونکی اور زینت دی فرشتونکو ساتہہ جبرئیل کی اور زینت دی جنت کو
ساتہہ حور اور قصور کی اور زینت دی نبیون کو ساتہہ محمد علیہ السلام کی اور
زینت دی دنون کو ساتہہ دن جمعہ کی اور زینت دی راتون کو ساتہہ شب
قدر کی اور زینت دی مہینون کو ساتہہ مہینی رمضان کی اور زینت دی کتابون کو

ساتھ قرآن کی اور زینت دو قرآن کو ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے

قال علیہ السلام اذا قمتم من النوم فقولوا
بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوا علی محمد فان
الناس لایغتابونکم ویمنعکم الملئکۃ عن
ذلک فرمایا رسول خدا نے جب اٹھو تم نیند سے کہو تم بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور درود بھیجو تم اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ تحقیق آدمی
غیبت نکرینگی تمہاری اور منع کرینگی تمکو فرشتہ غیبت سے
یہ حدیثین لکھی گئی ہین لباب الاخبار سے اور لکھا ہے علمانے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
کی انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کی بھی انیس ہین ساتھ ہر حرف کے
بلا ہر ایک کی ان مین سے دفع ہوسکتی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ روز رات
چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعتونکی لئی تو پانچ نمازین مقرر فرمائین اور انیس
باقی کی لئی انیس حرف دئی تا ہر نشست وبرخاست اور حرکت وسکون
مین کہ ان انیس ساعتون مین ہوا برکت وعبادت حاصل کرین یعنی
ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور
خواص اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نی فرمایا ہی کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوی
توچاہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر جاوی تا پردہ واقع ہو درمیان شرمگاہ
اوسکی کی اور نظر جنات کے پس جب یہ کلمہ درمیان آدمی کی اور دشمنان دیوی اوسکی

ہوتا ہو اور امید ہے کہ درمیان بندے اور عذاب عقبی کی البتہ پردہ ہوگا تمت

فضائل سورۂ فاتحہ

روایت ہے ابی سعد بن معلی سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا تھا مسجد میں پس بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا میں نے اونکو پھر آیا میں حضرت کے پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نماز پڑھتا تھا فرمایا کیا نہیں کہا اللہ نے جواب دو واسطے اللہ کی اور رسول کی اور اطاعت کرو جبکہ اوسکی کی ہر وقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں تجھکو بہت بڑے سورہ یعنی افضل سورہ قرآن میں پہلے اسکے نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا حضرت نے ہاتھ میرا پس جب ارادہ کیا ہم نے یہ کہ نکلیں کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤں میں تجھکو بہت بڑے سورۃ قرآن سے فرمایا الفاتحۃ اعظم سورۃ من القرآن ھی السبع المثانی والقرآن العظیم وہ سورہ الحمد للہ رب العلمین وہ سات آیتیں ہیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ہے بڑا کہ دیا گیا میں وہ فائدہ سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اس لئے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کی نزدیک اور فوائد اور معانی اسکے بہت ہیں باوجود اختصار لفظوں کی جیسا کہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہیں بیچ قول ایاک نعبد وایاک نستعین کے بلکہ کہا ہے بعضے عارفوں نے کہ جو کچھ اگلی کتابوں میں ہے وہ سب

قرآن مین ہے اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ سب سورہ فاتحہ مین ہی اور جو کچھ سورہ
فاتحہ مین ہی وہ سب بسم اللہ مین ہی اور وہ سات آیتین ہین یہ اشارہ ہی
اس آیت پر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ
الْعَظِيمَ یعنی دین ہمنی تجھکو سات آیتین کہ مکرر پڑھی جاتی ہین نماز مین
یا ثنا کی گئی ہی اون کی ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کی کہ مراد ان سی سورہ
فاتحہ ہی اور دیا ہمنی تجھکو قرآن عظیم اور وہی ہی سورہ فاتحہ ہی از بسکہ یہ
جز اعظم قرآن کی ہی مبالغہ فرمایا کہ یہ قرآن عظیم ہے ۵ ع ۵ اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سے
فائدہ یعنی اگر پڑھی اسکو ساتھ ایمان اور یقین کی تو شفا ہوتی ہی ہر
بیماری دینی و دنیوی اور ظاہری اور باطنی سی اور لکھکر لگانا اسکو یا چاٹنا بھی
ہی نفع کرتا ہی امراض کو ۵ ع ۵ اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہے کہ اصحاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سانپ بچھو کی کاٹی ہووں کو اور مرگی والونکو
اور دیوان کو ساتھ سورہ فاتحہ کی افسوں کرتی تھی یعنی دم کرتی تھی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو جائز رکھا اور دار قطنی اور ابن عساکر نی سائب
بن یزید سی روایت کیا ہی کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اس سورہ
کی افسون فرمایا اور آب دہن مبارک کا بعد پڑھنے اس سورہ کی اوپر مقام
درد اون کی کی ملا اور بزار اپنی مسند مین انس بن مالک سی لایا ہی کہ آن

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلو اپنا بچھونے پر رکہا اور فاتحہ
اور قل ہو اللہ پڑہکر اپنے پر دم کیں ہر بلا سے امان میں ہوا مگر یہ کہ موت
اوسکی مقدر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی اور عبد بن حمید
اپنی مسند میں لایا ہے ابن عباس سے بطریق مرفوع کی کہ فاتحۃ الکتاب برابر
دو تہائی قرآن کی ہے ثواب میں اور ابو الشیخ اور طبرانی اور مردویہ اور
دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ چار چیزیں گنج عرش سے مجکو دی ہیں اور کوئی چیز سوائے ان چار کے
اس گنج سے کسیکو نہیں پہنچی ام الکتاب اور آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ
بقرہ کا اور سورہ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی ابو درداء سے روایت کی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہے
اوس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی ہے اور اگر فاتحۃ الکتاب
ایک پلہ ترازو کے میں رکہیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ میں تو البتہ
فاتحۃ الکتاب ساتہہ قرآن کے برابر ہو اور ابو عبید فضائل قرآن میں حسن
بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی فاتحۃ الکتاب کو پڑہے گویا توریت اور انجیل اور زبور اور
فرقان کو پڑہا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب
العظمۃ ابو الشیخ اور حلیۃ الاولیا ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ

کو اپنی عمر مین نوحہ اور زاری کرنی اور خاک اپنی کا سر پر چار بار اتفاق
اول اوس وقت کہ اس پر لعنت ہوئی اور دوسرے جبکہ اوسکو آسمان سے
زمین پر ڈالا اور تیسرے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئی اور
چوتھی جبکہ فاتحہ الکتاب نازل ہوئی اور ابو شیخ کتاب الثواب مین لایا ہے
کہ جس کو جو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحہ الکتاب پڑھے اور بعد
ختم کرنیکی حاجت چاہے اور ثعلبی نی شعبی سی روایت کیا ہی کہ ایک شخص
اونکی پیچ آیا اور شکایت درد گردہ کی کی شعبی نی اوسکو کہا کہ تجھکو لازم ہی کہ
اساس القرآن کو پڑھ کر درد کی جگہہ دم کر اوسنی کہا کہ اساس القرآن
کیا ہی شعبی نی کہا فاتحہ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشایخ کی مذکور ہی کہ سورہ
فاتحہ اسم اعظم ہے واسطی ہر مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اوسکی دو طریق
ہین ایک طریق یہ ہی کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کی میم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کی لام الحمد للہ کیسی ملا کر اکتالیس بار چالیس دن تک پڑھی جو مطلب ہوگا
حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اگر شفاء مریض یا سحر زدہ کی منظور ہو
تو پانی پر دم کر کر اوس مریض اور سحر زدہ کو پلاوی اور دوسرے یہ کو جمعہ
اتوار کو درمیان سنت فجر اور فرض فجر کی بطریق ملانی میم کی ساتھ لام
ستر بار پڑھی بعد ازان ہر روز اوسی وقت پڑھی اور دس دس بار کم کرتا
جاوی تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول ہی مہینی مین مطلب حاصل ہو فبہا و الا دوسری

فضائل سورہ بقرہ

نقل ہی مسلم ترمذی نسائی سی کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی اِنَّ الشَّیطَانَ
یَفِرُّ مِنَ البَیتِ الَّذِی یُقرَاُ فِیهِ البَقَرَۃُ یعنی تحقیق شیطان
بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی بیچ اوسکی سورہ بقر اور
نقل کی مسلم نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اِقرَؤُهَا
فَاِنَّ اَخذَهَا بَرَکَۃٌ وَتَرکَهَا حَسرَۃٌ وَلَا یَستَطِیعُهَا البَطَلَۃُ
یعنی پڑہو سورہ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوس پر برکت ہی
اور چہوڑنا اوس حسرت کا سبب ہوگا اور نہین طاقت رکہتی اسکی
ساحر ف بطلہ ساحر اور کاہلی وجود یعنی کسلمند اور ساحر اور باطل
توفیق اس کی پڑہنی اور سیکہنی کی نہین رکہتی بسبب دراز اوسکی کی
اور نقل کی ابن حبان نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مَن قَرَاَهَا لَیلًا لَم یَدخُلِ الشَّیطَانُ بَیتَهٗ ثَلٰثَ لَیَالٍ
وَمَن قَرَاَهَا نَهَارًا لَم یَدخُلِ الشَّیطَانُ بَیتَهٗ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ
جوکوئی پڑہی سورہ بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی
گہر مین تین رات تلک اور جوکوئی پڑہی اوسکو دن کو نہین داخل
ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک اور نقل کی
مسلم نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اِقرَؤُا الزَّهرَاوَینِ البَقَرَۃَ

وآل عمران فانهما یاتیان یوم القیمة کانهما غیایتان
اوکانهما فرقان من طیر صواف تحاجان عن
اصحابهما یعنے پڑھو دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورہ بقر اور آل عمران
ہین پس تحقیق یہ دونو آوینگے دن قیامت کی گویا کہ وہ دونو ٹکڑی ابر کے
یا گویا کہ یہ دونو سایبان ہین یا گویا کہ وہ دونو ٹکڑیان ہین پرند جانورون
کی صف باندہی ہوے جہگڑینگے پڑھنے والون اپنے کی طرف سے تمت

فضائل آیة الکرسی

نقل کی مسلم اور ابی داود نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اعظم
آیة فی کتاب اللہ یعنے یہ آیة الکرسی بزرگترین آیتون کی ہے بیچ
کتاب اللہ تعالی کی اور نقل کی ترمذی ابن حبان نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سید آی القرآن یعنی یہ افضل ہے آیتون
کی قرآن مین نقل کے ابن حبان نے لا تضعها علی مال ولا ولد
فیقربک شیطان یعنے جو رکہی تو آیة الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنے
دم کرے یا لکہہ کر لٹکادے تو نزدیک نہین ہوگا تیرے شیطان یعنے
تیرے مال اولاد کے پاس نہین آویگا اور تصرف نہین کریگا تمت

فضائل آمن الرسول

نقل کے ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

الآیتان آمن الرسول آخر البقرة لا تقرآن فی دار ثلث لیال
فیقربها شیطان یعنی فضیلت دو آیتون آمن الرسول کی کہ آخر
سورہ بقر کا ہی یہ ہی کہ پڑہی جاتی ہین یہ دونون آیتین جس گہر مین تین
رات پس نہین نزدیک آتا اوسکی شیطان نقل کی حاکم نی
کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ ختم البقرۃ
بآیتین اعطانیهما من کنزہ الذی تحت عرشه فتعلموهن
وعلموهن نساءکم وابناءکم فانها صلوۃ وقرآن ودعاء
یعنی تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقر کو ساتھہ دو آیتون کی کہ دی ہین
مجھکو وہ خزانہ اپنی سی جو نیچی عرش کی ہی پس سیکھو اون کو اور سکہاؤ
اون کو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی سب گہر والون کو سکہاؤ
پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہی
قرآن کا اور دعا ہین رحمت

فضائل سورۃ الانعام

نقل ہی حاکم سی لما نزلت سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم قال لقد شیع هذه السورۃ من الملئکۃ
ما سد الافق جب اوتری سورہ انعام سبحان اللہ کہا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئی ہین اس سورۃ
کی فرشتی اسقدر کہ ڈہانک لیا ہی کنارہ آسمان کی کو رحمت

نقل کی حاکم نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من قرأھا
یوم الجمعة اضاء لہ من النور ما بین الجمعتین جو کوئی پڑہی
سورہ کہف دن جمعہ کی روشن رہتا ہی دل اوسکی لیی اوسکی نور سی
درمیان دو جمعون کی یعنی جمعہ آیندہ تک نقل کی دارمی نی موقوفا
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من قرأھا لیلة الجمعة
اضاء لہ من النور فیما بینہ وبین البیت العتیق یعنی جو کوئی پڑہی
سورہ کہف شب جمعہ مین روشن کرتا ہی اللہ اوسکی لیی نور سی بقدر اسکی
کہ فرق ہی درمیان پڑہنی والی اوسکی کی اور درمیان خانہ کعبہ کی
نقل کی حاکم نسائی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
من قرأھا کما انزلت کانت لہ نور من مقامہ
الی مکة ومن قرأ عشر آیات من آخرھا فخرج الدجال
لم یسلط علیہ جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسکہ اوتاری گئی یعنی
ترتیل سی اور تجوید سی بی کمی اور زیادتی کی ہووی گی اوسکی لیی
روشنی جگہہ اوسکی سی مکہ تک اور جو شخص پڑہی دس آیتین آخر
سورہ کہف سی پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاوی گا اوس پر
نقل کی طبرانی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من قرأ
سورة الکہف کانت لہ نور یوم القیامة من مقامہ الی مکة

ومن قرأ العشر آيات من آخرها ثم خرج الدجال لم يضره يعني
جو کوئی پڑہی سورہ کہف ہوگی اوسکی روشنی دن قیامت کے جگہہ اوسکی
سی مکہ تلک اور جو کوئی پڑہی دس آیتین اخیر سورہ کہف سی پہر نکلی دجال
تو نہین ضرر کری گا اوسکو نقل کی ابوداود ترمذی نسائی نی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من حفظ عشر آيات
من اولها عصم من فتنة الدجال یعنی جو کوئی یاد کری دس آیتین
اول سورہ کہف سی بچایا جاوی گا فتنہ دجال سی

فضائل سورہ طه اور طواسین کی اور حامیموں کی

نقل کی حاکم نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اعطيت
طه والطواسين والحواميم من الواح موسى یعنی دیا گیا مین
سورہ طه اور طواسین یعنی سورہ نمل اور سورہ شعرا اور قصص اور حامیمین
تختون موسی کی سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حامیمین سات
ہین اور دروازی دوزخ کی بہی سات ہین ہر حم انمین سی آکہڑی رہی گی
ہر دروازی پر اور عرض کرینگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازی مین
اوس کو کہ ایمان لایا مجہہ پر اور پڑہا مجکو اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک
پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کا حامیمین ہین وہ ملیح ہین ازرانی والی سبزہ
والی کہین والی جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کری باغون جنت سی تو پڑہی حامیمون کو

اور فرمایا جو پڑہی سورہ دخان شب جمعہ مین صبح کرکیا بخشش کیا گیا اور
جو پڑہی الم تنزیل السجدہ اور تبارک سات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ
القدر کے یعنی اوس کا سا ثواب ملا اور جو کوئی پڑہی حم دخان شب جمعہ مین
مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور جنت مین بنایا جاتا ہی اوسکی لئی ایک گہر
کذا فی وظایف النبی فضائل سورہ یس نقل کی نسائی ابو
داود و ابن ماجہ ابن حبان نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قلب
القران یس لا یقرأها رجل یرید الله والدار الآخرة الا غفر له
اقرؤها علی موتاکم دل قرآن کا یس ہی نہین پڑہتا ہی اوسکو
کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گہر کو مگر بخشش کی جاتی ہے
اوسکی پڑہو اوسکو مردون اپنی پر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جسنی مداومت کے اوپر پڑہنی یس کی ہر رات پہر مرگیا مرا شہید اور
ابن عباس رضی اللہ تعالی سی ہی کہ کہا جس نی پڑہی ہو سورہ یس وقت صبح کی
دیا جاتا ہی آسانی اوسدن کی شام تلک اور جسنی پڑہی سورہ یس اول
شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کے صبح تلک اور بیہقی نی روایت
کی ابی قلابہ سی کہ کہا جس نی پڑہی سورہ یس مغفرت کیجاتی ہی اوسکی
اور جسنی پڑہی حالت بہوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنی پڑہی اسحال
مین کہ راہ بہولا ہوا تہا راہ پالیتا ہی اور جسنی پڑہی اسحال مین کہ جانور اوس کا

٢٢٣

جاتا رہتا یا لیتا ہی اوسکو اور جسنی پڑہی یہ وقت کہانی کی کہ ڈرتا
ہتا کمی کہانی کیسی کفایت کریگی اوسی اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک میت
کی آسانی کی جاتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا اسکو نزدیک ایک عورت
کی کہ دشوار ہتا اوسپر بچہ کا ہونا آسانی ہوتی ہی اوسپر اور جسنی پڑہا
اسکو پس گویا پڑہا قرآن گیارہ بار اور ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن
شریف کا یس ہی آور روایت کی ابن خریس اور ابن مردویہ نی اور خطیب
اور بیہقی نی ابی بکر الصدیق رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ
یس نام رکہی گئی ہی توریت میں معمہ کہ مشتمل ہی بہلائیوں دنیا اور آخرہ کی کو اپنی
پڑہنی والی کی لیسی اور دور کرتی ہی اوس سی مصیبت دنیا کی اور آخرت کی اور دفع کرتی
اوس سی ہول آخرت کی اور نام کیا ہی اس کا رافعہ اور حافظہ یعنی مرتبہ
کرتی ہی مومنوں کا اور پست کرتی ہی کافروں کو دفع کرتی ہی پڑہنی والی
اپنی سی ہر شر اور روا کرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اوسکو برابر ہوتی
ہی اوسکی لئی بیس حجون کی اور جو کوئی سنی اوسکو برابر ہوتی ہی اوسکی لئی ہزار دینار
کی دی فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور جو کوئی لکہکر پیوی اوسکو داخل کرتی ہی
اوسکی اندر ہزار دوائیں اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتیں اور ہزار
رحمتیں اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دکھ فقط والحمد للہ تعالیٰ امین

تمت

خاتمۃ الطبع

نثر خاتمہ و قطعات تاریخ چکیدہ قلم فقیر محمد حسین سکن ...

حمد ایزد سبحان کہ تقسیم ستایش صد بشر نیست و درود بر آن صاحب قرآن کہ مثلش در نوع بشر بزرگتر نیست اما بعد تفصیل اجمال وصف این تفسیر قرآن مجید و توضیح فرقان حمید اگر خامہ دو زبان دو صد زبان گردیدہ نگارد نتوان نگاشت و شرح حسن تصحیح کہ بطبعش میر صاحب مجمع اخلاق میر عبد الرزاق صاحب مطبع نقشبندی فرمودہ اند اگر کسی کار زبان معترف عجز انگارد نتوان نگاشت خداوند کریم مصنفانش را غریق رحمت کند و در طبعش برکات بخشد و اہل مطبع را مرادات دارین دہد و گناہ این بیچارہ ناثر و ناظم خاتمہ فقیر محمد حسین بیامرزد قطعہ

چو شد مطبوع این تفسیر تنویر یعقوبی	بشارت باد بر اصحاب ایمان و یقین ہذا
پی تاریخ طبعش چون بجد و جہد کار افتاد	شد از جدم زہی تفسیر قرآن مبین ہذا

۱۲ ۷۲

ایضاً قطعہ ہندی

غنیمت ہے چھپی تفسیر مولانا رفیع الدین	رموز لطف قرآن کھل گئی ہم عامیون پر بھی
عجب تاریخ اسکی صنعت تخریج مین ہی یہ	بڑی نامحنت استخراج مین کم عامیون پر بھی

قطعہ تاریخ بطریق تخریج تعمیہ از فقیر محمد عبد السمیع عفی عنہ

یعقوبی و رفیعی بودند خوش تفاسیر	شد طبع شان بمطبع معروف نقشبندی
تاریخ طبع ہر دو باجد و جہد گفت این	گردید طبع دلکش یعقوبی و رفیعی